

اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا ترجمان

سلاہ صحت و آفتاب مرکتا ہیں
جوان کہنتی ہیں ہی بکلیا نہیں

حدید مرزا

سلسلہ اول
خیر لوگوں کو
خلافت کا راسخہ
☆ شماره نمبر 2 ☆ مارچ ☆ اپریل 2011 ☆

بنگلہ دیش کے 572 علمائے سپاہ صحابہ کے موقف کی تائید کی ہے

امام اہلسنت
کانفرنس للہ
محرم الحرام
الحرمین
الہدیٰ نوی
حضرت مولانا
مظاہر الدین
صاحب
کتاب خطب
سابقہ

فوتہ شیدوں اکبر 1997
قانون فطرت سے متصاف ہے

آئینی قانونی حیثیت پہلے از تحریر

سپاہ صحابہ
پر پابندی گہری سازش ہے

مفتاح حرمین کی ضرورت

مولانا عطاء
الہدیٰ محمد
5 کارکن
کے سوتیلے بھائی ان کے
سمیٹ شہر ہنید

کراچی
ٹارگٹ کلنگ

حکمرانوں کی شرمناسی

صحاب رسول اللہ ﷺ

تبلیغ کا شرف تھے صحابہ رسول ﷺ کے
احکام دین سننے تھے سارے وہ دھیان سے
خوشنودی خدا کی سعادت حصول کی
وحدانیت کے بندہ بے دام ہو گئے
خوشنودی رسول ﷺ سے دامن کو بھر لیا
انلاک معرفت کے یہی ماہتاب ہیں
جو ان کے مقتدی ہیں وہی کامیاب ہیں
صحاب مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کا نام ہے
ان میں ہے جو بھی سایہِ درخشاں ہے
صحاب مصطفیٰ ﷺ ہیں یہ ان کا ادب کرو
گر ان کے مقتدی ہو تو پھر فکرِ رب نہ کرو

حدیث برضا

تھے زعمہ معجزات وہ حسن قبول کے
برحق نبی ﷺ کو مان کر دل اور زبان سے
صحاب نے دل سے دین کی دعوت قبول کی
جب کلمہ پڑھ کے داخل اسلام ہو گئے
توحید کو قبول دل و جاں سے کر لیا
صحاب مصطفیٰ ﷺ ہی فضیلت مآب ہیں
سارے صحابہ واقفِ رمزِ کتاب ہیں
جو کائنات کن میں ہوا کا نظام ہے
نقش قدم انہیں کا رو مستقیم ہے
سر کو جھکا کے ذکر کرو ان کا جب کرو
ان کے طفیل رب سے شفاعت طلب کرو

ضروری اعلان

جرنیل اہلسنت لما اجزأت جہادی

مولانا عظیم
حضرت علامہ محمد
طارق شہید

کے یوم شہادت کی مناسبت سے نظام خلافت راشدہ
اکتوبر کے مہینے میں خصوصی شمارہ شائع کر رہا ہے

مولانا عظیم طارق شہید سے محبت و عقیدت رکھنے والے احباب
سے گزارش ہے کہ اپنے مقابین آراء اور یا دین و دنیا کی ہر پروا نہ کریں

نظام اہلسنت منظر اسلام
حضرت علامہ علی شیر حیدری

کے یوم شہادت کی مناسبت سے خصوصی شمارہ شائع کر رہا ہے

نظام خلافت راشدہ اگست کے مہینے میں

حضرت علامہ علی شیر حیدری شہید سے محبت و عقیدت رکھنے والے احباب
نظام احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مقابین و آراء اور یا دین و دنیا کی ہر پروا نہ فرمائیں

0300-7916396
041-3420396

برائے رابطہ نظام خلافت راشدہ بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد

نیز ان خصوصی شماروں میں اشتہار چھپنے کے لئے بھی اس پتے پر رابطہ کریں

خلافت راشدہ

نظام خلافت راشدہ کا سلسلہ کار

خیر پور سندھ

بانی

علامہ علی شیر حیدری

رحمۃ اللہ علیہ

جلد نمبر 2

مارچ اپریل 2011ء

شمارہ نمبر 2

حسن ترتیب

- 5 کراچی پارک کنگ
- 6 ضرب حیدری
- 7 دکن قرآن
- 11 اعتراف مولانا مسعود الرحمن مدنی
- 15 بانگ اور سات کتب
- 19 تاجدار حارے
- 23 میار سماجیت
- 25 اسلام دشمنوں کو اہلسنت کہنا ممانعت
- 29 تحریک اعظم
- 29 دہریاں سماجی
- 33 سفر نامہ ایران
- 35 عزاک سزا
- 36 وقایع حسرت آیات
- 37 خورشید دل
- 39 سجاد حق
- 41 ناموس اہل بیت
- 42 امام اہلسنت کا نظریہ سے خطاب
- 43 اہل بیکری واک
- 45 میری کہانی
- 47 کیا ہم بھرے ہیں
- 49 مشکلات کا روحانی حل
- 50

مولانا خورشید علی خاں چیمکووی شہید

مولانا ضیاء الرحمن خان فاروقی شہید

مولانا عمر شہید فاروقی شہید

مولانا محمد اسحاق طارق شہید

جلس ادارت

- ☆ میاں عثمان غنی لاہور
- ☆ محمد شفقت عزیز فیصل آباد
- ☆ سید مظہر علی شاہ راولپنڈی
- ☆ خان صہبہ اللہ پشاور
- ☆ محسن غور کوئٹہ
- ☆ سلیم اللہ خان کراچی
- ☆ ظفر اللہ ڈرائیج ملتان
- ☆ امیر خان بھارانی حیدر آباد
- ☆ سلام اللہ سلفی رحیم یار خان
- ☆ محمد یار غٹک پنجگور
- ☆ حافظ نجی عامر کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان

فی شمارہ 30 روپے سالانہ - 400 روپے

پبلشر نظام خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیر پور سندھ

khelafaterashida@yahoo.com

tahirsmi@gmail.com

فرمان الہی ﷻ

جتنی باتیں لوگوں میں ہوئیں تم (اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ان سب سے بہتر ہو ایک کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔
(سورۃ آل عمران)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



فرمان رسول ﷺ

آنحضور ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ میری امت میں ایک گروہ وہ لوگ جو اہل بیت کی صحبت کا دعویٰ کرے گا (صحابہ پر) ظن و تشکیق اس کی علامت ہوگی ان کو واقعی کہا جائے گا اس گروہ کے ساتھ جنگ کرنا کیونکہ (وہ گروہ) مشرک ہوگا
(بخاری و ترمذی 222 حدیث صفحہ 21)

خدائی فیصلہ

صحابہ رسول
رضی اللہ عنہم

حارث بن عتبہ کا بیان ہے عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی تھیں آپ نے پوچھا تجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے پر کس نے آمادہ کیا تو اس نے کہا کسی نے نہیں بلکہ میں تو خود میدان عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا بغض رکھنا بھی گالی دینے کے مترادف ہے اس پر اسے نہیں کوڑوں کی سزا دی گئی ایک اور مقام پر امرا جہم بن میسرہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کو کسی نے (کسی شخص) کو مارے ہوئے نہیں دیکھا سوائے ایک آدمی کے جس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دی تھی اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔ محمد بن یوسف سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا وہ کافر ہے اس پر نماز چٹا زہ نہ پڑھی جائے پھر ان سے پوچھا بظاہر وہ لالہ اللہ کا قاتل ہے تو فرمایا اس کو ہاتھ نہ لگایا جائے بلکہ لکڑی سے تھپتھپ کر گڑھے میں دفن کر دو۔
اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیثیت

فروع احکام علیہ السلام رضی اللہ عنہ

اقتدار کا نشوونما ان کو کبھی ایسے اعزاز میں پائل کرنا ہے کہ وہ ادا تو یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتے ہیں کہ کبھی بھی اقتدار کی کرسی سے انہیں الگ ہونا پڑے گا اور دونوں ہاتھوں سے لوٹ مار کرتے ہوئے ان کی حالت اس عاشق زار کی سی ہوتی ہے جو چوک پر کھڑا ہو کر اپنے محبوب کے گھر کا دیدار کر رہا ہوتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی بھی دیکھنے والی آنکھ نہیں ہے، ظلم و جبر کا دور دورہ ہے کہ ان کا کھانا کھیل اس بے شرمی سے کیا جاتا ہے کہ وہ مکافات عمل کے اصول کو فراموش کر کے اپنے راستے میں کانٹے بونے کا کام سبالی بٹین کرتے ہیں

(بحار اثبات کی ذخیرہ صفحہ 405)

اسلام کا رویہ دینے والے

آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی نسل کی جتنی صحابہ کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے وہ نہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے سہجائی اور سہ فہمی کا جھادوم چار کھانچے اس سے دنیا کا کوئی انسان محفوظ نہیں رہ سکتا، غلبہ اسلام کی جھیل آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی خلافت کے درپے ہوئی آج بھی نظام خلافت راشدہ کے بغیر غلبہ اسلام کا تصور ہی خال ہے۔ یہاں صحابہ کا بیٹام دینا بھر کے مسلمانوں کی وحدت کا ضامن ہے اس پر ہم کے لیے ایک طرف غلبہ اسلام کا مقصد نبوت پرانا ہوگا تو دوسری طرف جی نسل صحابہ کرام کی چمکتے سے دنیا کے ہر پہلو کا جواب دے سکے گی صحابہ کرام کی تعلیمات کے گزریے قرآن وحدت کی تعلیم کا راستہ اپنا کر ہم بدعات و رسوم و عادات سے دھڑکتے دھڑکتے بھی دامن گل ہو سکتے ہیں۔ (قادیانی شیعہ کا بیٹام صفحہ 19)

لکھنے لکھی شہید ﷺ

میں دشمنان صحابہ پر واضح کر دیتا چاہتا ہوں کہ ہم زندگی اور موت کو برابر کر چکے ہیں ہم موت سے ڈر کر پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں، میرا خیر مطلقین ہے کہ میں نے اپنی زندگی مدح صحابہ اور اسی حاکم صدیقہ رضی اللہ عنہ کے دو پہنے کی محنت جان کرتے ہوئے گزار چھوڑی ہے میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اگر مجھے قتل کر دیا گیا تو میرے قاتل وہی ہوں گے جن کے خلاف میں صحابہ کرام کی محنت کی جنگ لڑ رہا ہوں۔
(شہادت کے تحتیں رد فتنہ خطاب سے اقتباس)

کراچی بلک کلنگ مولانا عظیم طارق شہید کے سوتیلے بھائی سمیت 5 کارکن شہید

کراچی میں گزشتہ کئی عشروں سے سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ سے شہادتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پٹنل پارٹی کے عکمران ہر کارروائی کے بعد قاتلوں کی گرفتاری کے وعدے کرتے ہیں۔ چند دن گزرنے کے بعد اسی طرح کا دوسرا واقعہ پیش آ جاتا ہے اور سپاہ صحابہ کراچی کے قائدین عوام کو پراسن رہنے کی اپیل کرتے ہیں، احتجاج کی کال دیتے ہیں پٹنل پارٹی کی کال کی سی ای ای بھی شک نہیں ہو پاتی کہ پھر کسی ذمہ دار کو اپنے بھائی، بیٹے یا والد سمیت شہید کر دیا جاتا ہے۔

مارچ کے پہلے ہفتے میں لاٹھی چارج کالونی چشتی نگر میں اہلسنت والجماعت کے نائب صدر مدرسہ عمر بن عبدالعزیز کے مجتہم قاری سعد عالم نعمانی ولد مظاہر عالم کو موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا اس سے اگلے روز جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہید علیہ السلام کے سوتیلے بھائی سابق ایم پی اے سندھ اسمبلی مولانا محمد ذکریا علیہ السلام کے صاحبزادے مولانا محمد احمد مدنی کو ان کے بیٹے مولانا محمد ابو بکر سمیت موٹر سائیکل سوار 6 دہشت گردوں نے قاتل کر کے شہید کر دیا اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے اسی طرح بغرزوں میں اہلسنت والجماعت کے ایک مقامی ذمہ دار سمیت دو کارکنوں پر قاتلنگ ہوئی جس سے مقامی ذمہ دار شہید ہو گئے۔

دہشت گردی کا یہ سلسلہ رکسنے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے کراچی کے اندر اہلسنت والجماعت کے قائدین اور کارکن غیر محفوظ ہو کر رہ گئے ہیں کوئی پتہ نہیں کب گولی آئے اور ہشتا ہوا چہرہ مر جھا جائے پٹنل پارٹی کے حکمرانوں کو عوام کو تحفظ فراہم کرنے کی بجائے اپنی ذاتی لڑائیوں، حکومت بھانے کیلئے ایم کیو ایم کی منہ ساجت سے فرصت نہیں ہے ایسی صورت حال میں جب عکمران غریب محصور اور بے بس عوام کو تحفظ فراہم نہ کر سکیں اور عدالتیں بے بس نظر آئیں تو خداوند کریم کے غضب سے پناہ مانگنا چاہئے۔ پٹنل پارٹی کے شیعہ حکمرانوں سے کوئی مطالبہ، کوئی درخواست اور کوئی اپیل کرنے کی بجائے خداوند کریم کے حضور دست بستہ دعا کرنا چاہئے کہ اے اللہ ان حکمرانوں کو عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنے کی بجائے اپنی پیش و عشرت سے ہی فرصت نہیں ہے ان حالات میں ہمیں ایسے عکمران عطا فرما جو عوام کے جان و مال کا تحفظ کر سکیں اور پاکستان کو صحیح اسلامی ملک بنا کر خلفاء راشدین کا امن و سکون والا نظام نافذ کریں۔

جے یو آئی کی مرکزی قیادت کے لئے لمحہ فکریہ!

سلسلہ دار نظام خلافت راشدہ کے مقامی رپورٹر کے مطابق کشمور ضلع جیکب آباد کے ایک شیعہ جاگیردار آنجمانی مہران بھارانی فوت ہو گئے ان کی نماز جنازہ ایک شیعہ ذاکر نے پڑھائی اور نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں نے جمعیت علماء اسلام جیکب آباد کے ضلعی امیر سید شاہ محمد شاہ جمعیت علماء اسلام تحصیل ٹھل کے امیر سید باسط شاہ اور جنرل سیکرٹری محمد حیات گمنچہ شامل تھے۔

جمعیت علماء اسلام کے قائد، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود علیہ السلام کا شیعہ اثنا عشری کے کفر پر فتویٰ، فتاویٰ مفتی محمود جلد نمبر 3 کے صفحہ نمبر 67 پر موجود ہے اس کے ساتھ ہی حضرت مولانا مفتی محمود نے اپنے تاریخ ساز فتویٰ میں کسی شیعہ اثنا عشری کی نماز جنازہ پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کو شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے والے جیکب آباد کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ کابیر علماء کرام کے فتاویٰ حیات کی اس طرح سرعام خلاف ورزی کر کے بے توقیری نہ کی جائے یہ واقعہ جہاں قابل مذمت ہے وہاں جے یو آئی کی مرکزی قیادت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

نظام خلافت راشدہ



لفظ امام کی قرآنی تشریح

لا اہل سنت مولانا عبدالحق دہلوی کے قلم سے

میں بھی یہ کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ مصمم کی ایک مقام میں ہوں گے اس مقام کے بھی سب لوگ ہر ہر بات میں مصمم کی طرف رجوع نہیں کر سکتے اور دوسرے مقامات کے لوگوں کا تو ذکر کیا لاچار اگلی کسی غیر مصمم سے مصمم کے احکام معلوم کرنا پڑیں گے خواہ وہ مصمم کا نائب ہی کیوں نہ ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت بھی حاصل ہوئی پھر بھی وہ کوئی ایسا انتظام نہ کر سکتے کہ ہر معاملہ میں لوگ ان سے ہدایت حاصل کر سکتے بلکہ انہیں اس کوئی ایسی طرف سے ایک غیر مصمم یا حتیٰ مقرر تھا جو حدیثات کے فیصلے کرنا تھا کہ وہ باہر ان کے نائب تھے جو طرین طرح کی خواہشیں کرتے تھے اور لوگ بھروسہ کرتے تھے انہیں کے احکام پر عمل کریں انہی کی موجودگی میں اصحاب اہل بیت باہم دینی مسائل میں اختلاف ہوتا تھا اور وہ اختلاف ذریعہ کی اس حد تک پہنچتا تھا کہ باہم ترک کلام و سلام کی ذہانت آجاتی تھی اور کسی طرح اس کا تسخیر نہ ہوتا تھا پھر یہین شیعہ کہتے ہیں کہ اصحاب ائمہ پر واجب تھا کہ ان سے یہیقت حاصل کریں (دیکھو اس واسطے) (غرض کہ انہی کی موجودگی میں ہی غیر مصمم کا اہل بیت پر جاری تھا اور اب کسی کو شیعہ کو کچھ کہنے کی مجال نہیں کیونکہ قدرت نے اس طرح ان کے خاندان و سلسلہ امامت کو خاک میں ملا دیا ہے کہ اب بھی کوئی نہ کہے تو کسی حد سے خدا کے سامنے جانے کا شیعہ کہتے تھے کہ ہر زمانہ میں ایک مصمم کا ہونا ضروری ہے تاکہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں مگر امام حسن مہرگزی کے بعد جن کی وفات 260ھ میں ہوئی آج تک کہ ایک ہزار اسی سال ہوئے کوئی امام مصمم موجود نہیں ہے اور شیعہ بھی غیر مصممین کا اہل بیت کہہ رہے ہیں اور رہائیت ہی پر بالفاظی عمل ہے اب کوئی پوچھے کہ غیر مصمم کا اہل بیت کہہ کر کہہ کر وہ کیا نہیں بڑا جب رہائیت ہی پر عمل کرنا غیر اہل حق رسول خدا کی رہائیت نے کیا قصور کیا ہے کہ انہی چھ ترک امام اہل بیت و امام باقر و امام صادق کی رہائیت پر عمل کیا جائے۔

مصمم مفروض امامت کی ضرورت اور نہ کسی غیر مصمم کی اہل بیت کی حاجت۔
ہاں یہ ضرور ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو شانہ و اندازہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا نائب بن کر دین کے ان مہامات کو انجام دیتا رہے جن کی انجام دہی بغیر شانہ و اندازہ کے نہیں ہو سکتی مگر اس شخص کے مصمم ہونے کی حاجت۔

آیات امامت کی تفسیر کر کے یہ بتانا مخصوص ہے کہ لفظ "مقام" سے کسی قرآن شریف میں کیا ہیں اور شیعوں نے کیا گمراہ ہیں اور شیعوں کا اصلی مخصوص امامت سے کیا ہے۔
شیعہ کہتے ہیں کہ مسئلہ امامت اصول دین میں سے ہے اور اس مسئلہ کی تہیہ پڑان کو اس قدر دیا ہے کہ اگر انکو امامیہ کہا جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد امامت کی ہدایت اور پیروی پر اللہ کی حجت قائم رکھنے کیلئے دو ہی چیزیں کافی ہیں جو قیامت تک موجود رہیں گے (1) قرآن (2) سنت کی دو مثالیں ہیں۔

اہل سنت کہتے ہیں کہ شیعوں کا مفروضہ مسئلہ امامت دین الہی کی حجت ترین وجہات سے ایک مسلم کے لئے اس سے زیادہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ مسئلہ امامت کا خالق اور بارپے کلامیہ کہہ سکتا ہے۔
آں کہ فرض ہے اس تک میں امامت شیعہ مسئلہ امامت کی ضرورت کو بڑی طرح ساری کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس واسطے کہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑی احتیاط سے دعویٰ کا اختیار کیا ہے۔

کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ رسول ﷺ کی طرح دین کا مقرر نہیں قرآن و سنت کی ہی وہی جس طرح اور مسلمانوں پر فرض ہے بالکل اسی طرح اس شخص پر بھی ہے دین میں ذمہ دار پھر جہاں کہے گا اس شخص کو اختیار نہیں ہے تمام کو حال کر سکتا ہے نہ حال کو حرام اس شخص کی اطاعت بھی صرف انہیں باتوں میں ضروری ہے جو قرآن و سنت کے خلاف نہ ہوں جیسا کہ آج کل کے علماء و ائمہ میں اس کو ساف اور شکار کیا ہے اس شخص کو ظہیر امام کہتے ہیں۔

شیعہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد انہیں کے محل کوئی مصمم و یا پیش موجود نہ تھا اور رسول کی طرح اس کی اطاعت لوگوں پر فرض نہ ہوتی تو لوگوں کو ہدایت کس سے حاصل ہوگی غیر مصمم کی اہل بیت میں سوا کس کی ہے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ غیر مصمم سے ہر وقت خلا کا مار ہوتا نہیں ہے۔

ظہیر یا امام کا انتخاب بھی امت کے ذمہ ہے بالکل اسی طرح جیسے امام نماز کا تقریر و متکلموں کے ذمہ ہے اگر امت کسی جگہ کوئی شخص کو خلافت کے لئے انتخاب کرے تو کچھ ہوگی جس طرح ہندو کسی جگہ کوئی شخص کو امام بنالینے سے گھبراتے ہیں۔

لہذا ضروری تھا کہ رسول ﷺ کے بعد ہر زمانے میں قیامت تک ایک مصمم مفروض امامت و یا پیش موجود نہ ہو تاکہ سعادت مند لوگ اس سے دین حاصل کریں اور خدا کی حجت برہنوں پر قائم رہے اسی مصمم مفروض امامت کو جو ہر وقت میں رسول کا ظل اور نائب کہتے ہیں آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک کیلئے خدا کی طرف سے بارہ امام ضرور ہو چکے ہیں اور بارہویں امام ہو چکا کا تاثر ہے۔

ظہیر یا امام کا انتخاب امت کے ہی ذمہ رکھا گیا ہے جس طرح امام نماز کا تقریر و متکلموں کے ذمہ ہوتا ہے۔

کے مطالبہ معلوم کرنے کے لئے کسی ایسے شخص کو کہنے والے کے محتاج ہوں گے اور وہ غیر مصمم ہوگا تو احوال انکو غیر مصمم کی اہل بیت کرنے کے لئے اور وہی سب غرضیں لازم آئیں گی جو غیر مصمم کے اہل بیت میں ہوتی ہیں۔
تو جواب یہ ہے کہ اس چیز کو کہ غیر مصمم کا اہل بیت قرار دیا جائے تو اس سے کسی سال میں غرض نہیں ہو سکتی مصمم کی موجودگی

اہل سنت (مسلمان) کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد شریف نے جانے کے بعد ہدایت عطا کی اور کیلئے اور بعدوں پر حجت خدا ہی قائم رکھنے کیلئے وہ چیزیں کافی ہیں جو قیامت تک موجود ہیں گی۔
(1) قرآن (2) سنت
یہی دو مثالیں ہیں جس کے اہل بیت رسول خدا ﷺ کے علم و دہ کے اور فرما کے کہ ان کی اہل بیت کرنے سے ہر ذکر کہ ان میں دئے گئے کی یہی غرض ہے کہ یہ لوگوں میں قیامت تک دنیا میں موجود ہیں کی لہذا آپ ﷺ کے بعد کسی کتاب آپ ﷺ کا ظل اور

بارہویں امام صاحب پر رکھا تھا اس لحاظ سے تا کہ اگر انہیں چھٹی صدی ہجری میں قیامت قائم ہو یا ضرورتی محرکوں کی تاثر ملے اور بدکاری کی وجہ سے امام صاحب غائب ہو گئے اور خدا کو ان کی ضرورت کرنا پڑی اور قیامت کا وقت مل گیا نیز اس میں کوئی مضائقہ نہیں خدا کو ہاتھ دھوا کر رہتا ہے۔

اصل حقیقت:

یہ ہے کہ باہیان غریب شیعہ کا مقصود اصلی دین اسلام کا شائبہ کرنا تھا اور وہ اسی لئے مسلمانوں کے لباس میں آ کر اپنی کاروائیاں کر رہے تھے لہذا انہوں نے ایک طرف تو قرآن کو محرف کرنا شروع کیا دو دھڑے سے زیادہ رہائیں قرآن میں ہر قسم کے تحریف کی تصنیف کر لیں اور دوسری طرف قرآن کو جسے اور جیسے تین شیعہ کی تیسری طرف تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرار دیا تا کہ رسول خدا ﷺ کے جملوات اور تعلیمات جو انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں قابل اعتبار نہ ہیں اور چوتھی طرف یہ کاروائی کی رسول خدا ﷺ کے بعد بارہ شخص آپ ﷺ کے مشیعیہ اور مغرض الامعات جو یہ کہے کہ ان کے اختیارات یہ بیان کئے:

فہم یصلون ما یشاءون ویحرمون ما یشاءون (مسلمانوں کو ضرور)

یعنی یہ ہم جس چیز کو چاہیں طحال کر دیں اور جس چیز کو چاہیں حرام کر دیں تا کہ مسلمانوں کو رسول خدا ﷺ سے استغناء ہو جائے یہ وہاں ہیں کہ باہیان غریب شیعہ کے اصلی مقصود عالم کو اٹھانا کر رہے ہیں۔ غضب خدا کا کیا تو یہ جانے کے ہم غیر مصمم کے انکار سے بچنے کے لئے وہاں وہاں مانا سامنے ہیں اور مسل خدائے ﷺ کی حد میں چھوڑ کر غیر مصومین سے منقول ہیں اس لئے کہ انہیں اپنے اور غیر مصومین کا انکار بھی کیا جائے اور غیر مصومین کی قتل کی ہوئی روایات بھی لی جائیں مگر رسول ﷺ کی غصہ بیکار نہ کی۔

ہر کیف سب ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ لفظ "مام" کے جو معنی شیعوں نے گھڑے ہیں قرآن مجید سے کہیں ان کا حودت نہیں ملتا۔

قرآن مجید میں ایک جگہ نہیں بارہ جگہ لفظ امام کا استعمال ہوا ہے مگر کسی جگہ بھی شیعوں کے مفروضہ معنی نہیں ہے قرآن مجید میں امام مطلق خلیفہ کا معنی ہی ہے خواہ وہ چاہا ہو یا انبیاء پر بھی یہ لفظ بولا گیا ہے اور انہوں نے انکار کیا اور ان پر بھی ملاحظہ ہو:

حکایت آیت:

قلوا انما الذکر امام لا نقول انہم امام فاعلموا بحکمہم (صحابہ جہاں ہند)

آجائیں۔ (ف) اس آیت میں حق تعالیٰ نے کافروں کے سربراہوں کو امام فرمایا جو اس کے وہ کافروں کے پیشوائے کافروں ان کا انکار کرتے تھے۔

دوسری آیت:

ومن قبلہ کتاب موسیٰ اعلموا ورحمۃ ربکم یہ آیت دو جگہ ہے اول سورہ اہد بارہویں پارے میں دوسری سورہ احقاف چالیسویں پارہ میں۔ ترجمہ: "قرآن شریف سے پہلے موسیٰ کی کتاب (یعنی تورات) امام اور رحمت تھی۔"

(ف) اس آیت میں خدا نے کتاب کو امام فرمایا اس لئے کہ وہ لوگوں کی مثال ہے لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں انچھوہ قدم میں من ملت ولم یعرف امام اولیہ من انبیاک بسوۃ مومن شائع ہوا

مفروضہ نظریہ امامت دین الہی کی سخت ترین بناوت ہے ایک مسلمان کیلئے اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں کہ وہ نظریہ امامت کا قائل ہو۔

تھا اس میں ایک مطلب اس حدیث کا یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ امام زمان سے آسمانی کتاب مراد ہو اور مطلب حدیث کا یہ ہو کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام یعنی اپنے زمانہ کی کتاب اللہ کو نہ پہچانے ہو یعنی اس پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ جاہلیہ کی موت مرے گا تو شیعوں کے کلمہ قرآن کا مطالعہ یا غرض امتناع نے اس پر بڑا جستجوا کر پہلے امام کا اصطلاحی کتاب پر کسی طرح ہو سکتا ہے مگر جب یہ آیت قرآنی پیش کی گئی کہ خدا نے تورات کو امام فرمایا ہے تو یہ حودت سکوت ہو گئے۔

تیسری آیت:

والہما لا تعلم صین (سورہ محمد جہاں ہند) ترجمہ: "محققان و مدظلین میں ان امام نہیں یعنی شارع عام پر ہیں۔"

(ف) وہ بیشیوں پر خدا کا مطلب نازل ہوا تھا ان کا ذکر اس آیت میں ہے اس آیت میں مراد کو اللہ نے "مام" فرمایا اس لئے کہ مسلمان اس کا انکار کرتے ہیں۔

چوتھی آیت:

واجعلناکم امۃ یصلون بالقرآن (سورہ محمد جہاں ہند) ترجمہ: اور ہماری قوم نے ان کو امام کہ ہمارے حکم سے وہ لوگوں کو چاہتے کرتے تھے "اس آیت میں حق تعالیٰ نے حضرت

یہاں امامت بھی ثابت ہے۔

پانچویں آیت:

والذین یعقوبون رضاہب لہما من اللز واجبا وقریبنا قراۃ اصین واجعلنا للمطین اماما (سورہ محمد جہاں ہند)

ترجمہ: "وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اسے صابے یہ دعاگار بخش دے ہم کو ہماری پیرویوں کو اور ہماری اولاد سے خطرات آگھوں کی جانے ہم کو شہیدوں کا امام۔"

(ف) اس آیت میں حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ غریب دینی ہے کہ تم ہم سے یہ دعا مانگا کر وہاں دعا میں اپنے لئے امامت کی درخواست کی ہے مگر یہ کہ شیعوں کے مفروضہ معنی کی بنا پر اپنے لئے امامت کی دعا مانگنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح اپنے لئے نبوت کی درخواست کرنا لہذا یہاں بھی امامت سے مطلق پیشوائی مراد ہے شیعوں کی اصطلاحی امامت مراد نہیں۔

اس آیت میں شیعوں کو بڑی مشکل نظر آتی کہ امامت تو ایک ایسی چیز ہوتی جاتی ہے جس کی ہر شخص قائل کر سکتا ہے جگہ کرنا چاہئے لہذا انہوں نے قرآن امام حضرت صادق کے نام سے ایک روایت تصنیف کر لی، تفسیر فی میں ہے کہ امام حضرت صادق نے فرمایا کہ اس آیت میں تحریف ہو گئی ہے اصلی حدیث تفسیر نو کی ہے:

قوی علیہ ابن عبداللہ علیہ علیہ السلام واجعلنا للمطین اماما قتال ابو عبداللہ اللہ مسالو اللہ عظیمنا ان یجعلہم للمطین اماما فلیقل لہ یصلون رسول اللہ کیف توالت قتال اماما توالت وایصل لہما من للمطین اماما

ترجمہ: "مام" حضرت صادق علیہ السلام کے سامنے آیا ہے چوتھی گئی واجعلنا للمطین اماما تو امام حضرت صادق نے فرمایا کہ اللہ سے ان لوگوں نے بڑا سوال کیا کہ ان کو شہیدوں کا امام بنا دے تو ان سے یہ چاہا گیا کہ اسے فرزند رسول اللہ یہ آیت کسی طرح نازل ہوئی تھی امام نے فرمایا یہ آیت اسی طرح تھی جو اجلنا للمطین اماما معنی شہیدوں میں سے ایک امام ہمارے لئے ہے۔

چھٹی آیت:

وسید ان نمن علی الذین اتفقوا فی الارض ونجعلہم امۃ ونجعلہم الوالین (سورہ محمد جہاں ہند)

ترجمہ: "وہ ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کر کے گئے تھے اور ان کو امام بنادیں اور ان کو

اگر دشمنوں کے خوف سے مسئلہ امامت چھپایا گیا تو کیا اس وقت تو حید کے دشمن موجود نہ تھے؟ جو مسئلہ تو حید نہ چھپایا گیا

ترجمہ: "اسے مسلمانوں کے اماموں سے قتال کر دیا کہ ایمان اب باقی نہیں ہے تا کہ وہ (اپنی شرارتوں) سے ہلا

وہ زمین میں بہت کمزور تھے لہذا نام نے چاہا کہ ہم ان پر احسان کریں اور ان کو نام بتا دیں اس آیت میں بھی نامت مطلق پیش کی گئی ہے جس سے مراد نبوت اور بادشاہت ہے جیسا کہ ایک دوسری آیت میں نبی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم نے تم کو بادشاہ بنایا اور انبیاء تم میں مبعوث کئے۔

ساتویں آیت:

وَابْعَلْنَاهُمْ اِلٰهًا يَدْعُونَ اِلٰى الْغَاوِ (صافات: 25)

ترجمہ: ”اور بتا دیں ہم نے ان کو نام کہ بلائے تھے وہ ویدیز کی طرف۔“

(ف) دیکھئے اس آیت میں نام کو کہے ہوئے معنی میں استعمال کیا ہے اس آیت میں فرعون اور نائل کو نام فرمایا۔

آٹھویں آیت:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اٰلِهَةً يَدْعُونَ بِاسْمِ لٰمَآ صَبْرًا وَكَانُوا قِبَلَهَا يَتَخَفُونَ (صافات: 26)

ترجمہ: ”اور بلائے ہم نے ان میں سے نام کہ صبرت کرتے تھے بتارے حکم سے جب کہ انہوں نے میری اللہ لوگ بتاری آتھیں پر تائیں نہ کھتے تھے۔“

(ف) اس آیت میں نبی اسرائیل کا ذکر ہے اس آیت میں نام معنی نبی ہے اس لئے کہ اللہ کے حکم سے عبادت کرتا نہیں ہی کا کام ہے اور آگے کل کہ ان پر حق نازل کرنے کا بھی ذکر ہے اس سے بھی نامت کا معنی نبوت ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

نویں آیت:

اِنَّا لَنَحْنُ لَحْمِي الْمَوْتٰى وَلَنَكْبُ مَا قُلْعُوا وَاَكْلَاهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ اِلٰى اِمَامٍ مَّعِيْنَ (سجده: 22)

ترجمہ: ”حقیق ہم زندہ کرنے ہیں مردوں کو اور کھتے ہیں تمام ان کا سول کو جو لوگوں نے آگے پیچھے اور ان کی پیچھے چھڑی ہوئی چیزوں کو اور ہر چیز کو ہم نے ایک دھن نام میں گنہ رہا ہے۔“

(ف) یہاں نام کا لفظ کتب پر اطلاق کیا گیا ہے روشن نام سے باتوں کو محفوظ مراد ہے یا اعمال نامہ ایک دوسری آیت سے اعمال نامہ ہی مراد ہونے کی تائید ہوتی ہے

سورہ اس میں ہے:

وَلَا اَصْبَحُ مِنْ خَالِكٍ وَلَا اَكْبِرُ اِلَّا فِى كِتَابٍ مَّعِيْنَ

یعنی ہر چھٹی ہڈی چیز ایک واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے اعمال نامہ کو نام اس لئے فرمایا کہ وہ بھی ایک حکم کا پیکر ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دینا ضروری ہے۔

دسویں آیت:

يَوْمَ نَدْعُوهُ اَكْلَ الْاَنفُسِ بِالْعِلْمِ (صافات: 27)

ترجمہ: ”جس دن کہ ہم بلائیں گے ہر کردہ کو اس کے نام کے ساتھ۔“

(ف) اس آیت میں نام سے مراد پتھر ہیں کیونکہ قیامت کے دن ہر امت اپنے پتھر کے ساتھ بلائی جائے گی جیسا کہ ایک دوسری آیت میں فرمایا:

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَاءَ رَسُوْلُهُمْ قَضٰى بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يَظْلُمُوْنَ

ترجمہ: ”اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب ان کا رسول آجائے گا تو ان کے درمیان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔“

گیارہویں آیت:

وَاِذَا بَلَغَ الْاِمْرَءُ اِلْمَآءَ رَحِمِهِ رَبَّةً يَّكَفُلُنَّ فَاَتَمَّنَّ فَاَلْ اٰلِىَ جَانِبِكَ الْفُلُاسُ اَمْلَعًا قَالُ وَمَنْ شِئْنِىْ قَالُ لَا يَنْتَالُ عَهْدِىَ الظَّالِمِيْنَ (سجده: 28)

ترجمہ: ”اور جب کہ لڑکا ایم چھوڑے گا تو کدب نے چند باتوں میں آ لیا اور ایم چھوڑنے کے ان باتوں کو پرا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنائے والا ہوں ایم چھوڑے گا لہذا اور میری اللہ میں سے بھی (کچھ لوگوں کو نام بنا) اللہ نے فرمایا کہ میرا عہد ظالموں کو نہ پہنچے گا۔“

(ف) اس آیت میں یہ بیان ہے کہ جب حضرت ایم چھوڑا تو ان خداوندی میں کامیاب ہوئے تو تین توائی نے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا نام بنانا چاہتا ہوں حضرت ایم چھوڑنے کے لڑکا اور لڑکی اس تحت میں شریک کر دیا تو تین توائی نے ان کو خوری کر لہذا ایم اللہ میں حکام عادل و فاضل تم کے لوگ ہوں گے ظالموں کو یہ رحمت نہ ملے گی۔

قیصوں نے اس آیت میں نبوت احمد پر بارے ہیں ان کے نام اعظم علی نے منہاج الکرامہ میں اس آیت کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں قیصوں کے طرز سے حق سے نامت کا نبوت ہوتا ہے اور یہ بات بھی غلط ہوتی ہے کہ نامت کا مرجع نبوت سے بڑھ کر ہے اور یہ بھی ہوتا ہے ہوتا ہے کہ نام کے لئے مصمم ہونے کی ضرورت ہے اس لئے کہ حضرت ایم چھوڑ کر نبوت مل چکی تھی اس کے بعد خدا نے فرمایا کہ میں تم کو نامت کا مرجع بھی دینا چاہتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ نامت کا مرجع نبوت سے زیادہ ہے پھر جب

حضرت ایم چھوڑا تو لڑکی نے ایم اللہ کے لئے نامت کی درخواست کی تو خدا نے فرمایا کہ حکام کو یہ مرجع نہ ملے گا یعنی غیر حکام کو ملے گا اور غیر حکام ہی کو کہتے ہیں جس نے بھی کتابہ دیکھا ہو اور اس کی مصمم کہتے ہیں شیعہ بھی یہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے حضرت علقا نے علقا و بنی اندر توائی نے حکام کی عداوت کا ابطال ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگ محالہ اللہ حکام تھے اور حکام ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے حق سے اسلامت نہ کی تھی۔

جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت ایم چھوڑنے سے اس خطاب کا بعد نبوت ہونا کہیں سے ثابت نہیں نامت سے نبوت کے سوا کسی اور مرجع کا مردہ لیا جس نے بدل ہے آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب حضرت ایم چھوڑا تو ان خداوندی میں کامیاب ہو گئے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ ہم تم کو مرجع نبوت عطا کرنا چاہتے ہیں حضرت شامول اللہ صحت دہائی کی عداوت لہذا انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اگرچہ معنی نام پھر اس میں بھی باشندہ طیفہ لگن مراد میں جا بھی استہ بلا تک پس معنی کلام میں است کہ خدا نے جبکہ خدائی حضرت ایم را می ساختہ ہمارے مرد وہاں مبعوث کر دیا اور اس کی مرد وہاں سے ملتہ شامول علیہ سوال نمود کہ بار خدایا اور سے من معنی را انبیاء و مرسلین سیارہ فرمودہ مرد وہاں کی کیا نبوت من کا مل ہوا

اگرچہ نام کے معنی پیشوا کے ہیں نبی ہو یا طیفہ لگن اس تکہ بلا تک نبی مراد ہے پھر آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے جبکہ خدائی نے حضرت ایم چھوڑے گا تو ان لوگوں کے لئے نبی بنایا اور لوگوں کی طرف مبعوث کیا حضرت ایم صلوٰۃ علیہ السلام نے سوال کیا کہ بار خدایا میری مدد دے جس سے بھی کچھ لوگوں کو نبی بنانا حق سمجھانے فرمایا کہ میری نبی یا میری نبوت ظالموں کو نقص مل سکتی۔ اور اگر نبوت بحال یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ خطاب بعد نبوت کا ہے تو نامت سے مراد یہ ہوگی کہ حضرت ایم چھوڑے گا تو سلطنت و بادشاہت کا وعدہ اس آیت میں دیا گیا چنانچہ حق تعالیٰ نے ملک قسطنطنیہ کی حکومت میں بھی صلا فرمائی تفسیر رسالہ سلطریل میں حضرت ایم چھوڑنے کی نامت کا ایک مطلب یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ایم چھوڑنے کے بعد جتنے انبیاء ہوئے ان کی و ریت سے ہوئے اور ان کی ملت کے تابع رہے یہاں تک کہ خاتم الانبیاء مبعوث ہوئے تو وہ بھی ملت میں لائیں گی،

پھر حال قیصوں کی اصطلاحی نامت اس آیت سے بھی کسی طرح ثابت نہیں ہوتی اور قیصوں کا یہ کہنا کہ غیر حکام اس کو کہتے ہیں جس نے بھی کوئی کتابہ دیکھا ہو بالکل غلط اور شیعہ انہی کے قصہ خلاف ہے دین اسلام میں قطعی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ کتابہ کے بعد حق کرنے سے بعد بالکل محال ہو جاتا ہے اور حق کرنے والا ایما ہوتا ہے کہ گویا اس نے کتابہ ہی نہیں بلکہ قرآن پاک میں یہاں تک فرمادیا کہ کتابہ کے بعد حق کرنے سے وہ کتابہ نیکی من چاہتا ہے۔

فوله تعالیٰ یدہا اللہ سبحانہ سہجہ سہجہ
الحاصل قرآن مجید کی یہ کیا آیتیں ہیں جن میں لفظ
نام مستعمل ہوا ہے اور کون کون سی آیتیں اس کی طرح
چھاپا نہیں ہوتے اور کوئی شخص وہاں اس مسئلہ امامت سے موا
مقیدہ نبوت کے مقابلہ میں مواضع کے معلوم نہیں ہوتا

قرآن مجید کو شروع سے آخر تک کوئی پڑھے تو اس کو
پتہ چلے گا کہ آیتیں اس مضمون کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی امامت
نبوت کے لئے کافی ہے اور رسول اللہ ﷺ ہی کے مبعوث ہونے
سے خدا کی جنت قائم ہوتی ہے خدا کی طرف سے رسول ہی کی
امامت ملتی ہے قرآن کی جگہ ہے قرآن مجید میں سوائے رسول کے
اور کسی کی امامت کو خدا نے اپنی امامت نہیں فرمایا اور نہ کسی طرح
چھاپا آیتیں جو تفرقہ و جدل کے حکم میں ہیں حسب ذیل ہیں:

(1) قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

يحبكم الله ويعطى لكم فوائدهم
ترجمہ: ”کہہ دیجئے اے نبی! کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو
میری پیروی کرو میری کلام سے اللہ اور میں دے گا
تمہارے کما ہل کو۔“

(2) قل اطيعوا الله والاطيعوا الرسول فان تولا

فان الله لا يحب الكافرين
”کہہ دیجئے اے نبی! کہ اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی
پارا اگر تم پیچھے کریں یہ لوگ اللہ کی پیروی نہ کریں گے کاروں کو
(3) من يطع الله ورسوله يدخله جنة
سجود من سمعها الانبياء مخالفين فيها
وذلك الفوز العظيم
”جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو
داخل کرے گا اس کو اللہ انہوں میں جن کے پیچھے نہیں جاتی
ہیں ہمیشہ ہیں گناہ میں رہے یہی بڑی کامیابی ہے۔“

(4) وما اؤمركم من رسول الا ليعطى

بافن الله
”جو رسول ہم نے بھیجا وہی لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے
اللہ کے حکم سے۔“
(5) من يطع الله فقد اطاع الله
”جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی
اطاعت کی۔“

(6) وملا مبشرين ومنذرين لئلا يكون

للناس على الله حجة بعد الرسل
”رسول تو بخیر ہی منسلے طے اور ازلے طے تاکہ نہ رہے
کوئی جنت لوگوں کی اللہ پر رسول کے پہلے کہ نہ۔“
(7) واطيعوا الله واطيعوا الرسول

واطيعوا

”اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور (ناظرانی
سے) پیچھے نہ رہو۔“

(8) يا معاشر الجن والانس انم باكم
رسول منكم يقصون عليكم آياته
ويعلمونكم لقاء يومكم هذا
”اے گنہ گزین اور انسانوں کے کیا نہیں آئے تمہارے
پاس رسول تم میں سے کہ بیان کرتے ہیں احکام اور اذکار
تم کو اس دن کے لئے ہے۔“

(9) يطيعي آدم اسما يطيعكم رسول منكم
يقصون عليكم آياته فمن اتقى واصلح فلا
خوف عليكم ولا هم يحزنون
”اے نبی! آدم آئیں گے تمہارے پاس رسول جو تم میں میں
سے ہوں گے بیان کریں گے تم سے میرے احکام پھر جو
لوگ پرہیزگار رہیں گے اور اللہ کے حکم کریں گے ان پر نہ
بہتر خوف ہوگا نہ درد نہ غم نہ ہوگا۔“

(10) يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا
رسوله
”اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔“
(11) لقد كان لكم في رسول الله اموة

مستة
”حقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ابھی

گناہ کے بعد توبہ کرنے سے گناہ بالکل معاف ہو
جاتا ہے اور توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا اس
نے گناہ کیا ہی نہیں بلکہ وہ گناہ نکلی بن جاتا ہے۔

توبہ ہے۔“

(12) ومن يطع الله ورسوله فقد فاز
فوزاً عظيماً

”جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی تو تحقیق وہ
بڑی کامیابی کو فتح کیا۔“

(B) وقال لهم عزها لم باكم رسول منكم
”اور کہیں گے ان سے ہمارے عزیمت کے کیا نہیں آئے تھے
تمہارے پاس رسول تم میں سے۔“

(14) ما اناكم الرسول فاعلموه وما
نهيكم عنه فانتهوا
”جو حکم دیتا ہوں اس پر عمل کرو اور جو منع کریں اس سے
باز رہو۔“

انھیں قرآن مجید میں ہر جگہ رسول ﷺ کی ہی اطاعت
کا حکم ہے انہیں کے اندر وہ بھی کوئی وجہ الّا حق قرار دیا گیا ہے
انہیں کی اطاعت پر تو حکم ہے اور جنت کا وعدہ ہے قرآن میں نہ کہ شرک
انہیں کی اطاعت کا سوال ہوگا انہیں کی اطاعت ہی جنت خدا کی
اطاعت قرار دی گئی ہے قرآن مجید کی ان آیات کو دیکھ کر کون
مسلمان اس بات کو مان سکتا ہے کہ رسول ﷺ کے سوا کوئی اور بھی
حق رسول ﷺ کے صاحب اطاعت ہو سکتا ہے یا کسی اور سے
بھی خدا کی جنت قائم ہو سکتی ہے یا ایک مسلمان کے لئے توبہ بہت

بڑی بات نہ رہے۔
اگر مسئلہ امامت کی کچھ اصلیت ہوئی اور امام کی اطاعت
بھی جس اطاعت رسول کے فرض ہوئی تو جس طرح خدا نے
رسولوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح اماموں کی اطاعت کا
بھی حکم دیا اگر رسولوں کی اطاعت کے متعلق دو سو آیتیں ہیں تو
اماموں کے متعلق کس میں آیتیں ہوں گی نہ کسی ایک ہی آیت
قرآن مجید میں ہوگی۔

ایک آیت میں خدا نے رسول کی اطاعت کے ساتھ نبوی
امام کی اطاعت کا بھی حکم دیا تو اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر تم
میں اور نبوی امام میں کسی بات میں اختلاف ہو جائے تو اس کا
فیصلہ خدا اور رسول سے کرو جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ نبوی
امام کی اطاعت اسی وقت تک ہے جب تک کہ وہ کوئی حکم خلاف
شریعت نہ دے۔

مگر شیعوں کے پاس اس کا نہایت ثنائی جواب موجود
ہے کہتے ہیں کہ خدا قرآن میں مسئلہ امامت کو کیسے ذکر کرتا اور امام
کی اطاعت کا حکم کیسے دیتا امام تو ایک مادی جس کا پوشہ رکھتا
شرعی تھا اصول کا فیصلہ دینا تو 487 میں ہے:

قال ابو جعفر عليه السلام ولا يملك الله
امرها الا جبرئيل واسرها جبرئيل الي
محمداً عليه السلام واسرها محمد الي عليه
السلام واسرها علي الي من شاء ثم اتهم
تاجعون ثالثك

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی ولایت (شرعی مسئلہ
امامت کا پوشہ طور پر خدا نے جبرئیل سے بیان کیا اور جبرئیل نے
اس کو پوشہ طور پر محمد ﷺ سے بیان کیا اور محمد ﷺ نے
علی علیہ السلام سے اس کو پوشہ طور پر بیان کیا مگر تم اس کو مشہور کر رہے
ہو۔

امام باقر علیہ السلام کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ مسئلہ امامت ایک
بیاداز ہے جس کو خدا نے صرف جبرئیل سے بیان کیا کسی فرد کو نہ
بھی اس کی خبر نہ دی اور جبرئیل نے بھی صرف آنحضرت ﷺ
سے اس راز کو بیان کیا اور کسی نبی کو اس کی اطلاع نہیں ہوئے پائی
اور آنحضرت ﷺ نے بھی صرف جناب امیر علیہ السلام سے اس
پوشیدہ راز کو بیان کیا اور حضرت حسین علیہ السلام کو بھی اس
کی خبر نہیں ہوئے وہی جناب امیر نے اہل بیت جن کو اہل بیت سے
بیان فرمایا مگر امام باقر علیہ السلام کے اہل شاگردوں نے اس راز کو
طشت زار ہوا کیا۔

پس جب مسئلہ امامت ایمان و اسلام کا جزو تھا تو خدا قرآن
میں اس کو کیسے بیان کرتا تھا قرآن میں صرف رسولوں کے بیان
پر قیامت کی گئی۔

اس مضمون کی روایتیں کتب شیعہ میں بہت ہیں رسول
کافی کے اسی باب کی ایک اور روایت ملاحظہ ہو امام جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

واقی صفحہ نمبر ۱۰

اندر خطابت عموماً علامہ، خطباء اور پیشہ ور داعیین سے ہوتے کر
محسوس ہوا حضرت محسنوی شہید خطبہ کی نگارین کرمشوں میں جتنا
کہ یہ شخص اپنی زبان سے غلط بات نہیں کہہ رہا ہے بلکہ اس کی
زبان سے نکلنے والا ہر لفظ اللہ کی گواہیوں سے نکلنا ہوا نظر آ رہا تھا
مولانا حق نواز محسنوی شہید خطبہ کو صاحب کرام عقلم کے سچے
عاشق قرار دے باک حق گو، جرات مند عالم دین اور علامہ حق کی
مخصوصیات کی مکمل تصویر پلا۔ مولانا حق
نواز محسنوی شہید خطبہ کے ساتھ براد
راست بیکلی ملاقات راولپنڈی میں اس

میں نے سوچے بغیر، بھٹو کو قتل کیا اور پوسے سوچ میں سپاہ
مجاہد کو محکم کرنے کی بھرپور کوشش کی اس کے بعد مرکزی شہیدی
کے اجلاس میں مجھے سوچے بغیر، بھٹو کو قتل کا جزیل بیکری ضرور کر دیا
گیا۔ 1995ء میں لاہور ہنزہ دار ہلال مسجد ہنزہ دار میں میری بلور
سیرت اللہ کی شہادت کے بعد ہلال مسجد ہنزہ دار میں میری بلور
خلیب لکڑی ہوئی جہاں اسماعیل تک خطابت کے فریض

(2) دشمنان اصحاب رسول کی دوست
(3) نظام خلافت راشدہ کا دفاع۔
میری نظر میں جب تک پہلے دو خطبہ پر مکمل عمل نہیں ہو جاتا اس
وقت تک تیسرے خطبے پر عمل ممکن نہیں ہے۔
نظام خلافت راشدہ: سپاہ مجاہد پر پابندی کی وجوہات
کیا ہیں اور پابندی کی وجہ سے اس مملکت کے سلسلہ میں کیا فائدہ
ماصل ہوئے ہیں؟

بھٹو جہانوں نے سپاہ مجاہد کی قیادت کی برائیں پالیسی سے ناراض ہو کر اپنے حقوق کے لئے علیحدہ گروپ بنا کر کس جہد شروع کی

سراجیہ اسماعیل اس دوران مجھ پر مرکزی بیکری اطلاعات کی ذمہ
داری بھی ڈال دی گئی سپاہ مجاہد نے 1996ء کے آغاز میں علامہ
نبیہ الرحمن قادری شہید خطبہ اور مولانا محمد اعظم طارق شہید
خطبہ کی بلا جواز گرفتاریوں کے خلاف ملک گیر پرجوش تحریک شروع
کی جس سے میری مصروفیات بہت زیادہ بڑھ گئیں، پرجوش تحریک
جاری تھی کہ سیشن کوٹ لاہور میں علامہ قادری شہید کی
شہادت کا سامنا کرنا آگیا، مولانا محمد اعظم طارق شہید نے راولپنڈی
کے بعد مجھے سپاہ مجاہد راولپنڈی ڈویژن کا نگران مقرر کر دیا اس
کے بعد مرکزی نائب صدر کی حیثیت سے بھی کام جاری رکھا اب
مرکزی ڈیپٹی بیکری کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں۔
نظام خلافت راشدہ: کہتے ہیں کہ سپاہ مجاہد کی دوا
کی جگہ نہیں ہے اس جماعت میں رہتے ہوئے آپ کو کون
حکومت کا سامنا کرنا پڑا۔

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: 1993ء
میں جب مجھے سپاہ مجاہد غیر بھٹو کو قتل کا سہرا لپائی بیکری مقرر کیا گیا
12 جولائی کو ایک جھوٹے مقدمہ میں مجھے کئی قاضیوں سمیت
پشاور شہر کی پولیس نے گرفتار کر لیا اور جن ماہ تک جیل میں رہا۔
لاہور آمد کے بعد ہلال مسجد ہنزہ دار میں خطابت کے دوران
دوسری گرفتاری 2000ء میں ہوئی اس وقت جیل کا عرصہ 2 سال
تک دراز ہو گیا، تیسری گرفتاری قائد حسن لہال میں ہوئی اور
سائیس آف ماہ تک اڈالہ جیل میں رہا گئی بار کا علاج دینے کی

مولانا مسعود الرحمن عثمانی:
اصل وجوہات کی تہ تک جائیں تو

یہ بات سمجھ آتی ہے کہ سپاہ مجاہد کا مشن اور نظریہ یہ تھا کہ اصحاب
رسول کی توہین روکنے کے لئے قانون چلا جائے، قانون سازوں
کے جانے سنا کہ بھٹو کی کئی کئی باتیں نہایت دشمنانہ اصحاب
رسول کی طرف سے اس نے اس اور اپنی خطابت کو سمجھنا اور کرنے
کے لئے سپاہ مجاہد کے قادیان مولانا حق نواز محسنوی شہید مولانا
ابراہیم القاسمی شہید علامہ نبیہ الرحمن قادری شہید خطبہ اور محمد اعظم
طارق شہید کو شہید کیا گیا کیسی حق تلفی ہے کہ ہماری قیادت کو
ایک عظیم سازش کے تحت ڈیڑھ سال جیل میں رکھ کر کم و بیش
کے اور بے شہید کیا گیا۔ قادیان کی پورے پورے شہادتوں کے بعد
جب دروازہ انصاف ملا تو بھٹو جہانوں نے سپاہ مجاہد کی قیادت
کی تہ اسن پالیسی سے ناراض ہو کر اپنے حقوق کے لئے اسلحا افوا
اور علیحدہ گروپ بنا کر جہد شروع کر دی اس وقت کی مشرف
حکومت نے سپاہ مجاہد کے قادیان کی بار بار وضاحت کے باوجود
غیر انصافیوں میں چپے ہوئے شہیدانہ لکھوں کی کرلوں کر پھولوں
کی دوشی میں سپاہ مجاہد پر پابندی لگا کر ملک کے اندر دہشت گردی
کو فروغ دینے کی بنیاد رکھی سپاہ مجاہد پر پابندی کو آج تو سال کا
عرصہ ہو چکا ہے کہ سپاہ مجاہد پر پابندی سے ملک کے اندر امن قائم
ہوا بلکہ سپاہ مجاہد پر پابندی کے بعد دہشت گردی کی دوا دواؤں میں
کئی گنا اضافہ ہوا ہے سپاہ مجاہد پر پابندی کے باوجود آج تک
کوئی حکومت سپاہ مجاہد پر دہشت گردی کا الزام ثابت نہیں کر سکی
سپاہ مجاہد پر پابندی کے بعد مولانا اعظم طارق خطبہ اور دیگر

اصحاب رسول ﷺ کی توہین روکنے کے جائز اور قانونی مطالبہ کو سمجھنا و کرنے کے لئے دشمنان اصحاب رسول نے سپاہ مجاہد کے پانچ مرکزی قائدین کو شہید کیا

کوشش ہوئی لیکن اللہ پاک کے فضل و کرم سے محفوظ رہا اور ان
سفر پر بھی نہ گیا۔
نظام خلافت راشدہ: آپ کی نظر میں مشن محسنوی
مقتدر القادری کس طرح بیان کیا جاسکتا ہے؟
مولانا مسعود الرحمن عثمانی: مختصر الفاظ
میں مشن محسنوی صرف تین سطحوں پر مشتمل ہے
(1) سپاہ رسول ﷺ کی عظمت و ناموس کا تحفظ۔

قادیان کی پابندی کے بعد متنازعہ کے
حصول کا مقصد یہ تو کہ کوئی بھی حکومت سپاہ مجاہد پر پابندی لگا کر کسی
قسم کا کوئی مقصد حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ سپاہ مجاہد پر اس جہد جہد
کرنے والی نظریاتی تحریک ہے۔ نظریات پر پابندی نہیں لگائی
جاسکتی ہے اگر حکمرانوں کا مقصد پابندی لگا کر اس ماحول کو رکھنا
تو ہر حکومت اس مقصد میں مکمل طور پر ناکام ہوتی ہے جب تک
حاکم کی نظر سے حالات کا جائزہ نہیں لیا جائے گا اس وقت تک

وقت ہوئی جب جزیل شہداء حق کے بعد میں ہے پانچ کی طرف
سے اسرا کی ملامت کے خلاف قاضیوں کے حق میں قیادت بارغ
سے رہی نکلنے کا ارادہ کیا گیا قیادت راولپنڈی سے خطاب کے لئے
مولانا حق نواز محسنوی شہید قیادت بارغ پہنچنے پر پولیس کی طرف سے
جلیوں کو حشر کرنے کے لئے آٹو گیس پمپنگ لگی اس کے ساتھ ہی
اور جی کیمپ کا ساتھ پیش آگیا، ہیزائل پمپنگ لگے جس سے پورا
راولپنڈی اور اسلام آباد آراڑھے ملے ایسے محسوس ہوا جتنا ایسے افوا
نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہوا ہی سامنے کے دوران وفاقی وزیر
خاکان عباسی بھی جہاں تھے ہوئے تھے۔ مولانا حق نواز محسنوی
شہید خطبہ نے اس بات ہمارے پاس لاؤرنگ مسجد میں قیام فرمایا
صبح کا شہادت میں نے خطاب اپنے محسوس سے جدا کر کے پورے راولپنڈی
سے موجود ہذا کا سفر میں نے حضرت محسنوی شہید خطبہ کے ساتھ
کیا وہ دہلی کینٹ گاؤں میں حضرت محسنوی شہید خطبہ سے پہلے
تقریر کرنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی۔

نظام خلافت راشدہ: سپاہ مجاہد کے مرکزی بیکری
اطلاعات کا کام محسوس تک کیسے پہنچے؟
مولانا مسعود الرحمن عثمانی: مولانا حق
نواز محسنوی شہید خطبہ کی (دعویٰ میں سپاہ مجاہد سٹوڈنٹس فلیغ
راولپنڈی کا صدر بنا، 1991ء میں پشاور چلا گیا، 1993ء تک
جائے مسجد صدیق اکبر کو ہائی کینٹ قادری اعظم چوک میں سپاہ
مجاہد کے قسطنطنیہ آفس کا انچارج تھا اس دوران قریباً چھ ماہ تک سپاہ

مجاہد پشاور ڈویژن کا جزیل بیکری
مقرر ہوا اس وقت مولانا محمد عبدالقدیم عثمانی
ڈویژنل صدر کی حیثیت سے کام
کندہ تھے بلان کی ممدادت کے
دوران پشاور ڈویژن میں سپاہ مجاہد بہت فعال تھی وہی دوران
جزیل فضل حق کی شہادت کا سامنا کرنا آگیا، جزیل فضل حق کی
تقریرات کیلئے علامہ نبیہ الرحمن قادری پشاور قریب لائے تو
جواب داری پشاور کو سوچے بغیر، بھٹو کو قتل کا کوئی مقرر کیا گیا اور
مجھے معاون کوئیز کی ذمہ داری دی گئی اس وقت داری پشاور حق
علامہ کی وجہ سے زیادہ سزا دے رکھتے تھے بلان کی مشاورت سے

اس نوجوان کی منزل حاصل نہیں کی جا سکتی۔

ہارٹ ٹمپ کے بارے میں شہادتیں سچی بھی منسوب بھی کا حصہ

موجودہ قائدین سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں :

مجلس

اشعار کی

تفہیم میں فرق واراضہ

فصلنامه علمی پژوهشی

2017年12月15日

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: ایک بات فرقہ دارانہ اختلاف اور دوسری بات فرقہ دارانہ فساد ہے۔ یہ جس کوشش کرنی چاہئے کہ فرقہ دارانہ اختلافات کے باوجود مسلمانوں کو یکجا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچا صحابہ کی تقلید سے اہل اہل حق کو ایک جگہ اکٹھا بیٹھا کر دونوں کا موقف سنا جائے تاہم یہ بات طے کی جائے کہ کوئی فرقہ غلامہ دار شرعین اور باہیات اہل حقین اور اہل بیت عقلمند اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی صحابی رسول کی تو ہیں یا جتنے جس مذکر سے اس لاکھ کے ملے فساد کے بعد فرقہ دارانہ فسادات پر بہت حد تک قابض پایا جاسکے۔

نظامِ خلافت راشدہ: اہل سنت و جماعت کے سیاسی
و اقتصادی رہنمائی و روشنی ڈالیں؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: بالمشیت
 بالجماعت خاص غرضی جماعت ہے اس کے کوئی سیاسی مقاصد
 نہیں ہیں لیکن اپنے مطالبات اعلیٰ کو سمجھتی ایمانوں اور پائے
 کے اور لیکن یک پہچانے کے لئے جہاں ضرورت پڑے ہم
 احکام میں سحر لے سکتے ہیں ہمارے لئے کوئی سیاسی جماعت
 ہم نہیں ہے بلکہ جو جماعت یا امید ہمارے دشمن اور ہر گرام
 اعلیٰ کے تقدیر پر ہرگز نہ کاہدہ کرے گا ہم غنائی جماعت
 کہ وہ ہر اس کی جماعت کریں گے۔

ہم تحریک
کر رہے ہیں

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: قرآن و سنت اور اکابر علماء کرام کے فتاویٰ بات کی روشنی میں کوئی بھی اسلامی تحریک کسی غیر مسلم کے ساتھ مل کر نہیں چلائی جا سکتی ہے کسی بھی اسلامی اتحاد کے اہل اہل تشیع کو شامل کرنا کسی صورت جائز نہیں ہے۔ اسی بنیادی وضاحتوں کے باوجود شیخ کو ساری رسالت و کسی اسلامی مقصد کے احاطہ میں شامل کر کے جدوجہد کا غلط ہے بلکہ یہ ہمارے علماء کی قریبیوں کو شائع کرنے کے مترادف ہے۔

نظام خلافت راشدہ: اگرچہ میں حالیہ حرکت تک

یہ سب دیکھ کر آیا ہے؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: کراچی میں اہل سنت والجماعت کے کئی جلال علماء اور سیکولر لوگ کارکنوں کی

ہماری اس نئی شہر کے انکشاف میں شامل کر کے
 ان کا ترقی میں حصہ لے کر ان کے مسائل کو حل کر کے

ہے جس میں ایک پڑھی لکھی شیعہ حکومت پر ہی طرح طرح
 ہیں جس کا بنیادی مقصد فقط ماسوں صحابی کی تحریک فتنہ کرنے کے
 لئے ہمارے جوسلوں کو پست کرنا ہے۔ مگر کون کون یہ بات جان لینی
 چاہئے کہ ہماری جماعت کے نصف دو جن کا تہذیب کی شہادتوں
 کے بارے میں فقط ماسوں صحابی کی خاطر اپنے غمان کا آغوش افکار
 تک بیکار کر دینے کے عزم نام کا سامنے لگانے کا حوصلہ کیسے ہیں۔

نظام خلافت راشدہ: یہاں صحابہ کے شہید کا تہذیب کے
 بارے میں شکوک بیان کرنا بد فرما نہیں گئے

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: یہاں صحابہ
 کے دور سے ہر پرست اعلیٰ علامہ شہداء الرحمن قادری شہید علیہ
 عظیم عالم دین اور دوست مذہبی حکام کا بھروسہ دیر و حیات ہند
 قائم رہے یہ ہندو ملا جلتوں کے حال رہنا تھے ان کے لئے
 صرف ایک جملہ ہی کافی ہے۔

حکومت عملی نے جہاں دشمن کی سازشوں کو کام نہ لایا وہاں سے
کارکنوں کو بے بس ہاؤس سے تنہا کی کال کٹر کر دیوں سے وہ اپنی
میں کوئی کرشمہ چھوٹی سپاہی کی اپنی کاغذی صلاحیتوں کا اعتراف
ہے کہ اسے سمجھ کر حالات میں بھی دہاری جماعت پر ہر روز
طریقہ سے کام کر رہی ہے۔ دشمن کے ساتھ مناظر اور گفتگو
سکرانوں کے ساتھ مذاکرات کا شعلہ میڈیا کا میدان ہو یا
جہازوں کی روانی بذاتی نشست کا پردہ گرام ہو یا رکیتمیں ساز
مرحلہ انہوں نے ہر موقع اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔
محمد احمد لہر والی اور علی نے موجودہ سیاسی حالات

کئی دہائیوں کا ایک انسان
میں (صوفیہ ہوں کہاں گیا ہے
مولانا محمد اعظم خان قادیان شہید تحفظ کے ساتھ رابطہ بخاری ناؤں میں
دوران تعلیم اس وقت ہوا جب وہ جامعہ مسجد مدنی اکبر ناگ
چنگی میں بطور خلیفہ خدمات سر انجام دے رہے تھے۔ مولانا
اعظم خان قادیان شہید تحفظ پورے باک، جرات مند اور مشہور
اصحاب کے حامل کا نام تھے انہیں جو بڑی مل کا خطاب ملا تھا
حیدرآباد کی پیر سالار کی تمام خوبیوں کے ناک تھے نام نے نام
احمد بن خلیل تحفظ کی جن خوبیوں سے متعلق کتابوں میں بڑھا

موس صحابی کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا کے عزائم ناکام بنانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

مولانا عظیم طارق شہید بخاری کی مصروفیت میں باقی زندگی میں جاگتی آگ لگ گئی۔ اس سے وہ تمام غریبوں اور دیکھ لیں، عظامہ علی شیر خوار کی بخاری کی بہت سے اوصاف و کمالات عہدہ کے مالک تھے۔ ان کے لئے فی الوقت ایک ہی بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مخدومی شہید بخاری، حضرت فاروقی شہید بخاری، حضرت ناسی شہید اور حضرت مولانا عظیم طارق شہید بخاری کے تمام کمالات حضرت مولانا علی شیر خوار کی بخاری شہید بخاری کے وجود میں تھے۔ جب آپ شہید ہوئے تو ایسا محسوس ہوا کہ تمام کائنات میں ایک بار مگر شہید کر دیے گئے ہیں۔ مولانا عظیم طارق شہید بخاری اور مولانا شعیب عظیم شہید بخاری کی نمایاں خصوصیات میں تفاسیر، خطابات اور جرات و دہمائی سے بہت حاشہ رہا۔ انہوں نے مختصر وقت میں بہت بڑا کام کیا ہے۔

نظام خلافت راشدہ: اہل سنت والجماعت کے

— *Journal of the American Medical Association*

عما زائل مسونا مکتوبا حتی حاصل فی ہندی ولد
کھان فتحشوا فی الطریق وقری الدسولا
ہمارا زینتی مسئلہ امامت مجیدہ پر شیعہ رہا یہاں تک کہ کمرہ
فریب کی اولاد کے ہاتھوں میں بچا اور انہوں نے اس کو
راستوں میں اور عرب کی بیٹھیل میں بھنک کر شروع کیا۔
لام حضرت سادات علیہ السلام کے اس ارشاد سے معلوم
ہوا کہ مسئلہ امامت ان کے پیروں کے وقت کوئی نہ جانتا تھا
رسول خدا ﷺ کے زمانہ میں کسی کو اس کی خبر نہ تھی حضرت
علیؓ و حسنؓ و حسینؓ اور زین العابدینؓ کے زمانہ میں کسی کو
اطلاع نہ تھی مگر امام موسویؑ نے اپنے اور اپنے والد کے
شاگردوں کو گالی دے کر فرمایا کہ انہوں نے اس کا چھپا
کر دیا۔

کتب شیعہ میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ خاندان نبوت
کے لوگ بھی اس مسئلہ امامت سے ناواقف تھے انسانی اولاد سے
بھی اس مسئلہ کو پوشیدہ رکھتے تھے حتیٰ کہ جب کوئی امام زادہ اس
مسئلہ کو سننے سے قہر کرتا تھا۔

اصول کافی صفحہ 100 میں ایک طوفانی روایت ہے کہ
حضرت امام زین العابدینؓ کے فرزند حضرت زید شیعہ سے احوال
نے اس مسئلہ امامت کو بیان کیا تو حضرت زید شیعہ نے فرمایا کہ

اسے احوال قہر ہے کہ میرے والد حضرت زین العابدینؓ مجھ سے
اس قدر محبت کرتے تھے کہ جب میں ان کے ساتھ دس خوشان پر
وضعت کرتا تو حقے خطرے کر کے مجھے نکالتے تھے مگر دوسری کی
آگ کا میرے لئے کچھ خیال نہ کیا میں ان کی باتیں سمجھ کر نکلتا ہوں اور
مجھے نہ تھا میں اس صبح کا قہر میرے ہے۔

ولم یشفق علی من حوالاذا اطا حبرک
بالہین ولم یحسولی

انقرض مسئلہ امامت ایک ہی راہ ہے کہ خدا نے اس کو راہ
رکھا رسول ﷺ نے اس کو راہ رکھا ان کے اس کو راہ رکھا لہذا قرآن
میں ان کی تصریح کی طرح ہوتی ہے شیعہ اس راہ کو پشت از ہام
نہ کرتے تو آج کسی کو خبر نہ ہوتی مگر شیعہ نے کیا کرتے تھے ان کے
بائے راہ نہ کرتے سزا دیکھنا مگر یہاں پر ایک عقیدہ لاگو ہے
ہے کہ اگر مسئلہ امامت میں کیا بات تھی جو اس طرح ہر دور میں
رکھا گیا ہوتا بھی غور کیا جائے یہ عقیدہ مل نہیں ہو سکتا۔

اگر دشمنوں کے خوف سے یہ مسئلہ چھپایا گیا تو کیا توحید
کے دشمن نہ تھے رسالت کے دشمن نہ تھے بلکہ توحید و رسالت کے
دشمن تو بہت زیادہ تھے مگر یہ معلوم فرشتوں سے کیا اندیشہ تھا جو سوا
جبریل کے سب فرشتوں سے بھی یہ مسئلہ چھپایا گیا اور انہوں سے
کا ہنکا خطرہ تھا جو آٹھ فرشتے کے کور کسی نئی کچی یہ مسئلہ

بتایا گیا شاید فرشتوں اور فرشتوں سے یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس مسئلہ کو اس
کو چھپ کر کریں گے اور نہ معلوم اس حد کے کیا کیا مکر و خدائیں
فرشتوں نے حضرت آدمؑ کی خلافت میں کراہت و کراہت کیا ہی تھا اور
حضرت آدمؑ علیہ السلام نے ان کے نام ساقی عرض پر دیکھی کہ چھپ کر چھپ کر
تھا اور ای حد کی مراثی جس سے نکالے گئے۔
خیر ہم اس عقیدہ کو عمل کے بل کرنے کے چھپ کر چھپ کر
یاد کرنا نہیں چاہتے۔ شیعہ جانتے ہیں کہ ان کے اندیشہ میں اس سے کچھ
مطلب نہیں۔

ہر ارجح شیعہوں کے پاس یہ ہے کہ قرآن میں تحریف
ہوگی ہے اصلی قرآن میں مسئلہ امامت بڑے اہتمام اور بڑی
تصریح کے ساتھ مذکور تھا حتیٰ کہ ہر امام اس کا ذکر نام یہاں
میں تھا اس جواب کے حقیقی ہم کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔
ہاں قصور صرف یہ تھا کہ امام کے جو حقیقی امام کی جو
ضرورت شیعہ بیان کرتے ہیں وہ سب ان کی خاندان سادات میں ہیں
قرآن شریف سے ان پر بڑوں کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اس
مسئلہ کی لہجہ کا قصور صرف عقیدہ نبوت کو یاد کرنا اور
انبیاء علیہم السلام کی شان کو گھٹانا ہے قصور پورا ہو گیا۔

ہذا بصر الکلام والحمد للہ رب العالمین
وصلام علی المرسلین

معاون ممبر شپ حاصل کیجیے

اسلامی تعلیمات
کے فروغ کے لیے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ **جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد پاکستان** کی قائم کردہ تعلیمی درسگاہ **جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد پاکستان** کی تعلیم کا درسی نہیں بلکہ ایک بہت بڑا اخلاقی
مرکز بھی ہے۔ جہاں پر داخل ہونے والے بچوں کو رہائش، کھانا، کتابیں اور طبی سہولیات اللہ پاک کی توفیق سے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ درس تعلیمی کی مکمل تعلیم
کے ساتھ ساتھ مزید دنیوی تعلیم پر انہری، مڈل اور میٹرک تک تعلیم کا انتظام موجود ہے۔ طلبہ کی دینی نشوونما کے لیے غیر فنانسی سرگرمیاں اخلاقی اور روحانی
اصلاح و تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی نشوونما کے لیے کھیلوں کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ آپ اس کار خیر میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں تو درج ذیل
کو پین فون نمٹ کر داکر کر کے

”مہتمم جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد پاکستان“ کے پتہ پر روانہ فرمائیں

اس سے آپ کو فوری طور پر رسالہ ارسال الفیاء مفت جاری کر دیا جائے گا۔

ولدیت

نام

مکمل ایڈریس بمقام نمبر

قریبی فون

میں **جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد پاکستان** کے شروع کردہ تمام دینی منصوبہ بات میں معاون بننا چاہتا ہوں اور **جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد پاکستان**

کے قواعد و ضوابط کی پابندی کروں گا۔

بارگاہِ رسالت ﷺ کے طالب علم

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

”میں وہ مدرسے کے مقرر میں آپ ﷺ جا کر بیٹھ گئے۔“
اسحابِ حق:

مذہب عربی زبان میں چھوڑ دیا کرتے ہیں مسجد نبوی ﷺ کے ایک گوشے میں مسجد نبوی سے باہر ایک چھترہ بنایا گیا تھا اس چھترہ پر مساکین، مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ کر رہتے تھے یہاں صحابہ حضرات نہ کوئی دنیوی کاروبار کرتے تھے اور نہ ہی ان حضرات کے پاس رہنے کیلئے کوئی مکان، مگر قضا و فیض یہاں صحابہ حضرات ادا اللہ و دیوبالے تھے مکہ کریم اور دیگر علاقوں سے دین اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آئے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ چھترہ قیام گاہ تھی یہاں صحابہ حضور ﷺ کی خدمت میں آنے میں نہ تعلیم و تربیت اور نہ کیے نفوس کے حصول کے لئے بیعت طالب علم موجود رہا کرتے تھے گویا یہ ایک دینی درس گاہ ان مساکین صحابہ کرام کی قیام گاہ (بصورت ہاشم و دیگر) تھی جنہوں نے اپنی زندگی تعلیم و دین، تبلیغ اسلام، عملی جہاد اور دوسری اسلامی خدمات کے لئے وقت کر رکھی تھی۔ یہاں صحابہ قرآن کریم پڑھتے رہتے تھے دعا مانگتے رسول اللہ ﷺ کو نبیوں میں مظلوم کرتے اور حضرت ﷺ کی خدمت میں آنے سے اپنے جسم و مال کا بھروسہ کرتے تھے۔
 (مرآۃ المفاتیح جلد ۲)

اساتذہ اصحابِ حق:

مذہب درس گاہ میں حضرت می کریم رضی اللہ عنہ کی ذات مقدسہ کے علاوہ اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی انوکھ تعلیم دیا کرتے تھے اس سلسلے میں حضرت مہاجرین صحابہ

ﷺ کا فرمان ہے کہ:
 اعلم الصفة القرآن
 والنكساب لسانہ
 منهم قوماً فقلت
 ليست بمسال ولمی حتی فی مسیل اللہ
 قال ان كنت لحن ان لظوق طوقا من نای
 فایا لہا
 (ابن اثیر ج ۲)

”میں نے اصحابِ مقدسہ میں سے چھ لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا اور

ان کو اس شریعت کی تعلیم دی اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھنے سے دیکھا ہے تم بھی ان کو اسی طرح نماز پڑھانا اور جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کوئی انسان نہ (لاواں میں اضافہ یا زخم برگز نہ کرے) پھر تم میں سے جو اچھا تعلیم یافتہ و امامت کرے۔“

تعلیم کا دوسرا طریقہ مستقل مدرسہ تعلیم کا تھا اور اس مستقل درس گاہ کیلئے مذہبی درس گاہ، خصوصاً تھی اس مستقل درس گاہ میں وہ حضرات تعلیم حاصل کرتے تھے جو حالات و علاقہ دنیوی سے بے نیاز تھے اور ان حضرات نے اپنے آپ کو دینی تعلیم و تربیت اور عبادت و ریاضت کے لئے وقف کر رکھا تھا اب اس تعلیمی درس گاہ نبوی کے بھی وہ جاتے تھے ایک درس گاہ تعلیم کا مقرر اور دوسرا ضروری تعلیم کے حصول کے لئے روزگار اور دیگر عبادت و ریاضت کا مقرر سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

عن عبد اللہ بن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من بعض حجروہ فدخل للمسجد لثا ہوا یحلقون احدہما یقرؤ القرآن ویدعون اللہ والآخر یعملون ویعبدون فقال النبی ﷺ کل علی الخیر هؤلاء یقرؤ القرآن ویدعون اللہ فان شاء اعطیہم وان شاء منعہم و هؤلاء یعملون ویعبدون وانما یبحث معلماً فجلس معهم (ابن ماجہ)

مذہب کی خصوص و مستقل درس گاہ میں وہ حضرات تعلیم حاصل کرتے تھے جو حالات و علاقہ دنیوی سے بے نیاز تھے اور جنہوں نے اپنے آپ کو دینی تعلیم و تربیت اور عبادت و ریاضت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

”ایک دن حضرت می کریم رضی اللہ عنہ اپنے کا شانہ آنحضرت سے باہر تشریف لے رہے تھے تو مسکینوں نے دیکھا ایک عاتق کے صحابہ عبادت اور دعائیں صرف تھے اور دوسرے مقرر کے صحابہ تعلیم و علم میں آپ ﷺ کے دونوں کی تحسین و تائید فرمائی اور یہارشاد فرمایا کہ: یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہا کر بھیجا گیا ہو اس

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام میں ہر مسلمان ذاتی ذمہ داری میں علم اور احاطہ و کسب ہے مگر مذہبی تعلیم اور شریعت اسلامیہ کے دوسرے ذرائع سے واقفیت کے بغیر کوئی شخص بھی بے فربہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو اپنی طرح تعلیم و تربیت کا موقع پیش ملتا اس لئے بہت ضرورت تھی کہ صحابہ کرام علیہم السلام کی ایک ایسی عظیم الشان جماعت تیار ہو جو شریعت محمدیہ کے دوسرے ذرائع کی ناقصیت کے ساتھ ساتھ شہرہ و رازاً حضرت ﷺ کی خدمت مقدسہ میں فیض یاب ہو کر

صفة اللہ و من احسن من اللہ صفة
 ”رنگ اللہ تعالیٰ اور اس کا رنگ اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر ہے۔“

کے اسلامی رنگ میں اس طرح رنگ جاسکیں کہ ان کی گفتار و کردار نشست و برخاست قول و عمل اور ان کا ہر فعل اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ بن سکیں اور ان کی ذات اور رسول اللہ ﷺ کی کج عملی و ملی تصویب ہو۔

آنحضرت ﷺ کے دور مقدس میں اسلامی تعلیمات کے دو طریقے تھے ایک غیر مستقل جس میں مختلف ناکل کے آدمی عہدہ بطریقاً کر چہرہ قیام کرتے اور ہر ضروری مسائل پر ہنگامہ رسالت مآب ﷺ سے نیکہ کر تعلیم کے ساتھ تربیت اور ذکیہ نفوس حاصل کر کے واپس چلے جاتے تھے اور یہ صحابہ کرام اپنے اپنے قیام کو جا کر تعلیم و تربیت دیتے اس قسم کے محققین کے حالات کتب مآثر شہرہ و طقات کی کتابوں میں بڑی کثرت سے

موجود ہیں اس کو تعلیم کے ساتھ تربیت دینے کے بعد آنحضرت ﷺ اپنے اپنے ناکل میں بیعت معلم و ماہل بھیج دیتے تھے چنانچہ مالک ابن انیس کہتے ہیں کہ ﷺ کو نبیوں میں بڑی کثرت سے تربیت دینے کے بعد عمر فرمایا:

”اوجموا الی اعلیکم فلیعلمہم وموہم صلو کما وایمونی اصلی فانا حضرت الصلوۃ فلیؤن لکم احدکم ثم لومکم اکیوم کم
 ”یعنی تم آپ اپنے شاگردان میں ماہل جاتے اور ان میں دیکر

تو ان کی سبھی شکایا تو ان میں سے ایک صاحب نے بوجھ کر ایک مکان دی تو میں نے یہ خیال کیا کہ یہ مال تو نہیں ہے کہ چار سو روپے میں اس سے اللہ کی راہ میں جو کر دل کا مگر حضرت نبی کریم ﷺ نے ہر شے کو فرمایا کہ اگر تم جہنم کی آگ کا طوق پہنا دینا چاہتے ہو تو یہ مکان قبول کر لو گے (وہی خدمت کے عوض معاوضہ لیا اس میں علماء کا کام کا اختلاف ہے علامہ ابن عربین نے یہ ضرر کہا اس میں جہان کا کوئی دلیل ہے)

[illegible]

کریم علی اس طرح کیا گیا ہے:

”للمشركين الذين استصروا في سبيل الله لا يستطعون خيراً في الأراضِ يحسبهم الجحافل الخبيثة من الشقيّة تعرفهم بسيئاتهم لا يستلون الناس الخفا

”صدقات کے حقیقی مستحقین، طلباء و کرام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے

عالم نہیں (کہ روزی کما سکیں) ہاتھ
میں ان کی امتیاز کی وجہ سے ناواقف
(لوگ) انکو ماننا سمجھتے ہیں آپ انکو

چہرے سے بچان سکتے ہیں یہ لوگوں سے
پہٹ کر سوال نہیں کرتے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (

ایک حدیث شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتا ہے:

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب السموات ممشوع بالانواب لو انکم علی اللہ لایمروہ (بخاری و ترمذی)

”حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت سے لوگ برے جن کے ہاں کھڑے ہوتے ہیں اور وہ ان کو برے ٹھہراتے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ان کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہیستقام ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کرانے کی کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی یہ قسم ضرور پوری فرما دیں۔“

سیدنا حضرت خبابؓ نے اس بات کو سن کر اپنے سر پر ہاتھ مار کر:

ولا تظروا الذين يلقونكم في الحرب... الخ

آئے پر رسول و نبی اشخاص سے بہت حق بارگاہ تھے اور مابین
عزت و جلال تھے مابین وقت حضرت نبی کریم ﷺ حضرت
ﷺ حضرت مسیح اور حضرت خلیف علیہ السلام کے ساتھ تشریف
فرماتے جب ان دوسروں میں انکسری اصحاب محمد ﷺ پر
انہوں نے ان اصحاب کو تشریف کیا انہوں نے کہا جو پیغمبر کو کہیں
اور خلاف شان کہہ کر حضرت نبی کریم ﷺ سے عداوت میں عرض
کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہم کو اپنے پاس بلانے کا اس
موقع دیکر ہماری قدر و منزلت بفرمادے آپ ﷺ کے
مرحباں کے خدوئے ہنس میں شرم آتی ہے کہ ان کے مالے

ہم کو ان غلاموں کے سر پر چڑھا دیا دیکھیں گے جب ہم آپ ﷺ

فرمایا: "جس طرح سب کھانوں پر خرید کر تمام کائنات کی عورتوں پر سیدہ عائشہ کو کھانے دیا۔"

اس سلسلے میں میرا حضرت ابو ہریرہؓ کے لپٹا ایک بار
 واقعہ بیان کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی
 آیا کہ تمہیں مردوں کے گھمے گھمائے کچھ بھی نہ ملا جس کی وجہ سے
 تم غصہ نہ پیدا ہوئی کہ مجھے مذکور جانا بھی بہت ہی دشوار ہو گیا
 میں، چلیے چلیے رہتے ہی کہ مرانا تھا مجھے اس حالت میں، دیکھ کر

تڑکے کہنے لگے کہ تم میرے دوستوں کو دیکھو یہ سب "میں بھی جیلا
 (دعا خواہ) کہہ جا کر تم ہی دیکھنے والوں طرح کرتے پڑتے
 کہ اللہ میں صدف کے ہاں بیٹھا تو دیکھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی
 خدمت اللہ میں دو چالے شریف و اصحابِ صفہ (نبی کریم ﷺ
 کے علماء کرام) کے لئے موجود ہیں مگر آپ ﷺ ان صفوں
 یا صفوں پر بیٹھے علماء کرام کو لکھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے جس میں بھی
 حسب استطاعت دعا کر لو کہ مجھ پر حضرت ﷺ کی تعظیم ہو تاکہ بچ
 جائے اور آپ ﷺ بھی اسی کھانے میں شرکت کے لئے جا
 میں مگر وہ شریف کے چالے اصحابِ صفہ کہہ کر ختم کر پیچھے تھے اور
 میں کہہ کر ان کو لکھا اور یہاں تک چالے یہ کہہ کر بیٹھے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو حج کر کے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے کھانے کیلئے مطلق
 فرمائی جائیگی تھے یہ سب ایسا نہ تھا کہ میرے فرمایا اور یہ "کمال
 بسم اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھانا اللہ کی قسم میں وہ شریف
 کھا اور اسی قسم کے ایسا نہ ہو گیا۔

(۱) عربیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
شریک جانے کا طریقہ یہ ہے کہ سائل میں رسولی کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے جس سے عرب کا
غریب اور محجوب کو فائدہ پہنچا دیا جاتا ہے ایک اور حدیث میں
حضرت امی کرم اللہ وجہہ لہا تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح سب کانوں پر شریک
کرنا ان کو غنیات پہنچایا تو اسی طرح خداوند پاک کی بات کی صورتوں پر سیوا
پاکیزہ صدقہ بھی کو غنیات پہنچائی۔

(۲) حدیث) اصحاب مضر کی مجموعی تعداد جو مختلف اوقات میں ختم
ہوتی تھی وہ ۱۱ ہزار کے قریب تھی لیکن فرقہ فساد کے باوجود یہ نبوی

400 بیوی طلباء کرام کسی سے بھی ہرگز

اصحابِ حق کا سارا وقت خدا
 و قدر کی تعلیم و تربیت میں گزارنا تھا
 یہنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان
 مشغول ہے کہ اصحابِ صفہ میں سفر
 مخصوص رات کو ایک مسلم کے پاس تعلیم کے حصول کے لئے
 تشریف لے جاتے اور پوری رات تعلیم کے حصول میں گزار کر صبح
 تک تعلیم میں مشغول رہا کرتے۔
 (مسند ابنِ عمر)

صحابہ کرامؓ کا فخر و وقار :-
 اصحاب صفہ کے فخر و وقار کا پہلی جہت گنیز ہے یہاں
 حضرت خذل بن عدیؓ کا بیان منقول ہے کہ کم صنفہ الناس
 کی انتظامی قرار دیا کرتے تھے کیلئے کرتے تھے تو بعض
 مرتبہ ابو بکرؓ کی وجہ سے گرجتے تھے تو دیکھائی اس گرجے کو
 دیکھ کر کہتے تھے کہ (ہذا) صنفہ منہجین یعنی یہ یہاں ہیں جو قرار
 دیتے ہوئے بھی گرجتے ہیں اس صنفہ میں حضرت عتبہؓ و حبیب
 میں حریفانہ بھی ہیں اور قوم ملتا ہے کہ حضرت رسول ﷺ
 قرار دیا کرتے تھے قافلہ ابو بکرؓ سے جاتے ہیں سے فرماتے کہ
 تم گرجو تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ اس فخر و وقار کا کیا اجر ہے
 جس کی وجہ سے یہ فخر ابو بکرؓ کے باعث قرار میں بھی
 گرجا رہے ہیں تو غور و فکر بھی اس سے زیادہ فخر و وقار کی کتنی قدرتا
 کرتے " (الترغیب والترہیب)
 اور ترمذی شریفؒ کی روایت میں ہے یہ مضمون یہاں ملتا ہے کہ

کاشم لوگ چاہتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں اس
(حکیم کا) کیا مقام ہے؟ تو پھر تم بھی اسی طرح تفریقہ کو اپنا
توشیح بنائے (ترجمہ شریف: محمد امجد علی رحمہ اللہ)

اس سلسلے میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک پیام
ہم سات آدمی کے لئے دیا گیا ہے سب ہو گئے تھے حضرت، لیکن حکیم
نے مجھے تقسیم کرنے کیلئے سات عدد کچھ دیں مٹا فرمائیں، جوئی
کس ایک ایک کچھ دے دے مجھے میں آئی۔

(الترغیب والترہیب)

لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی شریف کی روایت میں صرف اس قدر ہے کہ
صحاب ملے
ہوئے تھے تو
خضر جی کریم
نے سب کو ایک ایک کچھ دے دے فرمائی ایک دھری حدیث

قرآن وحدت میں یکمیت موجود ہیں۔

جب علامہ اشوب نے ان کو معاف فرمایا ہاں کے قلوب والہاں کا امتحان لیکر ان کے لئے لہم مغفروہ و اجر عظیم کا اعلان کر دیا ہاں سب سے وکلا وعلہ اللہ العسینی اور رضی اللہ عنہم ورضو عدہ فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کی جنت اور اپنی ابدی رضا کا وعدہ فرمایا تو اس کے بعد بھی ان کی ذلت گرامی پر تنقید کی ہمساری اور وطن و قلعہ کی یوچھا اپنی مالت کی ہمساری اور اس اسلام کو ترک کر کے سازش نہیں تو اور کیا ہے؟ جبکہ یہ حقیقت بھی کسی سے مخفی نہیں کہ

امت مسلمہ کو ملی زندگی میں اچھائی اور برائی پر دو اہواب میں منوں کی ضرورت تھی، اچھائی کے باب میں تو اس لئے کہ انسان کی غرض تکمیل ہی عبادت، اچھائی اور صالحیت ہے۔ چنانچہ اچھائی کے باب میں اللہ نے حضور ﷺ کو منور بنایا اور برائی کے باب میں اس لئے کہ صحابہ کرامؓ کے بعد قیامت تک آنے والی امت چمکے

اختلافات تو ہمیشہ ہی رہا جتا رہے اور اختلاف خواہج ہو یا ظلم اس پر من جانب اللہ اگر وہ اہب دیا جاتا ہے..... اختلاف بھی ہو تو دہرا اجر دیا جاتا ہے وگرنہ کاہرہ کا اجر دیا جاتا ہے جبکہ گناہ و عذاب ہرگز نہیں دیا جاتا..... مزید یہ کہ صحابہ کرامؓ کے باہمی اختلافات میں امت کے لئے نمونے، ہیئت اور آسانیاں ہوتی ہیں، ان کے فروغ میں باہمی اختلاف ہی اختلافات کو اسی وجہ سے رست کہا گیا، اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر حضرت محمد ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، وسیدنا عمرؓ کے طرز عمل سے اختلاف کر کے شہر کی اوپر والی میڑی پر قائم ہو کر خطبہ نہ پڑھتے تو آج امت کے امراء اور مسالین و برہمن کوئوں اور تہہ خانوں میں خطبہ پڑھتے..... اگر حضرت محمد ﷺ، حضرت شیخین کے عمل کے خلاف نہ کرتے اور مسجد نبویؐ کو پکی اینٹوں سے نہ بناتے تو قیامت تک کے لئے کسی کے پاس پختہ مسجد بنانے کی کوئی دلیل نہ ہوتی اسی طرح اگر حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ میں لڑائی نہ کرتے تو قرآن کریم کی آیت:

بعض صحابہ کرامؓ سے سرزد ہونے والے گناہ خواہش انسانی کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے معافی کے بعد سیرت محمدی ﷺ کی تکمیل بن گئے تھے۔

انبیاء کی طرح مصمم اور صحابہؓ کی طرح محفوظ نہ ہے بلکہ گناہ گار ہے ان سے گناہ ہوئے بھی ہیں، ہو سکتے ہیں اور ان قیامت ہوتے بھی رہیں گے اس لئے ان کو ملی نمونے کی ضرورت تھی کہ چہ کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے، ذلی کو سگڑا کیسے کیا جائے وغیرہ اس کے لئے اللہ برائی کا وجود میں آیا ضروری تھا جو حضرت محمد ﷺ کی صصت کے خلاف تھا تاہنا اس کے ازالہ اور طانی کے لئے حدود و قیاس اور قواعد و ضوابط کا پانڈ ہونا ضروری تھا جو حضرت محمد ﷺ کی شان و عظمت کے خلاف تھا اس لئے اللہ نے اس باب میں حضور ﷺ کو منور نہیں بنایا اور اگر صحابہ کرامؓ کو بھی نمونہ نہ بنایا جاتا تو سیرت محمدیؐ نامکمل اور نوع انسانی کی تمام دینی ضروریات کو پورا نہ کرنے والی قرار پاتی ہو و آئینہ اور اسوہ حسنہ نہ کہلا سکتی، اس لئے اللہ نے اس باب میں سیرت محمدیؐ کے لئے اپنی حشیت و حکمت کے تحت گناہ بھی کر دئے تو اول اور دوم کے صحابہ سے نہیں بلکہ سوئم اور چہام وجہ کے صحابہ..... خطا حضرت امیر اسلمی وغیرہ سے۔ بعد ازاں ان کو معاف فرما کر نہ صرف مغفرت کا اجر ان پر بٹھا

وان طاعتان من المؤمنین الفصولا
فصلحو ا بینہما
کی عملی صورت بالکل دکھائی نہ دیتی مذہبی حضور ﷺ کی پیشین گوئی،

دو انسانی محمد رسول اللہ ﷺ اور دوسرے حضرات صحابہ کرامؓ دین حق و مستقیم کو اللہ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ نے لیا اور صحابہ کرامؓ کی وساطت سے پوری امت تک پہنچانے کا بندوبست فرمایا مگر ابلاغ دین اسلام کے ان دو انسانی ذرائع میں سے کوئی ایک بھی مشکوک اور ناقابل اعتماد ہو تو دین اسلام کی عمارت یک لخت گر جائے گی اس لئے اسلام اور دین نبویؐ کی عمارت کے لئے حضور ﷺ کی صصت و ختم نبوت اور حضرت صحابہ کرامؓ کی عدالت پر یقین کامل کا ہونا اور ان کی عزت و تاسوس کا تحفظ کرنا انتہائی ضروری اور لقییت دین کا سنگ بنیاد ہے ان دونوں ذرائع میں سے کسی ایک پر بھی ہرزہ سرائی دین اسلام اور شریعت نبویؐ کی حقانیت کو کھانا بیچ ہے۔

ابھی ہذا سید و نعل اللہ ان یصلح بدین
فصلح عظیمین من المسلمین
پوری ہوتی کیونکہ حضرت حسنؓ کا صلح کرنا مقوف اور لڑائی کا ہونا مقوف علیہ کا دیکھ کر تھا تو اس سب کچھ کے ساتھ ساتھ اگر حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کی اختلافی جنگ اور لڑائی نہ ہوتی تو قیامت تک مومنوں کی آپس میں لڑنے والی دو جھڑپوں کے لئے کوئی نمونہ موجود نہ تھا، معلوم ہوا صحابہ کرامؓ فروغ میں باہمی اختلاف ہی اختلافات کرنے کی وجہ سے لائق صد تحسین تو ہیں قابل ملامت بالکل نہیں.....

حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرامؓ، ابلاغ دین اسلام کے دو انسانی ذرائع ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی مشکوک اور ناقابل اعتماد ہو تو دین اسلام کی عمارت یک لخت گر جائے گی۔

اور ہے ان سے سرزد ہونے والے گناہ تو ان کے بارے میں متحمل بات یہ ہے کہ وہ خواہشات انسانی کی تکمیل کیلئے نہ تھے بلکہ سیرت محمدیؐ کی تکمیل کے لئے تھے،

شخصیات ہیں جن کے تحفظ میں پورے کے پورے دین و شریعت کے تحفظ کا ناز مضمر ہے، اس وجہ سے کہ وہ اسلام کے اولین ناقل اور قرآن کے اولین مخاطب ہیں، نبی ﷺ نے ان کو دیکھا، انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور ایک دوسرے سے ملاقات کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے لیا اور پڑھا مگر پوری امت کو دیا اور پڑھایا ہے وہ حضور ﷺ کے بلا واسطہ شاگرد اور پوری امت کے بلا واسطہ و بلا واسطہ استا ہیں وہ تہمت اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔

بلکہ انہیں جنت اور رضائے الہی کی بشارتوں سے نوازا جو

صافہ ہیں جس طرح کسی بھی دعویٰ کی صداقت اس کے دلائل اور کسی بھی مقدمہ کی صداقت اس کے گواہوں کی صداقت پر مشروط ہوتی ہے بالکل اسی طرح اسلام اور قرآن کی صداقت کی بنیاد حضرت صحابہ کرامؓ کی صداقت پر ہے اور اہل حق کے نزدیک **الصحابہ کلہم عدول** صحابہ سارے کے سارے سچے اور عادل ہیں اہل دین اسلام اور قرآن بھی سچا اور حق ہے جب دین اسلام اور قرآن سچا اور حق ہے تو لامحالہ صحابہ کرامؓ بھی سچے اور عادل ہیں قرآن و سنت نے انہیں معیار حق کی دولت لازماً بخشی ہے اللہ اور رسول ﷺ نے ان کا تحفظ اور دفاع خود کیا ہے اللہ نے ان سے بغض رکھنے والے کو اپنا منہ پھیر دیا اور ان سے شہر و ستیزہ کو ناجائز معافی جرم قرار دیا ہے اور حضرت ﷺ نے بھی باوجود خوف و حرج ہونے کے بغض و کینہ کا جنازہ نہ پڑھا کر بغض صحابہؓ سے نفرت کا اظہار کیا ہے حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ سے بغض کو فحاشی کی علامت قرار دیا ہے چنانچہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں ہر قسم کی بدگمانی سے بچے بلکہ جو شخص ان انہوں قدسہ کے بارے میں کسی قسم کی بدگمانی میں مبتلا ہے وہ اللہ سے توبہ و استغفار کرے اور ان کی بے لوثی و جہالت کے لئے دعا گو ہے یہی سچے مومن کی پہچان اور نشانی ہے۔

کما فی قوله تعالیٰ: **والَّذِينَ يَقُولُونَ رُبْنَا أَحْسَرَ لَنَا وَالْأَحْصَاوَاتِ الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا** ربنا انک رؤوف رحیم

اہل ایمان کے گھٹن طبقات میں سے ہم عاجز ہیں و انصار کے وہ طبقات کے بعد اہل ایمان کے تیسرے طبقہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ایمان میں ہم سے سابق ہیں یعنی صحابہ کرامؓ سے نفرت فرما بلکہ ہمارے قلوب کو صحابہؓ کے بغض اور کینے سے محفوظ فرما۔

یہاں جہ ہے کہ چودہ سو سال کے اہل حق علماء نے صحابہؓ کی صداقت و شرافت پر نہ صرف پختہ اعتقاد رکھا بلکہ اپنے قلوب میں ان کے بارے میں کسی بھی قسم کی بدگمانی کو داخل نہ ہونے دیا اور امت مسلمہ کو بھی اس گمراہی سے بچانے کی ہر پرورش کی بذیل میں اندازہ اور چند دیگر اکابرین امت کے اقوال پر دقلم کئے جاتے ہیں تاکہ ہر شخص ان اقوال

سے رہنمائی اور روشنی لے کر اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کی نہ صرف بدگمانی سے بچائے بلکہ اپنے قلوب کو ان کی محبت کا مرکز بنا کر اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کا مقام حاصل کرے۔

قلب میں عشق صحابہ سے اجالا ہوگا
ارے نادان حیرے گناہوں کا ازالہ ہوگا
اور تو سمجھتا ہے عداوت ہے ان پر تنقید
ایسے بدبخت کا منہ حشر میں کالا ہوگا

(۱)..... سید اعظم امام الازہر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ قرآن و سنت کے بعد دین میں صحابہ کرامؓ کے اقوال کو جہت

اہل ایمان کے تیسرے طبقہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ "اے پروردگار ہماری اور صحابہ کرامؓ کی نفرت فرما اور ہمارے قلوب کو صحابہ کے بغض اور کینے سے محفوظ فرما"

کہتے تھے اگر کسی مسئلہ میں کسی صحابی سے کچھ مروی ہوتا تو اپنا دستار و رائے چھوڑ دیتے تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کا مشہور قول ہے کہ:

احمد یحبہ حبیب اللہ فان لم اجد حبسہ رسول اللہ فان لم اجد بقول الصحابہ احمد بقول من شئت منهم ولا اخرج عن وفوہم الی غیرہم (مناقب علی حدیث لاہری)

میں پہلے کتاب اللہ سے استدلال کرتا ہوں اگر اس میں مجھے دلیل نہ ملے تو سنت رسول اللہ ﷺ کو لیتا ہوں اگر اس میں بھی مجھے دلیل نہ ملے تو میں حسب مرضی صحابہؓ کے اقوال سے استدلال کرتا ہوں اور ان کا قول چھوڑ کر دوسرے کے قول کی طرف نہیں جاتا (کیونکہ وہ بعد کے تمام انسانوں سے افضل اور محترم ہیں)

(۲)..... حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے مشاہیر صحابہ میں گفتگو کرنے کے شوق فرمایا کہ یہ وہ خون ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی زبانوں کو بھی اس خون سے (صحابہ پر تنقید کے لئے) آلودہ نہ کریں۔ (مناقب ابن جریر ص ۱۸۷)

(۳)..... حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو صحابہؓ کی تنقیص کرتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا

اصل مقصد رسول اللہ ﷺ کی تنقیص ہے مگر اس کی جرأت نہ ہوتی تو آپ ﷺ کے صحابی کی برائی کرنے لگتے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ حدیث اللہ و رسول اللہ ﷺ برے آدمی تھے اگر وہ اچھے ہوتے تو ان کے صحابہ بھی صالحین ہوتے (معلوم ہوا صحابہ کے دفاع میں نبی ﷺ اور دین نبی ﷺ کی دلوں کا دفاع ہے) (امام اسلم ابن عیسیٰ رحمہ اللہ علیہ)

(۴)..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ صحابہؓ کی کسی برائی کا تذکرہ کرے یا ان پر کسی عیب یا نقص کا طعن کرے اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو اسے سزا دینا واجب ہے اور فرمایا کہ تم جس شخص کو کسی صحابی کا برائی کے ساتھ ذکر کرتے دیکھو تو اس کے اسلام ایمان کو تحقیم و شکوک سمجھو (حاشیہ ص ۱۷)

(۵)..... امام ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: انارہیت الرجل یفحص احدنا من اصحاب رسول اللہ ﷺ فاعلم اللہ وناقص جب تو کسی شخص کو اصحاب رسول میں سے کسی کی برائی کرتا دیکھتے یقیناً کرے کہ وہ زندہ ہی ہے۔

(حاشیہ علوم اردو پر خطبہ نبوی)

(۶)..... علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ صریحاً تحریر فرماتے ہیں کہ جس نے از خود حضرت ﷺ کے کسی صحابی پر لعنت کی جیسے حضرت معاویہؓ و عمرو بن عاصؓ یا جو ان سے افضل ہوں جیسے طلحہؓ اور زبیرؓ اور عثمانؓ و علیؓ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو گالیاں دیں وہ بالاتفاق تمام مسلمانان و یحییٰ سزا کا مستحق ہے اختلاف صرف اس میں ہے کہ اس کی سزا اقل ہوگی یا اہل سے کمتر۔

صحابہ کرامؓ کی عداوت و شرافت ان کے محفوظ و مقہور ہونے اور معیار حق ہونے پر قرآن و سنت کی تصریحات و احکام اور دیگر اکابرین امت کے اقوال و تصریح کے بعد صحابہ کرامؓ سے بدگمانی اور ان پر طعن و تشنیع ازلی بدعتی کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں بدگمانی سے محفوظ فرمائے اور دین کے پھرے وادوں اور مخالفین اولیٰین کی پکڑ داری کے لئے قول فرمائے آمین

اب ملک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی نقیض ہے صفہ حق پر صداقت ان کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فارق پبلی کیشنز

آپ ملک یا بیرون ملک جہاں بھی ہوں آن لائن پرنٹنگ کے
ذریعے مطلوبہ چیز آپ کی دہلیز پر پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔

وسائل

کتابیں

کیلینڈر

ڈائریاں

اشتہارات

فلیکس بورڈ

ہر قسم کی سستی معیاری اور اعلیٰ چھپائی کا بہترین مرکز

فارق پبلی کیشنز



سمندری فیصل آباد پاکستان

0300-7916396, 041-3421796

Email.farooqpc@hotmail.com

مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ کئی شماروں سے چلا آ رہا ہے جو علامہ ڈاکٹر خالد محمود فی ایم ڈی نے ”معیار صحابیت“ کے عنوان سے ایک کتاب کے جواب کی شکل میں میران پارلیمنٹ کے لئے تیار فرمائے تھے۔ یہ کتاب دراصل سرگودھا کے ایک ریپنٹری کرل نے ایک ڈاکٹر بشیر حسین طاہر کے ذریعے تیار کی تھی جو قومی اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق کی طرف سے ناموس صحابہ کیل کا جواب تھا جو میران پارلیمنٹ کے نام ناموس صحابہ کیل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے بیسبی گئی تھی یہ اس کتاب کے جواب کی پانچویں قسط قارئین کے افادہ کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

شیخہ علماء اور زعماء کو گول بات نہ کرنی چاہئے:
شیخہ ڈاکٹر اور محمدوں کا امن عامہ کی سلامتی کے لئے گول بات سے پرہیز کرنی چاہئے مثلاً یہ کہنا کہ ہم صحابہ کی عزت کرتے ہیں اور انہیں اپنا پیشہ ماناتے ہیں بالکل گول بات ہے انہی نام لے کر تانا چاہئے کہ وہ کن کن صحابہ کو مومن اور لائق محترم مانے ہیں بات غلو، غلو و مکمل جائے گی کہ وہ چھ گنتی کے صحابہ کرام کو لائق محترم مانے ہیں اور بالقیوں کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ (مجاز اللہ) حضور ﷺ کی وفات کے بعد سب مرتد ہو گئے تھے۔

بشیر حسین ایک گول بات پر اٹھٹکی کیل کہہ رہا ہے؟
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین دامت برکاتہم نے بشیر حسین بخاری سے بجا مطالبہ کیا تھا ”بخاری صاحب کے نزدیک ایسے صحابہ کی تعداد کتنی ہے جنہیں وہ واجب التظیم تسلیم کرتے ہیں؟ کاش کہ بخاری صاحب ان صحابہ کرام کے اسلام ہار کر بھی پیش کر دیتے۔“
(حق چار پارہ نمبر 3 1993)

- اب بشیر حسین کی ان کے نام نہ بتانے کی دھڑائی دیکھئے چھارہ نمبر دو کی مثال سامنے نظر آئے گی۔
- (1) ہمارے نزدیک حضور ﷺ کے ہم لغتوں میں وہ سب واجب الاحرام ہیں جو صدق دل سے ایمان لائے۔
 - (2) کیا قاضی صاحب ایسے صحابہ کرام ﷺ سے نااہل ہیں جو ہم سے ان کی عمر سے طلب کر رہے ہیں۔ (صفحہ 116 سطر 18، 17)
 - (3) بات تو ان کی نہیں قاضی صاحب (ہم سے نام پوچھنے پر) کہیں صبر ہیں (صفحہ 116 آخری سطر)
 - (4) کیا قاضی صاحب نے کبھی سورہ منافقون کی تلاوت نہیں کی (صفحہ 117 سطر 6)
- کیا اس میں یہ نام تادینے گئے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا یہ گول

جواب نہ ہوا؟

دیکھئے بشیر حسین بخاری اپنی گول بات پر کس دھڑائی سے ڈٹا ہے اور کتنے ظلم و ستم سے نام نہ بتانے پر لڑا ہوا ہے عقیدہ اس کا وہی ہے جو رہاں کٹی اور فروع کافی کی روایت میں مذکور ہے جس کی وہ تصحیف کر رہا ہے مگر ان صحابہ

ابناء میں صحابہ کرام ﷺ سے کچھ غلطیاں بھی سرزد ہوئیں لیکن یہ سب ان کے دور تربیت کے دوران ہوا۔ ہلستھ جو ان کو شیوا مانے ہیں وہ حضور کرم ﷺ کی وفات کے بعد سے ماننے لگے ہیں۔

کے نام بتانے سے وہ بیکر ماہر ہے جو اس کے عقیدے میں ابنا دار صحابہ کرام تھے اسے ساریش ہے کہ ان چند ناموں کے لکھے سے عام پر یہ بات مکمل جائے گی کہ شیخہ سرے سے صحابہ کرام ﷺ کے منکر ہیں اور پھر حضرات کے سوا کسی کو وہ سلطان نہیں سمجھتے۔ پھر انہی پر ہے کہ شیخہ میران اسمبلی کی بدی و مکت ہے اور وہ اب اس اسمبلی میں آئی نہ سکیں۔

اہل سنت کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ پر ایمان لائے ہوئے صحابی ہیں اور جو انہیں اس وجہ کا صحابی نہ مانے وہ کافر ہے اس کی تفصیل کتب اہل سنت میں موجود ہے۔ اب جب تک سنی شیخہ مذاہب میں صف اول کے صحابہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو مومن اور واجب التظیم نہیں مان لیا جاتا اس وقت تک ان دونوں قوتوں میں کچھ اختلاف نہیں ہو سکتا۔

اس صحت میں ضروری ہے کہ میران اسمبلی اور اشراہن انتظامیہ کی بل کا تائید کریں جس میں سلطان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ان کی عزت و ناموس کے خلاف کامیاب کر رہے ہیں اور ان ناموس کی تصریح کے باعث شیعوں کا وہ طلسم پاش پاش ہو جاتا ہے کہ ہم سب صحابی التظیم کرتے ہیں انہیں نہ تاہم ہم پر محض ایک اثر نام

صحابہ دور تربیت پورا کرنے کے بعد واجب التظیم نہیں رہتے۔
ابنا میں صحابہ سے کچھ غلطیاں اور خطائیں بھی سرزد ہوئیں لیکن یہ سب ان کے دور تربیت کے دوران ہوا اہل سنت جہان کو شیوا مانے ہیں وہ حضور کرم ﷺ کی وفات کے سے ماننے لگے ہیں شیخہ لوگ ان کے دور تربیت کی کوئی بات ایک لیتے ہیں اور دکھاتے پھرے ہیں کہ فلاں فلاں صحابیوں سے یہ یہ غلطیاں ہوئیں میران اسمبلی کو چاہئے کہ وہ

ان سے اسی وقت پوچھیں یہ ان کے دور تربیت کی بات ہے یا حضور ﷺ کے وفات چاہانے کے بعد کی؟ اس صورت میں بات مکمل جائے گی اور حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔
جب صحابہ میں منافقین شامل ہو کر رہے تھے اس وقت بھی صحابہ صحابہ تھے اور منافقین منافق تھے صحابہ نہ تھے صحابہ دور تربیت میں بھی کفر و فساد پر کبھی تہ نہ تھے ایمان نہ لانے والا کیسے صحابی ہو سکتا ہے؟ صحابی کے لئے تو قرآنی شرط یہ ہے کہ اس نے بحالت ایمان حضور ﷺ کو اس زندگی میں دیکھا اور اس کی عمارت پر اس کا غماخ ہوا۔

کیا منافق پر صحابی کا لفظ آ سکتا ہے؟
صحابہ میں کسی منافق کے لفظ چلنے کے باعث محمودی طور پر سب پر اصحاب الرسول کا لفظ آئے تو یہ بات ہے لیکن کسی صحیح منافق کو صحابہ میں سے کسی نے کسی وقت بھی صحابی نہیں کہا محمودی طور پر اس کا اس صف میں آ لکھا ہی طرح ہے جس طرح فرشتوں کے نوم میں جن داخل کیجے جائیں۔
فرشتوں کی شان ہے:
”لا یصرون ما امرهم“
اور جنات میں
”واللہمنا المسلمون ومن اللہ القاسطون“
بائبرائی کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔
واذ قال رب للعلائکہ اسجدوا لام

سے کر پناہ ملائی اور ہوسکا کہ شیطان فرشتہ تھا تو منافقوں کے صحابہ میں شامل ہونے سے بھی پناہ ملائی نہیں ہوسکتا کہ یہ منافق صحابہ ہوسکتا ہے صحابی وہی ہوسکتا ہے جو ایمان کی دولت رکھتا ہو۔

عن ابی بن کعبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رجع یس من اصحاب النبی من اسد
(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 660)

منافقین جو جنس ہو کے قریب تھے ان کا سرخیل مہاجر بن ابی منافق تھا لیکن اس نے اپنا راز خفی تو اپنے سب ساتھیوں کو بتا دیا تھا اب اگر وہ سارے امد سے واپس لوٹے تو اس کے یہ یو اس کی اطلاع میں چلے پہلے چنگد سب اکٹھے تھے اس لئے انہیں مکہ اصحاب النبی میں ذکر کیا گیا ہے یہ نہیں کہ وہ حقیقہ اصحاب رسول تھے منافق کس طرح صحابی کہے جاسکتے ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

”وکان اصحاب رسول اللہ ای فی
الحکم فہم انصرف مع
عبداللہ بن ابی
(صحیح البخاری جلد 15 صفحہ 232)

یعنی عبداللہ بن ابی کے ساتھ لوٹنے والوں کو مکہ اصحاب رسول کہا گیا ہے کیونکہ وہ ان کے ساتھ جنگ میں گئے تھے حقیقہ وہ اصحاب رسول نہ تھے۔ حضرت امام بخاری کے استاد ابوالولید نے یہاں ان لفظوں میں اسے روایت کیا ہے۔

رجع یس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرقة ثلثون فرقة ثلثون
فرقة ثلثون لا ثلثون
(صحیح بخاری جلد 3 صفحہ 580)

ترجمہ: حضور ﷺ کے ساتھ جو لوگ گئے تھے ان میں سے کچھ لوگ واپس لوٹے اصحاب رسول اس وقت دو حصوں میں تھے ایک فرقہ کہتا تھا ہم ان منافقوں کا مقابلہ کریں اور دوسرے فرقہ کی رائے تھی ہم ان سے ابھی نہ لڑیں۔

دیکھئے یہاں:

”من اصحاب النبی“

کی بجائے:

”ممن خرج معہ“

کے الفاظ ہیں سو یہ بات یقینی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان منافقوں کے لئے واقعی اصحاب

النبی ﷺ کے الفاظ استعمال کئے تھے اور ایسا وہ بھی تو یہ الفاظ لکھی ہے جس سے حقیقت ٹھیک بدلتی۔

اگر وہ کریں بشیر حسین کے پاس ان محض الفاظ روایات کے ساتھ کوئی ثبوت نہیں کہ محمد رسالت میں منافقوں کو بھی اصحاب النبی سمجھا جاتا تھا (استغفر اللہ العظیم) مگر یہ اسباب کا لفظ اور بھی مقامات پر ملتا ہے علامہ ذی (676ھ) لکھتے ہیں:

وما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
اصحابی فہمناہ النبی ہسبون الی
صحیحی (ذی شرح مسلم جلد 2 صفحہ 389)

اہل مکہ کی ایک جماعت مرتد ہو سکتی ہے

تو اتفاق کیوں ناممکن ہے

بشیر حسین نے صفحہ 118 پر شیخ عبداللہ محدث دہلوی کی ایک عبارت نقل کی ہے عبارت یہاں سے شروع ہوتی ہے:

صحابی کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ اس نے بحالت ایمان
آنحضور ﷺ کی محبت حاصل کی اور اسی ظاہر پر اس کا خاتمہ ہوا۔

چوں ہا حضرت اسراج کہ قد ریث کہ درم رہا ہاں مرتد
شروع جماعت از ضعیف الایمان -

(مدارج النبوت جلد 1 صفحہ نمبر 167)

بشیر حسین نے اس عبارت میں وہاں کا لفظ جو کہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ صحابہ میں سوا اللہ کچھ بد بھی تھے حالانکہ اصل عبارت میں نہیں ہے نہ صحابہ میں سے کوئی ایسے لوگ تھے جو ان لوگوں بد سمجھے جاتے ہوں لفظ وہاں (اس پر) کے معنی میں ہے اس سے پہلے ان کلمات دوسرے معنی میں کرتا ہے تاہم اس میں شک نہیں کہ یہ عبارت نامکمل ہے اس کے آگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان و یقین کی کھلی شہادت موجود تھی بشیر حسین نے اسے از ادبیات چھڑ دیا ہے ہم یہاں معنی غلام حسین الدین کے ترجمہ سے پوری عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔

”جب رسول اکرم ﷺ واپس شریف لائے اور صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے اس کا تذکرہ فرمایا تو کچھ ضعیف الایمان لوگ اس پر مرتد ہو گئے اور کچھ مشرکین دور کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے کہنے لگے کچھ اپنے پار اور رہنے کی خبر ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

روایات کیا کیا یہ یقیناً ایسا فرماتے ہیں مشرکین نے کہا ہاں یہی فرماتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ جو کچھ فرماتے ہیں ٹھیک ہی فرماتے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں مشرکین کہنے لگے کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ رات میں محمد (ﷺ) بیت المقدس شریف لے گئے اور صبح سے پہلے یہاں واپس شریف بھی لے آئے، انہوں نے فرمایا ہاں میں تو اس سے دور کہ بھی تصدیق کرتا ہوں اگر آپ ﷺ یہ فرمائیں کہ میں آسان پر گیا اور پھر واپس آ گیا تو میں اس کی بھی تصدیق کروں گا۔“ (مدارج النبوت جلد 1 صفحہ 310)

اس پھر محض واقعہ سے کچھ کمزور لوگ چل جائیں یا مرتد ہو جائیں تو یہ بات قرین قیاس ہے لیکن یہی زندگی کے اس مصائب کے دور میں کوئی لوگ منافق بن کر مسلمانوں کی صف میں داخل ہوں اور مشرکین کہہ سے مدد کرائیں یا ان کی تحفیں برداشت کریں یہ بات قرین قیاس نہیں، ہمیں بشیر حسین کی اس سوچ پر حیرت ہوتی ہے کہ اہل مکہ کی ایک جماعت مرتد ہو سکتی ہے تو اتفاق کیوں ناممکن ہے۔ (صفحہ 118)

یہ بات بڑی واضح ہے کہ تکالیف اور مصائب کے دور میں کوئی شخص از ادب منافق نہ بنے گا۔ میں تمس کرنا نہیں کھاتا۔

ہاں جنگ تبوک کے وقت جب مسلمان ایک حکمران جماعت بن چکے تھے اور مدینہ ان کا مرکز تھا اس وقت مسلمانوں کی صفوں میں منافقوں کا داخلہ قرین قیاس ہے مگر اس پر بھی بشیر حسین کو تعجب ہوا ہے اور اس نے مسلمانوں کی اس مدنی زندگی پر بھی یہ عجیبی بات مرقی ہے۔

یہاں بھی منافقین کی کمی نہیں

اور اس کے آگے ایک عبارت نقل کھنسی ہے اسے بھی ہم مدارج النبوت جلد 1 سے نقل کئے ہیں منافقوں کا ایک گروہ طبع قیامت اور دنیاوی مال کی لالچ میں ہمراہ ہوا اور ان کی دنیاوی اور دنیوی کے درمیان حرکات و سہولات ہاں عریضہ دھند میں آئے جب فکر اسلام مرتب ہو گیا تو کسم ہوا کہ سب لوگ مدینہ طیبہ کے باہر حیدر اہلکار میں جمع ہو جائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر کے امیر ہوئے۔ (مدارج النبوت جلد 2 صفحہ 585)

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں سے جس پر بشیر حسین اس قدر خوش ہوا ہے اور مولانا قاضی عظیم حسین صاحب کو مطمئن کر رہا ہے اگر کوئی کہہ دے کہ مسلمانوں میں یہ اتنا عسری کہاں سے آگئے تو کیا اس پر کسی کو تعجب ہوگا ہرگز نہیں

بہارِ نبوت جلد 1

اسلام دشمنوں کو اہلسنت کہنا منافقت ہے

حافظ ابو نعیم کے تشیع پر اسکی اپنی عبارت

مولانا محمد علی تقی عثمانی مدظلہ کے قلم سے

ترجمہ:

حضرت نے حضرت انسؓ کو فرمایا میرے لئے وصیت کیا یا لا؟ آپ نے فرمایا اور حضورؐ کی باتیں میری یاد میں ہیں۔ اسے اس واقعہ میں اس روزنامہ سے تم سب سے پہلے اعلیٰ ہو گئے۔ امیر المؤمنین سیدنا سلیمانؑ کا ذکر فرمایا اور انہیں انور خاتم المؤمنین مہکا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں میں نے دل میں کہا اے اللہ! یہ منصب کسی انصاری کو عطا کرنا، ایسا ایک علی المرتضیٰؑ کے لئے ہے۔ حضرت نے پوچھا اس پر کیا کہنا ہے؟ میں نے عرض کیا علی المرتضیٰؑ ہیں، آپ نے عرض فرمایا کہ وہ ہے اور ان سے مخالفت کیا۔ مگر ان کے چہرہ کا بیونہ اپنے چہرے پر ملنے لگے۔ علی المرتضیٰؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آج آپ میرے ساتھ بیٹھا ہیں یا سلوک کر رہے ہیں جہاں سے چلے۔ کہنے میں نہیں آیا یا اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے کہیں نہ کہیں کہہ دیا ہے جو میری طرف سے لائق اور ادا کرے گا۔ میری آواز لوگوں کو سنائے گا اور میرے ہر جس میں لوگ اختلاف کریں گے تم اسے بیان کرو گے اور مشکل نے جا رہی ہے۔ یہی ایمان بیان کیا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد اول صفحہ 64 تا 63)

توضیح:

روایت مذکورہ میں ”خاتم المؤمنین“ کے لفظ اعلیٰ تشیع کے ایک عقیدہ کی ترجمانی کر رہے ہیں یہی عقیدہ یہ لوگ اپنی زبان اپنے کل میں ادا کرتے ہیں اور اسی عقیدہ کی بنا پر وہ خلفائے ثلاثہ کی مخالفت کرتا ہوا جو اہل حدیث و فضائل کرتے ہیں تو کیا اس ایک لفظ سے حافظ ابو نعیم نے شیعیت کی بھرپور ترجمانی کر دی ہے، مگر شیعہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بجزی بیعت کے وقت علی المرتضیٰؑ نے بہت دیر آؤدیکا کی اور روضہ رسول سے آؤدیکا آئی اس آؤدیکا کے واقعہ کا ذکر ابو نعیم نے ”فہم صوفی الخ“

میں کر کے شیعیت کی تصدیق کی۔ علاوہ ازیں روایت مذکورہ کے راوی ابی نعیم بن حبان اور حارث ابن حمیرہ کثر شیعہ ہیں۔

میزان الاعتدال:

ترجمہ:

ابی نعیم بن حبان بن سہیل شیعہ بغدادی کے بہت بڑی عالم ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 30)

میزان الاعتدال:

ترجمہ:

حارث بن حمیرہ کو کوفہ کے محلے فہول میں سے حذافہ کہتا ہے میں نے جریر سے پوچھا کیا تو نے حارث بن حمیرہ کو دیکھا ہے کہا ہاں وہ ایک بہت بڑا سالار بہت دلیر و خاموش آدمی تھا ایک مرتبہ ہمیں ہمارے ساتھ تھا وہ یہ کہ اس نے علی بن وہب کے واسطے سے بیان کیا کہ اس نے سہیل بن علی المرتضیٰؑ سے سنا فرماتے تھے میں اللہ کا بندہ ہوں اس کے رسول کا بھائی ہوں یہ بات میرے بعد وہی کہے گا جو بہت بڑا صحابہ تھا اجماع راوی کے بقول حارث بن حمیرہ کے نام شیخوں میں سے تھا۔

(میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 200)

تاریخین کہ ہمارے مذکورہ کے دونوں راوی کثر شیعہ اور بے گام ہونے کے ساتھ ساتھ حدیثی کے بارے بھی ہیں ان کی روایت کسی اہل سنت کے لئے کب جہت بن سکتی ہے؟ اگر ابو نعیم میں ان کی ہم آہنگی نہ ہوتی اور وہ کثر اہل سنت ہوتا تو ان کی روایت ذکر نہ کرتا اور اس روایت میں حضرت علی المرتضیٰؑ کا جو قول پیش کیا گیا۔ وہ حقیقت سے بہت دور ہے جس اعتبار سے علی المرتضیٰؑ حضور ﷺ کے بھائی ہیں اسی اعتبار سے عبد اللہ بن عباس اور فضل بن عباسؓ کا بھی آپ سے رشتہ ہے کیا یہ دونوں اگر اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کا بھائی کہیں تو وہ کذاب قاتلوں کے علاوہ اور کیا ہیں؟ ابو نعیم نے روایت کے آخر میں اسی روایت کا جائزہ دیا ہے مروی اور حبان بھی کیا اور یہ صاحب اپنے پچھلے وصاف میں سے بھی چند قدم آگے ہیں ملاحظہ ہوں۔

تہذیب التہذیب:

ترجمہ:

جابر کذاب ہے شیعی نے جابر سے کہا تو اس وقت تک

حافظ ابو نعیم کے بارے میں اہل سنت کی کتب اسلام رجال میں کوئی جرح نہیں کی گئی جس کی پیچھے شخص لوگوں نے یہ سمجھا کہ حافظ ابو نعیم واقعی صحیح العقیدہ سنی ہے حالانکہ خود شیعہ کتب میں انہیں بہترین لقبہ باز کہا گیا ہے۔

فہول میرے کاجب تک رسول اللہ ﷺ پر بہتان نہ باندھے گئے کہ بھی وہ تو خدا کی قسم کذاب اور جھٹ پرانے رکھتا تھا۔ یہ بھی لکھانی نے اپنی حنفیہ سے بیان کیا کہ میں نے جابر بھی ایسا کذاب اور کوئی نہیں دیکھا۔ یہی بیان جابر سے ہے۔ اس نے اس کا کہنا ہے میں نے اس کا کہنا ہے جابر بھی راہشی تھا حضور ﷺ کے صاحب کمالی دیا کرتا تھا۔ جابر کا کہنا ضعیف مادی ہے اور تشیع میں ظہر کا تھا۔ یہ سنی نے کہا کہ میں نے اس میں حذافہ سے پوچھا کیا جابر جھوٹ بولتا تھا اس نے کہا خدا کی قسم میں انہیں جاننے لے کہا کہ جابر بھی صحابہ بنے۔ یہ سنی کے خوب کامی و قاتلوں کا کہنا تھا کہ علی المرتضیٰؑ وہ بارہ دنہا میں آئے۔

تہذیب التہذیب جلد دوم صفحہ 30 تا 47

لحمہ فکریہ

روایت مذکورہ کے جو ذرائع اور واسطے حافظ ابو نعیم نے بیان کیے ان کے رجال کثر شیعہ بلکہ کذاب اور کثر ہر دو عالم کے صاحب کمالی دینے والے لوگ ہیں اور جابر بھی تو مسلم کلام عبد اللہ بن عباس کا پرچاک ہے اور جہت علی المرتضیٰؑ کا خائن ہے۔ رجال تشیع کا ایک اور واضح عقیدہ ہے ابو نعیم نے اس روایت کو ذکر کر کے اس پر کوئی تنقید نہ کرنا اس کی دلیل ہے لہذا ابو نعیم کا تشیع واضح ہے اور تنقید کا کفر شیعہ ہونا ظاہر ہے۔

نوٹ:

روایت مذکورہ کے آخری الفاظ:

”قال لعلي انت تدين لامعي ما اخبرنا من بعدى“

کے خالق متروک میں یہ مذکور ہے:

قلت بل هو فيما اعتقد من وضع خوار

قال ابن معين کذاب

یعنی علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ روایت مذکورہ ”شعرو“ کی گمراہی ہوئی ہے اور انہیں ممکن نے اسے کذاب کہا ہے لہذا روایت مذکورہ کا آخری حصہ بھی پہلے کی طرح موضوع ہے اگرچہ ابول حصہ بالا غلط موضوع ہے۔

ہجرات نمبر 2:

ترجمہ:

”حضرت نے فرمایا علی بن ابی طالب میرے ساتھ نبوت کے ساتھ بھڑکا کر ان کا اور میرے بعد

جیت نہیں ہے اور تو لوگوں کے ساتھ سات باتوں میں جھڑا کرے گا اور ان میں کوئی ترقی نہیں ہے ساتھ جھڑا کرے گا تو اللہ پر ایمان لانے میں ملکہ کا مدد پورا کرنے میں ملکہ کا کام کرنے میں ان سب سے پہلے بچہ ہے یہ اور ان میں سے ہر شخص کرنے بدعت میں انسان کرنے، بچہ کی حقیقت تک رسائی اور اللہ کے نزدیک مرتبہ میں اعلیٰ بافضل ہے۔

جلد الاول صفحہ 665 تا 666

توضیح

روایت مذکورہ میں جملہ:

”اخصیبتک بالثبوت“

کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں (تجربہ) میرے ساتھ اسے عملی جہت کے ساتھ جھڑا کر رہا ہوں اور دوسرے میں مصمم کا معنی ظاہر کیا گیا ہے اس کے پیش نظر میں یہ ہوا کہ میں تمہ پر بوجہ بدعت غالب آ جاؤں گا لیکن

”ولا نوبة بعدی“

کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں آتا رہتا ہوں اگر وہ اس حدیث کا ترجمہ اور مطلب ملوایں آخر میں صدمہ میں بدعتیہ لشکر سے یہ چاقو انہوں نے بھی ظہر کا معنی لیا اور پھر روایت کا مطلب سمجھ لیا

یوں کیا۔

”اے علیؑ! بالفرض اگر تو میرے ساتھ نبوت میں جھڑا کرے گا تو میں غالب آ جاؤں گا لیکن عمل میں غلبہ جانتے ہیں کہ جس قسم کا منظرہ نشان نبوت کے بھی خلاف ہے اور حضرت علیؑ

المرتضیٰؑ کی خلافت میں یہ کام کرنے سے غلبہ نہیں جیت رہی ہے کہ علیؑ المرتضیٰؑ کا جو اصل تعلق کے ہیں انہیں یہ کام سے بڑا ہے بلکہ یہ انہیں الہی بدعت کا ترجمہ بھی حضرت انبیاء کرام سے تاریخ

وہی ہے اس عقیدہ کے پیش نظر مذکورہ بدعت کا منہم ہے مگر کہ علیؑ المرتضیٰؑ حضرت علیؑ سے یہ بدعت میں حاکم کریں لیکن حضورؐ ان پر غالب رہیں گے اور سات باتوں میں حضرت علیؑ المرتضیٰؑ میں بیکھڑی خصوصیات کے متعلق ہیں جو سرکارِ عالم کو بھی حاصل نہیں تو پھر حضورؐ سے ان کی خلافت کی وجہ بنتی ہے مگر حضرت علیؑ جلد ہلال میں کتب شیعہ سے حاکم ہات کے ذریعہ ہم ان خصوصیات کے حلقہ تعلیمی بحث کر چکے ہیں۔

باللہ مذکورہ عبارت ابو نعیم کے تفسیر کی طرف اشارہ کرتی ہے اس روایت کے غرض:

اعظمہم عبد اللہ مزید

بھی شیعیت کا مظاہرہ کر رہا ہے کیونکہ سید علی المرتضیٰؑ کا تمام انسانوں سے افضل ہونا بھی انہیں ان کے کام بھی شامل ہوں یہ اگرچہ اہل تفسیر کا عقیدہ ہے لیکن اہل سنت کے نزدیک یہ کفر ہے عقیدہ ہے اور اس حکمت و انصافیت سے مراد حضورؐ کے صحابہ کرام سے یہ تو بھی اہل سنت کے حکمت کے خلاف ہے کیونکہ ہمارے عقیدہ کے مطابق صحابہ کرام میں انصافیت اور ہر صدیقؑ کو کامل ہے لہذا معلوم ہوا کہ روایت مذکورہ سے اور

نعم کے تفسیر کا دعوت ملتا ہے علاوہ ان میں اس روایت کا واضح اشارہ کیا گیا ہے کہ ابو نعیم کا تفسیر قرآن ہے۔

میزان الاعتدال:

ترجمہ:

بشارت ابو نعیم کے حلقہ تعلیمی نے کہا کہ یہ نام ابو نعیم سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا تھا ان حدیث نے اسے من گھڑت احادیث والا خطاب کیا ان حدیث نے کہا کہ یہ لڑکوں پر من گھڑت احادیث کا ناخواندہ منسوخ روایت میں سے ایک ہے بھی ہے جو تادم بن اسماعیل کی سند سے حضرت انسؓ سے مرفوعا اس نے ذکر کی جس میں مذکور ہے کہ حضورؐ نے علیؑ المرتضیٰؑ کو لکھا میں میرے ساتھ نبوت کے ساتھ جھڑا کر رہا ہوں۔

(میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 145 تا 146)

تفصیح المقال:

ترجمہ:

میں بشارت کے حلقہ صرف اتنا جانتا ہوں کہ شیخ نے اسے اپنے رہیل میں شمار کیا ہے اور وہ اس بات کے صاحب سے ہے لہذا اس کا نامی ہونا ظاہر ہے لیکن اس کے تفصیل حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(تفصیح المقال جلد اول صفحہ 169)

لمحہ فکریہ:

روایت مذکورہ کو صاحب میزان الاعتدال نے بشارت کی خود

حافظ ابو نعیم کا تفسیر ظاہر اور تفسیر غیبی ہے اس کی عبارت ہم اس حدیث میں

ساختہ ذکر کیا اور بشارت کا یہ معمول ظاہر وہاں ہے کہ کئی لوگوں کے نام پر حدیث کو کئی لوگوں کو بتایا کرتا تھا واللہ تعالیٰ صاحب تفسیر المقال نے اس قدر تسلیم کیا کہ لای شیعہ ہے اگرچہ اس کی تحصیل سے لاطمی کا اعتقاد بھی یہی حال امام باقرؑ کے صاحب میں سے ہے لہذا ابو نعیم کا یہ کہ لای شیعہ وہاں اللہ تعالیٰ کی روایت کو عقیدہ و بدعت کے لیے اپنی کتاب میں ذکر کر رہا ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ ابو نعیم کا نظریاتی طور پر اس سے اتفاق ہے اس لئے ابو نعیم کا یہ اہل سنت علماء میں ہر شخص کیا جاسکتا ہے نہ ہی اس کی عبارات اہل سنت کی عبارت کو لانے کی مستحق ہیں۔

عبارات نمبر 3

ترجمہ:

محمد بن مظفر اپنے باپوں سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو غوثی سے ہو چاہتا ہو کہ میری زندگی جیسے میری موت مرے اور بدعت عہد میں سکوت کے جسے میرے سب نے چاہا ہے کہ اسے چاہے کہ میرے بعد علی المرتضیٰؑ سے محبت کرے اور اس کے ولی سے محبت

کرے۔

میرے بعد اس کی ابتدا کرے کیونکہ میری امت ہیں میرے شیعہ سے پیدا کیے گئے اور انہیں ہم کے مالک ہیں اور جو لوگ ان کے فضل کی تکذیب کرنے والے ہیں ان کے لئے یہودی ہے اور جہان میں میری صلہ کی کاٹنے والے ہیں ان کے لئے بھی یہودی اور ان کا اللہ تعالیٰ میری شفاعت سے عہد کرے گا۔

(حلیۃ الاولیاء صفحہ 86 جلد نمبر 1)

توضیح:

حافظ ابو نعیم نے اس روایت میں حضرت علی المرتضیٰؑ اور اس اہل بیت سے روایتی اور حدیث کے ذکر کیا ہے اہل تفسیر نے غلطی سے بیان کرتے ہیں کیونکہ ان حضرات کی انصافیت کے معرکہ آپ کی شفاعت سے عہد کی وجہ سے انہوں نے ان کے برخلاف محبت علیؑ اور اہل بیت کے لئے بہت سے غوثی مدارج و مقامات بیان کئے ہیں اہل تفسیر کی کتب میں لکھا ہے کہ حضورؐ نے اپنی امت کو قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا کہ میرے بعد اس کے بعد لوگ میری جانشینی میں جھڑیں گے لہذا سید علی المرتضیٰؑ سے سلامات کا مظاہرہ کرنا اور انہیں کا ساتھ دینا اور خلافت بافضل علی المرتضیٰؑ کے لئے کھڑا ہونا یہی مطلب علی المرتضیٰؑ سے تاریخ سے ظہور ہے چاہے ان کی اولاد کو بھی انصافیت کا حق سمجھنا ان کی ہی ابتدا کرنا اور یہی کھانا ابو نعیم کی دلی زبان سے کہہ رہا ہے اس کا نتیجہ یہ کہ اہل سنت جن کو علیؑ اول دوم سوم تسلیم کرتے ہیں یہ حاصل سیدنا علی المرتضیٰؑ کی انصافیت کے بخلا نے والے ہیں اور حضورؐ کی صلہ کی کا خیال نہ رکھنے والے ہیں اور آپؐ کی شفاعت سے عہد میں اس لئے یہ لوگ صاحب مظاہرہ باقی قرار پائے (معاذ اللہ) تبہ حال حافظ ابو نعیم کو ان عبارات کی روشنی میں کوئی بھی اہل سنت تسلیم کرنے کے لئے چاہیں لہذا ان کی عبارت امام اہل سنت پر محبت نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کا تفسیر ظاہر اور تفسیر غیبی ہے علاوہ ان میں روایت مذکورہ کے سب سے پہلے روایت محمد بن مظفر کے تفسیر علامہ بھی فرماتے ہیں۔

میزان الاعتدال:

اسی طرح ایک اور روایت ابو نعیم میں بیان ہے اس کے بارے میں صاحب تصحیح المقال فرماتے ہیں۔

تفصیح المقال:

ترجمہ:

جماعت کا اسناد علیؑ افضل سے کہ عہد سے مروی ہے اور ظاہر دونوں سے یہ ہے کہ وہ (محمد بن مظفر) کامی ہے۔

(تفصیح المقال جلد دوم صفحہ 66 تا 67 ابواب العین)

چونکہ کرام اختلافات بافضل اللہ سلامت اہل بیت کا عقیدہ جو اہل تفسیر کا معروف و مشہور عقیدہ ہے حافظ ابو نعیم نے علاوہ اولیاء میں اسے بیان کیا اور پھر اس کے دو روایت خود شیعہ

لانی ہیں ان کی رعایت کے بغیر صرف کوئی امتزاج یا جرح نہیں
 آپ اپنے محض کو قلام حسین نجفی و غیرہ اہل سنت کا بیاد عالم کہہ کر اس
 کے حوالہ جات پیش کریں اور پھر انہیں ہمارے خلاف بطور جرح
 بیان کریں اس کو کون ذی عقل و فہم تسلیم کرے گا اسی عبارت کو سامنے
 رکھ کر قلام حسین نجفی نے حافظہ اہل فہم کے بقول یہ ثابت کرنے کی
 ناپاک کوشش کی کہ سیدنا ابوالخلفاء کو ہم شیعوں ہی صاحب
 قلم کہیں گے بلکہ شیعوں کا ایک بہت بڑا عالم بھی کہنا کہنا ہوا ہے
 جب ابوالخلفاء میں خود غلطی پھر رہا ہے تو پھر اس کی عبارت سے اہل
 سنت پر بحث قائم کرنا کس طرح درست قرار دیا جاسکتا ہے۔

عبارات نمبر 4 بیابان المودۃ:

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا
 جب مجھے سراج کی سات میر کرانی تھی تو میرے پاس انبیاء کرام
 حق ہوئے اور انہوں نے میری طرف حق فرمائی اے عثمانؓ اس
 کے ساتھ نہیں جھوٹ کیا گیا سب انبیاء کرام ہوئے میں نے انہیں لایا اور
 اللہ وحدہ کی کتاب دینے کے ساتھ بھیجا گیا اور حضور ﷺ کی بیعت
 کے قرار پر اور علی بن ابی طالب کی ولایت کے قرار پر بھیجا گیا۔
 (رواہ البیہقی ابونعیم تذکرہ فضائل اعلیٰ بیت)

لحمہ فکریہ:

ذکر عبارت حافظ ابوالخلفاء سے سلمہ بن اکبرؓ نے ابوالخلفاء سے نقل
 کی اس میں حافظ کو شیعوں کی صراحت زعمانی کی گئی ہے کہ یہ کھیل نقل
 کی کتب میں موجود ہے کہ انبیاء کرام کی تشریف آوری میں
 باقر پر مشرف تھی تو خود باری تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے کہ انہیں لایا اور
 اہل حق سے انہیں لایا اور یہ عقیدہ کسی تنہی کا پھر گز نہیں ہوتا ہوا نہ ہی ہو سکتا ہے
 اس عبارت سے بھی حافظ ابوالخلفاء میں شیخ کے پائے جانے کا افسوس
 ہوتا ہے۔

آخری گزارش:

حافظ ابوالخلفاء کے بارے میں اہل سنت کی کتب اسلام
 اہل جہاں میں کوئی جرح نہیں کی گئی جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے
 یہ کہا کہ حافظ ابوالخلفاء واقعی صحیح اثنی عشری تھے ہیں اور ان میں ارض و
 شیعیت نام تک کے بھی نہیں لکھا جو لوگ ان پر شیخ کا اہلام
 دہرتے ہیں یہ بدست فہم۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ہماری کتب اسلام اہل جہاں میں
 واقعی ان پر جرح نہیں کی لیکن خود شیعوں کی کتب میں انہیں بہترین تشیہ
 بلاشبہ کیا ہے اور ان کے اس قول کی تائید خود حافظ ابوالخلفاء کی کتب
 کی عبارت بھی کرتی ہیں جن میں سے چھ بطور نمونہ ہم نے ذکر
 کیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں شیخ بھی جہاں موجود تھا اس
 لئے ان کی تصدیقات کے حوالہ جات کو اہل سنت کی مستحق کتاب
 کے عنوان سے پیش کرنا ہمارے خلاف کوئی جرح بننے کی
 صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ ہے حافظ ابوالخلفاء نے یہ صحابہ کی بھی
 تشریف لکھی ہے لیکن اس سے ان کا شیخ فہم نہیں ہو جاتا کیونکہ

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو خلفاء پر طعن نہیں کرتے
 لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ راہبوں کے خلاف طعن کی تردید
 کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے یہ کہ حافظ ابوالخلفاء اگرچہ بظاہر اہل
 سنت کا فرد ہے لیکن اس کی وہ عبارت جن میں شیخ ہے وہ ہم پر
 ہرگز بحث نہیں۔

اسی طرح صاحب ایمان فقیر نے ابوالخلفاء کے شیعوں
 ہونے پر یہ دلیل پیش کی کہ شیخ نے کہا کہ حافظ ابوالخلفاء میں شیعی
 نے اسے طعن کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ کہنا ہے کہ اس بارے میں یہ
 انکشاف بھی کیا ہے کہ ابوالخلفاء کی تحریروں میں کلمہ کلمہ ہوا ہے جو اہل شیخ
 کا مروجہ ہے ان تمام دلائل و شواہد سے مزین و مکرر جملہ و غیرہ کا اسے
 سنی اور اس کی کتاب علیہ الاموال کو اہل سنت کی مستحق کتاب کہنا
 کس قدر عجیب ہے؟

دوسری طرف ہمارے علامہ نے ابوالخلفاء کی رعایت کو بھیج
 کثرت موضوعات ناقابل اعتبار کہا ہے جیسا کہ لبنان الخیر ان
 میں مذکور ہے۔

لسان المعزین:

ترجمہ:

ان دونوں (ابوالخلفاء و سلمہ) کا سب سے بڑا جرم
 میرے نزدیک یہ ہے کہ ان دونوں نے موضوع رعایت اپنی کتب
 میں ذکر نہیں کیا پھر ان پر غاصبانی اختیار کی۔

اب جبکہ علامہ شیعوں کو ابوالخلفاء اہل شیخ میں شامل
 کریں اور پھر ان کی عبارت میں موضوعات کی بہتات بھی ہو تو پھر
 کس اعتبار سے ابوالخلفاء کی کوئی رعایت قابل استدلال ہو سکتی ہے
 مسلم یہ ہوتا ہے کہ ابوالخلفاء نے موضوعات وہی طرح کیں جو
 مسلک شیعوں کی مستحق ہیں اور اس کی طرف ایمان فقیر میں امیر
 خاتون آبادی کا قول اشارہ کر رہا ہے علیہ الاموال تفسیر حضرت
 علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ایسی عبارت موجود ہیں جو کسی
 دوسری کتاب میں نہیں ملتی۔

(میزان الکتاب صفحہ 150 تا 166)

ربان العربی صحت الاطباء اول تذکرہ اسدین صلی اللہ علیہ وسلم

22 مئی 1431ھ بمطابق 12 مئی 2010ء کو وفات کے بعد ان کے تلامذہ نے ان کی تصانیف کو
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کی تصانیف
 اشاعت المعارف سنوری فیصل آباد پاکستان
 سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تصانیف
 اشاعت المعارف سنوری فیصل آباد پاکستان
 سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تصانیف
 اشاعت المعارف سنوری فیصل آباد پاکستان

کیا آپ جانتے ہیں؟

محترم کرم جناب
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو (پیغام شہداء) پر گھر تک
 پہنچانے کی ہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج
 حسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام
 سلسلہ دار (نظام خلافت راشدہ) کی فعل میں آپ کے
 پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس
 طبقہ تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ کو حقیقی محمد پیاروں تک
 ☆ قوی و سہیلی اہل بیت اور سنت کے سچے اہل تک
 ☆ ملک ہجر کے پائری اور پائی سکولوں کے اساتذہ تک
 ☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیگراؤز اور پروفیسروں تک

☆ اعلیٰ مدارس کے مہتممین اور معینین تک
 ☆ ملک ہجر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک
 یا آپ خود چند جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا
 چاہتے ہیں تو آپ اس قادیانی فونوٹیلٹ کر دیا کر ساتھ
 تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس۔ 400/- روپے
 ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

1 5 10 50 100

آپ کا ثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے
 ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی
 طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں _____
 پتہ _____
 مبلغ _____ روپے بذریعہ _____
 جاتا ہوں رقم ملے پر مجھے مزید بھیج دیں۔
 تاریخ _____ دھلا _____

نظام خلافت راشدہ
 بخاری پبلک قاسم بازار سندری
 041-3420396

سلسلہ وار نظامِ خلافتِ راشدہ کی

ممبر شپ حاصل کریں

معزز قارئین! سلسلہ وار نظامِ خلافتِ راشدہ خیر پور سندھ سے امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ کے خصوصی حکم اور تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔ اس رسالہ کی پالیسی اور پروگرام مشن جھنگوی کی ترویج و اشاعت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ وار رسالہ ہر ماہ آپ کے پاس باقاعدگی کے ساتھ پہنچتا رہے تو آج ہی اس کی سالانہ، دو سالہ، تین سالہ اور پانچ سالہ ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیجئے۔

سالانہ چھ ماہ	400 روپے	دو سال کے لئے	800 روپے
تین سال کے لئے	1200 روپے	چار سال کے لئے	1600 روپے
	پانچ سال کے لئے		2000 روپے

نوٹ: خصوصی شمارہ کی اضافی قیمت اور ہنگامی کی وجہ سے رسالہ کی قیمت بڑھنے کے باوجود ممبران سے اضافی چارج وصول نہیں کئے جائیں گے۔

نظامِ خلافتِ راشدہ سمندری فیصل آباد پاکستان

041-3421796, 0300-7916396

طلبہ کے لئے
سکولیشن میٹر

احباب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا علمبردار

شہرہ مندی

اب انٹرنیٹ پر بھی

نظامِ خلافتِ راشدہ

نظامِ خلافتِ راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا

نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں

اپنی تہاؤں اور آرام کے لئے ای میل کریں۔

admin@jmmmpak.tk

WWW.JMMPAK.TK

khelafaterashida@yahoo.com

امت محمدیہؐ کے جرنیل اعظمؓ

قاری محمد اشرف ماحد شیخ والوی

خانمائی خاکہ:

نام: خالد بن ولیدؓ، کنیت: ابو لیثان۔ لقب: سیف اللہ۔ والد کا نام: ولید اور والدہ کا نام: لہانہ اور زیادہ تر لہیدہ اصغر کی بتاتے ہیں۔ تائید ان کی ضرورت تھا آپ کا تائید ان کا نہ جائزیت سے ہی محروم سمجھا جاتا تھا مزاج کی یہ سلااری اور فنی کپ کا انتظام ان ہی کے خاندان میں تھا، جب اسلام کا غور و غور اس مہم پر خالد ممتاز تھے، یہاں پر ہی خالد ہیں جو آگے چل کر سیف اللہ (اللہ کی تلوار) بن گئے آپ کی تاریخ پیدائش کو کسی کتاب میں ملو گا نہیں تاہم تاتہ ضرور یہ چلے کہ یہ بہت ہی جلدیؓ کے وقت آپ کو کسی امر پیشکش یا تجویز میں کی جاتی اور آپ کو مراد بن کر حضرت

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مجھے اسلام سے جہادی پہلو تھی پر جب یہ جبکہ جہادی عمل میں مجھے کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہارا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اب تک اسلام قبول نہ کرنے کی اسلام سے تمہاری ناواقفیت کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ خالد اگر اسلام قبول کر لیں تو وہ ان کے لئے سراسر شہرہ رکھ کا باعث ہوگا۔“

یہ مکتوب گرامی تاریخ اور سیرۃ مصحاب کی چھٹی بڑی کتابوں میں شمار ہے اور یہ مکتوب گرامی وہ ہے جو عالم اسلام کے عظیم جرنیلوں کا سب سے بڑا فاتح حضرت خالد بن ولیدؓ کو ان کے ہمراہ بزرگ حضرت سیدنا ولید بن ولیدؓ نے تحریر فرمایا تھا اور یہ خط طاہر اور پختہ خطاب خالد نے یہ خواب دیکھا کہ میں ایک ملک اور وہاں جگہ سے نکل کر ایک وسیع و شاسطاب اور بڑا بہار جگہ پر آ گیا ہوں، ملتی طرح پر اس خواب کا کوئی نتیجہ ملنے نہ ہو سکا لیکن بعد از ولایت اسلام اس خواب کا ذکر حضرت سیدنا مسدق اکبرؓ سے کیا تو انہوں نے اس خواب کی تعبیر اس طرح بتلائی کہ جو ملک و تاریک جگہ دیکھی تھی وہ کھڑکا غلٹ ہے کہ خالد وسیع و شاسطاب و سرسبز میدان وہ خضارے اسلام تھی ایک طرف مکتوب یہاں اور دوسری طرف اس خواب نے راہ ولایت کا راہی بنادیا بلکہ کے دل میں اسلام اور پیغمبرؐ خراشوں میں لایا کہ یہ قدر و منزلت جو آج اس قدر باری تھی، یکدم جگہ کر گئی ہو یا وہاں خیر جاگ اٹھا، غیر اللہ سے بیشک کے لئے آگاہ ہے یہاں ہوگی بولی کی دنیا سے موسم خزاں چھٹ گیا، اس میں ایمان کی بہار آگئی غلٹ کے اندر جڑوں پہ اسلام کا اہلال غالب آ گیا بزرگ ایمان بزرگ آگئی، اس وقت چنگ مکہ اکثرہ میں آنحضرت ﷺ کی آمد اور خاندان آپ ﷺ کا کہ میں شریف لانا میراث نہ کرنے ہوئے میراث کے ہوئے جسے رسول اللہؐ کی یہ کیفیت وہ ہیں یہی وہی ہے جو بزرگ باریوں اور انہیں حاصل ہو چکا لیکن اس ملک کی رفاقت میں مدینہ کی جانب بڑی جیزی سے عالم سفر ہوئے ہمارا وہ نبیؐ میں بھیج کر یہ جیوں حضرات شرف باسلام ہو گئے ان کے اسلام قبول کرنے پہ آپ ﷺ نے فرما دیا وصرت میں صحابہ کرام سے فرمایا

”وَمَنْ مِّنْكُمْ مَّكَّنَّ يَمِينًا لِّكَ كَيْفَ يَكُونُ“

”کے لئے چپہ جگہ کہ جسے جہادی طرف پیشکش کیے ہیں۔“

حضرت خالدؓ نے فرمایا عراق ہر جز کو غلٹ لکھا کہ میں تمہارے مقابلے میں انکی قوم کو لایا ہوں جو موت سے اس طرح محبت کرتی ہے جس طرح تم دعا کی سے کرتے ہو۔

قاری اعظمؓ کے ہم عصر تھے اور اکثر مؤرخین نے یہ واقعہ بھی تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ یمن میں آپ نے حضرت عمرؓ سے کشتی لڑی تھی اور حضرت عمرؓ کی پڑائی لوٹ گئی تھی یہاں ملتان محاط کے بعد لوٹ گیا، حضرت خالدؓ کے والد ولید بن مغیرہ قبیلہ بنی مخزوم کے ہاشم سردار تھے یہی طبرستان کا شمار کے روس میں ہوتا تھا، قابل و دولت کی انتہائی خرافاتی اور قاضیین حرب و ضرب میں مہارت اور اس مہارت کی وجہ سے ہر جنگی مہم کی اہم ذمہ داریوں نے اس کے ذہن میں فروغیت مبروری اور اسے اسلام کے مقابلے میں لاکھڑا کیا۔ موت اسلام سے سرداران قریب اچھا ہی پریشان رہتے تھے، یہ لوگ چاہا انکھنہ انہوں نے تبلیغ اسلام کو نہ کئے کے لئے استعمال کیا یہی اپنی تو بھی نظر پڑی اور یہ بھی آپ کا آقا ﷺ کے پاس تو بھی آ آ کر ﷺ کے بچا ابو طالب کے پاس آتے رہے کہ کسی طرح اس انتہائی آواز کو دیا جاسکے اسی طرح ظلم و ستم کی بھی انتہا کر دی تھی، مایہ سلسلہ میں ایک وفد جناب ابو طالب کے پاس آواں وفد میں ولید بن مغیرہ بھی تھا اس نے یہاں تک پیشکش کی کہ اسے ابو طالب یہ غلام بنان ولید (حضرت خالد کا بھائی) قریب کا تہایت غلامیت اور صاحب فہم ذیہ فوجوں سے قہر سے لایا تاہم طاہر اس کے بدلے اپنے پیچھے جو ﷺ کو ہمارے حوالے کر دے جس نے تمہاری آواز اور ہوا کے دین کی حالت کی اور جہادی قوم میں پورٹ قابل ہی اللہ ہم سب کو حق قرار دیا ہم ایک آدمی دے کر دہرا لیتے ہیں تاکہ اسے گل کر

والیں، غور و بالغ۔ جناب ابو طالب نے ان کی اس احتجاجی پیشکش کو حکمت سے ٹھکرا دیا اور آنحضرت ﷺ کی حمایت سے دشمنوں کو ہار دینے پر آمادہ ہوئے، ولید کا اثر و رسوخ قریب میں اس قدر تھا کہ قریب لکھا کہ اسے غمے قرآن مجید ان پہ مار لیں نہ ہوا جیسا کہ سورۃ الشرف میں فرمایا گیا ہے:

”وَقَالُوا لَوْ لَا نَزَّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَٰئِينَ عَظِيمٍ“

”(اللہ) کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دو بستیوں کے کسی بڑے آدمی پہ کیوں نہ آتا؟“

عشرین کے نزدیک قرہین سے مراد کہ ابو طالب، بڑے آدمیوں سے مراد ولید بن اسیمہ اور طاہر کا کہ میں مراد بن مسعود ہیں۔ (معارف القرآن جلد 7 صفحہ 726)

قدرت کی قسم دیکھئے کہ آپ کتنا کارفرما ہے اور ہر نقطہ قابل و دولت ہی نہیں بلکہ ہم و ذکا، طاہر، ملاوادی، کثرت طاقت لسانی اور اصل اور الوحدہ کے القاب پانے کے باوجود کٹر میں مرکز جم رہے ہو جانا ہے لیکن بچے کو مالک الملک نے وہ عزت و قدر بخشی کہ زبان نبوت سے:

”سیف من صوف اللہ“

کا لقب ملا۔ میدان کارزار کا شہسوار دنیا کا سب سے بڑا اور قابل و دنیا تک ان کی قوت و کثرت کی حمایت قائم رہیں گی اور مالک الملک نے ہمیشہ ہمیش کے لئے جنت کا شہرہ بنادیا یہ بہت طاہر ہے جس کو ان کیا اور مدی کے کھانے اور درن کہاں؟

فضائل و مناقب:

جماعت صحابہ کرامؓ کی سب سے بڑی نصیحت و نصیحت تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سنا فرمائی ہے اور ان فضائل و مناقب کا گواہ بھی قرآن مقدس ہی کی بنا پر ہے اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ شہان کا آئین میں مطلق اور محبت بیان فرماتے ہوئے کہ:

”وَيُولِوْنَ عَلَىٰ أَسْفَهِمْ وَنُوحَوا إِلَيْهِمْ عَصَاةً“

”اور مقدمہ رکھتے ہیں ان کا پی پیان سے اگرچہ اپنے اور پر، فاتح۔“ (احمد 8)

اور بلوا ان فرمایا:

”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“

اور قرآن مقدس کا کوئی پارہ ایسا نہیں ہے جہاں جماعت مقدس کی مدح ذکر باہور حضرت خالدؓ ان تمام صفات کے مصداق ہیں اور پھر تمام انبیاء و رسولوں نے ان کی نوبت سے ان کی کی اجازت کرنے کو کہا ہے خدا ترانہ یا جہاد فرمایا

"اصحابی کما یحبونہم لیسلموا لہم" (انہما یحبونہم)

اور فرمایا

"ومن ابغضہم لیبغضنی البغضہم"

"اور جو میرے صحابہ سے بغض رکھے گا پھر میرے بغض کی علامت ہوگا"

قرض ان تمام صفات و خصوصیات کے حضرت خالدؓ بھی مصداق ہیں اور پھر خصوصیت کے ساتھ آقا ﷺ حضرت خالدؓ کی جانفروشی اور قربانوں کی بہت قدر فرمایا کرتے تھے اور مختلف موقعوں پر یہ حوالہ دیا کہ اس کا اقتدار بھی فرمایا صلاح کے موقع پر حضرت خالدؓ ایک گھاتی سے ٹھونڈے ہوئے آپ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ کون ہے عرض کیا خالدؓ ہیں تو فرمایا یہ خدا کا بندہ بھی کیا خوب ہے ایک موقع پر فرمایا خالدؓ کوئی شک کی قسم کی تکلیف نہ دے کہ وہ خدا کی تلواریں ہیں جس کو اس نے نکال پھینچا ہے۔

اللہ کی تلواریں تمام سے باہر:

سلامت احمدیہ ﷺ کی دعوت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید مالک مرض دہلے ان کو بڑی ہی سیدان جنگ کے لئے کیا تھا کیا دنیا کی مثال

دین کر سکتی ہے کہ ایک انسان سو سال یا اس سے زائد کی ایک میں بھی جھگڑت دکھائے بلکہ جس طرف بھی رخ کرے رنج و صدمت اس کے قدم چلے اور وہ اسلام کا پرچم لہراتا چلا جائے، کفار و شرکین کے سامنے بیڑا ہلاتے ہوئے تلواریں باہر قوس حب و ضرب کی انتہائی پیچیدگیوں سے واقف کار پہنچان جس شخصیت کا نام سننے ہی سیدان جہاد کو ہماں کا نام بھی جو بڑوں کے مقابلہ میں نکل اپنے چہرہ انصاف و قہر پر فرخندہ لکھ جائے اور ملی کے ملی میں صلح و اٹھا کبر ہاتھ کرتے ہوئے حج کا طم اور اسے جودت کی پیراؤں کو دنیا کے سامنے اتکا ڈھیل و دھار کرنے کے انہیں منہ چھپانے کو جگہ دہلی شکوہ جس نے کفر کے رسوا و امرو کو دن میں تارے دکھائے ہیں جس نے کسریٰ کو گیل اور قہر کو انہی تمام والی کران کی روحانی اولاد آج تک ڈھ چاٹ دی ہے، مٹی ہاں ہر سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مانتا بندہ حضرت سے ہوا اور اس کے مصداق حضرت خالد بن ولیدؓ ہیں آپ کی فتوحات و فتح کرنے کے لئے تو قاتل و جاکار ہیں پھر ماضی میں ان کا کہاں منتقل ہو سکتا ہے ان کا ذکر اہل طومر ہی کر سکتے ہیں یہ ہمارے قاتل اس نیت سے کہ ہاتھ اٹھا کر عبادت و عبادت ان پرف

میں نام آجائے ہاں صحابہ کرام کی عقیدت تو اہل ایمان کی جان ہے پھر خدا تعالیٰ فریق رحمت کرے امیر عزیمت حمید ناموں صحابہ مولانا حق تو لا جھگڑتی ان کے دھماکے اور کارکن کو جنہوں نے ان مقدس شخصیات کی عزت و ناموں کی پاسداری اپنی گردنیں کھڑا کر کے ان قربانوں نے ہمارے ایمان کی جان میں عروج و انتقام ڈال دی اور اہل سنت کے سونے ہوئے حیر کو جگا دیا ہے، حضرت خالد کے چند جہاد کا نام ہے ملاحظہ فرمائیں۔

موتیہ میں:

تاریخ اسلام میں یہ آپ کا کارنامہ سنہری حرف میں درج ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے پہلے موت کے میدان میں اپنی جنگی صلاحیت کا اظہار کیا اور یہ بات بھی قیامت تک تاریخ کی زینت بنی رہے گی کہ اسی غزوہ میں آپ کے دست حق پرست سے دو تلواریں نکالیں و شریکین کی کرکٹیں ہلاتے ہوئے لوٹ گئے یہاں سے ہی آپ کو دین نبوت سے عداوت لب ملا جس کا باعث صحابہ میں بھی آپ کا کوئی غائی نہیں ہو سکتا

"صیغ من صوف اللہ"

اللہ کی تلواریں میں سے ایک تلواریں کو فروہ سودی ہے جس نے حضرت جعفرؓ کو تلواریں جناب خالد کو صوف اللہ بنا دیا۔

فتح مکہ:

اس ہم میں آنحضرت ﷺ نے آپ کو بیڑا کا اضر مقرر

دنیا کا سب سے بڑا جرنیل جسے آنحضور ﷺ نے "اللہ کی تلواریں" کا لقب عطا فرمایا، 124 جنگوں میں سے ایک میں بھی شکست نہیں ہوئی۔

کیا ج کبھی جنگ کی فوج نہیں آئی کہ کے سرداروں نے بغیر کسی مزاحمت کے ہتھیار ڈال دیے تھے۔

علامہ محمد بن سعد ابھری لکھتے ہیں تمام لشکر کا کوئی بیچ نہیں ملا سوائے خالدؓ کے کہ انہیں انھیں مدین قریش کی ایک جماعت کے ساتھ و معان بن امیہ، تبکل بن عمرو اور سکر بن ابیہ حمل طے ان لوگوں نے اعدا سے روکا اور ہتھیار ڈال لئے اور غیر احمادی کی خالدؓ نے اپنے ساتھیوں کو پکھلائے سے جنگ ہوئی جس میں چھپیں آدمی قریش کے لہر ہڈی کے چار لوگ قتل ہوئے، دوسرے دو بڑی طرع ہلکے رسول اللہ ﷺ (آخر کے چھڑی مات سے غبار ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک ٹکڑی دیکھی فرمایا میں نے تمہیں قتال سے منع نہیں کیا تھا؟ کہا کیا کہ خالدؓ سے مقابلہ ہوا (یعنی انہی ساتھیوں کی جانب سے ہوئی) تو خالد نے بھی شیرازی کی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے (طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 429)

انہما مد عزتی:

یہ بیت خالد میں شریکین کے ایک جماعت خانہ میں نصب

تھا جس کی قریش، بنی کنانہ، بنی مضریت عزت کرتے تھے اس کے لئے حاجب اور غدار بنی اشم کے حلیف تھا بنی شیبان اور بنی اسلم نے فراہم کئے تھے، آنحضرت ﷺ نے حضرت خالدؓ کو اسے مہم کرنے کے لئے روانہ فرمایا تو وہاں کے حاجب سلمی نے حضرت خالدؓ کی آمد کی خبر پکے تلواریں ان سے نکالی اور پھر وہاں سے خود اسلحہ خدا کے سامنے گڑ گڑا کر کہنے لگا کہ اسے عزتی لڑائی قوت کا پورا مظاہرہ کر کہ خالدؓ جیسے پاس بھی نہ آئے دیکھو وہ غیر و باہر است محمدیہ ﷺ کے سالار اعظم حضرت خالدؓ نے چاہے ہی جنگ جوی ﷺ سے مہم کر دیا اور آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سہیلی کی اطلاع عرض کی، آقا ﷺ نے ان سے مصافحہ فرمایا وہاں کوئی خاص چیز بھی نظر آئی تھی۔

خالدؓ نے عرض کی نہیں ہاں رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا چھاپا لڑا ہوا تھا۔ اب کی بار حضرت خالدؓ غلہ کی پڑائی پہنچے تو اس مہم سے ایک مٹی صحت جس کے سر کے بال اس کی اڑیاں سے پیچے زمین تک لگے ہوئے تھے گل کر بڑے غزاک انداز میں تلواریں کے ساتھ ان کی طرف چھٹی لیکن جرنیل اسلام نے اسے تلواریں کے ایک ہی ہار میں لٹ کر دیا اس مہم کو ختم کر دیا اور بڑے مالوں کا مال جو جرح قتال سے بچ کر لے کر آیا آئے جب انہوں نے اس کی خبر آقا ﷺ کو سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ہی عزتی تھی جس کی پرستش سب دیکھ کوئی نہیں کر سکتا۔

دوست الیکٹریل:

آنحضرت ﷺ اپنے جہاد میں ایک لشکر جہاد لکھتے تھے کہ آدم آخو سیکڑ لکھتا تھا صلح کے لئے کہ حضرت کی کے موسم میں دھشت ناک حملوں سے گزر کر بیڑا چھپنے وہاں میں دن تمام لڑا لیکن مقابلہ کے لئے کوئی بھی دھڑائی یا کوہاڑی کی اندھ مٹی کیڑہ نہیں ثابت ہوئی اگرچہ یہاں باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی لیکن لشکر اسلام کی آمد سے حالتیں پہ ایک ذریعہ صوب طاری ہوا اور اس پاس کے قبائل خود اگر اسلام کے مطیع ہو گئے وہاں سے آقا ﷺ نے حضرت خالدؓ کو چار سو مردوں کے سرور و دست لکھل لکھل فرمایا اور ساتھ ہی چھوٹی فرمائی کہ وہاں کا فریاد کیا کہ یہ مدین مالک جو کہ بڑی کے ماتحت تھا جس میں لشکر کا سواٹ لگا سے قتل نہ کرنا کہ لڑکر کے پھر سے پاس لانا، جہاد میں محمد ﷺ جب وہاں پہنچے تو اکیڑ اپنے قلعی کی فصیل پہ بیٹھا گاؤں رہا تھا مالک اس کی خطرہ ہی کر دیکھ ٹٹل کاٹے قلعے کے چاٹک سے نکل رہی ہے اکیڑ فرما اپنے بھائی حسان کو ساتھ لیکر گئے کہ لشکر کے لئے چھپے تڑپا گھوڑے پہ سوار ہو کر گئے کا لشکر کرنے کا لیکن خود تین اسلام کے ہاتھ کا لشکر ہو گیا ہمارے برائی کی جان بھی کھا بیٹھا، حضرت سیف اللہ نے اس کو گڑ گڑ کر کے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اس نے آنحضرت ﷺ سے دو ہزار اونٹ ہاتھ

سورگھو سے ہمارا روزہ ہیں اور چار سو بیڑے دینے کا معاہدہ کر کے صلح کر لی اور اسلام کا مطیع ہو گیا۔

نبی حارث بن کعب کا قبول اسلام:

آنحضرت ﷺ نے لاہوری کو نبی حارث بن کعب مقام نجران حضرت خالد کو روانہ فرمایا اور ساتھ ہی حکم بھی دیا کہ اپنا تین ہزار ان کو اسلام کی دعوت دینا اور قبول کر لیں تو پھر جنگ کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے حسب اہم ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے قبول کر لی اور مسلمان ہو گئے حضرت خالد ﷺ نے ان کو اسلام کی تعلیم دینا شروع کی قرآن مجید پڑھایا اور آنحضرت ﷺ کو بذریعہ خط اس کی اطلاع دی۔ مصنف سیرت ابن ہشام نے لے خلا آپ ﷺ کا جواب ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

حضرت سیف اللہ کا عرض:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت محمد نبی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں خالد بن ولید ﷺ کی طرف سے اسلام ملے۔ رسول اللہ ﷺ حضور ﷺ نے مجھ کو نبی حارث بن کعب کی طرف روانہ فرمایا تھا اور حکم دیا تھا میں تین دن تک ان کو اسلام کی دعوت دوں پھر اگر وہ قبول کرے تو میں ان میں رہ کر ان کا حکام اسلام اور قرآن تعلیم کروں اور نہ رسول ﷺ ان کو سکھائیں اور اگر وہ قبول نہ کرے تو میں ان سے جنگ کروں میں ان کے پاس آنا اور حسب اہم حضور ﷺ کے ان کو تین روزہ دعوت اسلام دی اور ساروں کو ان کے پاس بھیجا کہ اسے نبی حارث اسلام قبول کر لو تو مسلمان ہو گئے جسے ان لوگوں نے اسلام قبول کیا اور جنگ سے باز رہے طلب میں ان میں مقیم ہیں اور دین کے اعزاز دہائی اور احکام ان کو ظاہر ہوا۔ اور بعد جو حکم حضور ﷺ کی جانب سے صادر ہوا اس کے مطابق عمل کروں گا اسلام ملے رسول اللہ ﷺ اور وہ اللہ کا داد

آنحضرت ﷺ کا مکتوب مقدس:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد نبی رسول خدا ﷺ کی طرف سے خالد بن ولید کو معلوم ہو کہ اسلام ملے میں اس خدا کی طرف کتابوں جس کے ساتھ کو ”میں“ میں ہے۔ لہذا ہر تمہارا اندر مع احمد کے نام سے پاس پہنچا اور معلوم ہوا کہ نبی حارث بن کعب نے اسلام قبول کر لیا اور جنگ سے پہلے لا الہ الا اللہ رسول اللہ کی کوئی وی اور یہ خدا کی حاجت ہے جس نے ان کے دل میں حال فرمایا نہیں تم ان کو آپ الہی کی خوشخبری پہنچا اور مطالب الہی سے خوف ڈالا اور خوابوں کے چکر لوگوں کو اسے ساتھ لیکر ہماری خدمت میں حاضر ہو۔ اسلام ملے محمد اللہ کا داد

عبد صدیقی رضی اللہ عنہ:

خالد بن رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ پاک و تعالیٰ کی یہ تکرار مسلسل پیام سے بار

رہی اور دشمنان اسلام کی کھوپڑیوں سے اسلام دشمنی کا خیر لافانی رہی نہایت انفراد سے اس دور کی چند علامات کا ذکر کرو۔

عراق:

خلیفہ الرسول ﷺ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کو عراق کی سرزمین پر علم اسلام لانے کے لئے روانہ فرمایا آپ نے قرابین اسلام کے مطابق عراقی سرحد کے عمران ہر حر کو خط لکھ کر دعوت اسلام دی اسلام قبول کر لو محفوظ رہو گے اگر اس سے انکار ہے تو وہی یمن کا ہوا ہے یہ دینا منظور کر دو نہ تمہیں اپنے آپ پہ طاقت کا نڈے کی۔ کیونکہ میں تمہارے مقابلہ میں ایک ایسی قوم لایا ہوں جو موت کی ایسی عاشق ہے یہی اتم زندگی کے ماں کے دل میں چمکے گا ہماری طاقت کا غرور ہر اہل اہل اس نے ہوا کے بغیر وہ خط شیشہ ایران کے پاس بھیجا وہاں سے حکم ملے ہی کاظم میں خطا اور اللہ تعالیٰ کی تکرار کے سامنے چھلے گئے نہ شمر کا اور حاصل جہنم ہو گیا جی میں قہار، ہر درجہ کے حاکم اور دیگر رئیس کے حاکم جاپان، یکے بعد دیگرے اپنے انجام کو پہنچے رہے اور اسلام کا پرچم ہلنے سے باز نہ رہا گیا۔ چروہ کے سردار مراد بن مہنا لمسیع نے ایک لاکھ پانچ سو ہزار اور ہم سالانہ پانچ کی اہل اس کے حاکم خیر اور اس کا سالانہ لے پانچ سو ہزار کیا اور ہر طرح کرنے میں اہلی عافیت بھی۔

یمن:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ عراق کی مہمات میں مصروف تھا اور شام میں یمن کو کا سر کر کے آ گیا۔ لشکر اسلام چار سو کی قزاق میں یمن کو پہنچا اور ہر طاقت سے یمن کو پہنچنے کا حکم ان کو بھی موصول ہوا وہاں سے وہی ہزار چار سو کے ساتھ لے کر رات کے تمام علاقوں کو گرج کرتے ہوئے یمن کو پہنچے اور ان کے ساتھ اسلام کا چارہ لایا اور سرور و عظم کیا اور چالیس ہزار چار سو کے ساتھ لے کر لشکر سے مقابلہ کے لئے سامنے آ گئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چار سو کو چالیس دستوں میں تقسیم کر کے حضرت ابوبکر و عثمان دسے، حضرت عمرو بن حسان اور حضرت شریک بن حنظلہ حضرت کے دسے، حضرت جابر بن ابی سفیان اور کثیر بن عبد اللہ حضرت کے قحطان بن عمرو اور زید بن حدی کو پانچ دستوں کا سردار مقرر کر کے خود تک کو سمیتا اور دشمن کی صفوں میں گھسے ہی اس کی بیل اور سواروں کے کھڑکیاں مائل ہو گئے دشمن کو یہی طرف شکست ہوئی ان کا ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر ہوا۔ لہذا ان میں فرق ہوا خیر و کوار سے نہ جانے کتنے حاصل جہنم ہوئے جبکہ تین ہزار مسلمانوں نے بھی شہادت کا جام نوش کیا مگر یہ جنگ جاری تھی کہ مدینہ منورہ سے آنے والے قاصد نے ایک خط حضرت خالد کو دیا جس میں ہر از خیر رضی اللہ عنہ امیر انوشین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کی اطلاع تھی اور مدعوہ سیدنا خلافت طبری نے لکھا ہے کہ اس معرکہ میں مائلی قہمیت میں آتی بھی تھان کو مدینہ لایا گیا تو لوگوں نے غیب سے بکھا۔

عبد فاروقی رضی اللہ عنہ:

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت فاروقی اعظم رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالنے ہی سے پہلے کام آپ کی محرومی کا کیا لیکن یہ بات قابل اعتنا دوسریں کے نزدیک صحیح نہیں بلکہ آپ کا دور فاروقی میں مسلسل دشمنان اسلام کے خلاف ہر سر پہ کار ہے البتہ 17 ہجری میں اس دور سے کہ لوگوں کو اعتقاد دین جانے کہ قوامت کا دور دورہ ہی خالد رضی اللہ عنہ ہے بلکہ حج و عکست کے احکامات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں آپ کو محرومی کا دیا مطلق سیر احکام بحوالہ ابن اسیر اسی طرح رقم طراز ہیں دیکھئے جلد 2 صفحہ 443 لیکن محرومی کرنے کے باوجود بھی ان سے ان کی مہمات درجہ کے مطابق کام لئے اور ان کو رہا جہان، آباد اور لڑنے کا کھڑا مقرر کر دیا لیکن کچھ ہی عرصہ بعد خود ہی مستغنی ہو گئے آپ کی محرومی سے حقیقت تاریخ میں پھر بائیس سو ہجری میں لیکن رب العالمین کے فرمان کا قطعی انکار ممکن ہے کہ ”رحمہ اللہ“

ازربا و اولاد:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے زندگی میں ہی ان کا قریب جن سے کثرت سے ملا دیکھی ہوئی لیکن ہمارے ان چار بچوں کے سلیمان جن کے نام یہ نکیت ہے، مہار اللہ جو عراق کے کسی معرکہ میں شہید ہو گئے تھا جو جنگ میں شہید کے طرفدار تھے اور شہید ہوئے، جہاں ان جن کو شہادت دہائی باپ دہائی حطا ہوئی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دہائی شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت حجاز کے امیر رہے اور کوئی نام نہانے سے تاریخ کا اس میں خالی ہے۔

دارالافتاء کا سفر:

دارالافتاء لاہوری 21 ہجری بمطابق مئی 641ء کا دن بھی آن پہنچا جب اسلام کا یہ بھل جلیں دارالافتاء تعالیٰ کے اس فرمان حقہر کا صدیق بن گیا: ”کل نفس طاعة الموت“

پس وہ سیف اللہ کہ جن کے قتل نام کی دعوت سے براہ سے مجاہد تک گھولنے اپنے سم زمین پر نہیں رکھتے تھے۔ جس نے جہت کے تمام جھوٹے دعوہ اہل کے پر غرور سر پہ پھاڑا کہ قہر خلافت کی دلیلیں پر چمک دیتے تھے جس نے دنیا کے شہنشاہوں کی بے مثل افواج اور ناقابل تحریف جرنیلوں کے مجتہد اراذی تھے، ہر میدان سے کامیاب و کامران لگا اور رب کا جنت نے جس کے حقہر میں شکست گسی ہی نہ تھی وہ سیف اللہ بخت و غرور مانتے ہیں:

”میں ہر جنگ میں اس آواز کے ساتھ دشمن کی صفوں میں گھسٹا چلا جاتا تھا کہ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو مگر آج نہایت ہی بے بسی سے ہنر مرگ پہ ہزار ہوں اور اس

نظام خلافت راشدہ

زندگیاں مصداقہ حسن

آنحضور ﷺ کے دور حکومت میں

دو پہر طاقتوں کی طرف روانہ کئے گئے اسلامی سفیر

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ

مراسلہ ارشاد حیدری پشاور

ہماری اس کہانی کا تیسرا صاحب رسول ﷺ میں سے وہ شخص ہے جس کا ہم عبداللہ بن حذافہؓ کو کہیں گے۔ لیکن تھا کہ تاریخ اس شخص کی طرف بھی کوئی توجہ نہ کرتی اور اس کو کوئی قیام دل میں لائے بغیر اسی طرح گزر جاتی جس طرح سے پہلے لاکھوں عربوں کو نظروں سے گزرتی ہوئی گزرتی ہے لیکن اسلام نے عبداللہ بن حذافہؓ کیلئے آگے دو ہم عصر اور اپنے وقت کے عظیم بادشاہوں شہنشاہ ایران کسری اور شہنشاہ روم قیصر سے ملاقات کا موقع فراہم کر دیا تھا اور ان دونوں سے انکی ملاقات کے ساتھ ایک ایسی داستان وابستہ ہو گئی جو ہمیشہ کے لئے زمانے کی یادداشت میں محفوظ ہوگی جہاں دیکھ کر تاریخ کی زبان مایہ ناز ہوتی رہے گی۔

شہنشاہ ایران کسری کے ساتھ انکی ملاقات کا قصہ ۶ ہجری سے تعلق رکھتا ہے جب نبی کریم ﷺ نے اپنے بھوکے صحابہؓ کے ذریعہ

آنحضور ﷺ نے عبداللہ بن حذافہؓ سے شاہ ایران کی گفتگوں کر فرمایا "سزق اللہ ملکہ" تو اسے اس کے بیٹے نے قتل کر دیا۔

شاہانِ عالم کے پاس دعوتی خطوط ارسال فرمائے اور ان خطوط کے ذریعہ انھیں اسلام کی دعوت دینے کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کام کے دوران غرض آئے والے خطرات کا سامنا کرنا پڑا اور انھیں ان کے کھانوں کے حوالے سے باطل واقعات تھے پھر اس پر غرور یہ کہ انھیں انکو اپنے ساتھ ادیان کو ترک کرنے والے اپنے اقتدار و حکومت کے منصب سے الگ ہو جانے والے اور ایک ایسی قوم کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دینے تھی جو ماضی قریب میں ان کے تحت وہ ٹنگی تھی۔ نتیجہ یہ ایک نہایت پرخطر سفر تھا جس پر روانہ ہونا مسرت کے مزے نہیں چاہتے اور اس سے زخم و سلاست واپس آنا یا جہنم پانے کے مترادف تھا اس کام کے حوالے خطرات کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو ہمراہ رکھ کر روانہ کیلئے قیام کیا اور ان کے سامنے غلیہ دینے کیلئے گزرے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ "میں تم سے کہہ دوں گا کہ شاہانِ عالم کے یہاں سعادت یا کھجما چاہتا ہوں تم لوگ اس میں مجھ سے اختلاف نہ کرنا چاہیو کہ بنی اسرائیل نے جیسی علیہ السلام سے اختلاف کیا تھا۔"

جواب میں صحابہؓ نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیج دیں ہم آپ کا ہر پیغام خوش خوش پہنچانے کیلئے تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حرب اور شانِ انجم کے پاس اپنے خطوط پہنچانے کے لئے چھ صحابہؓ کو طلب فرمایا ان میں سے ایک حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو بھی بھیجے گا۔ انھیں شہنشاہ ایران کسری کے پاس رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے اپنی ادنیٰ کسوٹی کے لئے جہاد کیا یہی بچی سے رغبت ہوئے اور قیامِ حجاز میں حجاز و کعبہ کا رخ کیا اور راستے کے قریب ہزاروں گھوڑے کرتے اور صحابہؓ سڑک برداشت کرتے ہوئے یہاں پہنچے تو وہاں یوں سے کسری کے ساتھ ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور انھیں خط لے کر آگے کر دیا جسے وہاں واپس لے کر آئے تھے۔ کسری کو انکی خبر ہوئی تو اس نے اپنے دو ہار کی زین و زار میں لے کر آگے دیا اور اپنے تمام بڑے بڑے سفروں کو دربار میں حاضری کی سعادت دینی ساری حیدریاں عمل ہو گئیں تو اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو دربار میں طلب کیا اس وقت ان کے ہم چمکا سا کبیل اور جمہلی کی ساتھی اور ان کے حلیہ سے بدی میں ان کی سادگی کا اظہار ہو رہا تھا لیکن ان کا سر بہت بڑا اور قد کافی لمبا تھا اور ان کے چہرے میں عظمت اسلام اور دل میں عزت اسلام کی آفتاب جھلک رہی تھی۔ کسری نے انکی اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو ایک درباری کو اشارہ کیا کہ وہ خط ان کے ہاتھ سے لے لیں مگر حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ میں یہ خط اپنے ہاتھ سے ان کے حوالہ کروں اور میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتا کسری نے وہاں یوں سے کہا کہ مجھ کو اسکو سرے پاس آئے دو حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے کسری کے قریب جا کر خط ان کے پرکھ دیا اور اس نے اپنے عرب بکری کو بلایا اور حیرہ کا پاشہ دھاوا اور اسے اپنے سامنے بٹھائے اور چمکا کہ دیا اس نے خط کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد الوسون اللہ الی کسری عظیم قیاموں سلام علی من اتبع الهدی۔ خدائے رحمان و رحیم کے نام سے حمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے شاہ ایران کسری کی سلامتی خواہش ہو جس حد تک کی ضرورت کرے۔ دوا کا قصہ سننے ہی انکے چہرے میں شیش و شنب کی آگ بھڑکی اٹھی انکا ہر حصہ سے لال ہو گیا اور گھٹن کی رگیں نکل آئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خط کا آغاز اپنے نام سے کیا اس

نے بکری کی گتہ سے ہاتھ لے کر لیا کہ جس حد تک کو چاہے پھر خط کو پڑھ پڑھ کرتے ہوئے بیچ اٹھا میرا قلام اور مجھے اس طرح خط لکھ رہا ہے۔

پھر اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو دوبارہ سے قلم باہر کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ وہاں سے قلم لیے گئے حضرت عبداللہؓ دوبارہ سے قلم اٹھائیں مگر پچھنیں تھا کہ اب اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہے کیا وہ قلم کرنے سے ہانپنے یا انھیں آواز چھوڑ دیا جائیگا لیکن پھر انھوں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا خط پہنچانے کے بعد اب میرا بھی حشر ہو جائے گی کوئی پرہیز نہیں اور جب کسری کا قصہ فرود ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو دربار میں اپنے سامنے پیش کئے جانے کا حکم دیا لیکن وہ نہیں گئے اس کے آدھوں نے بہت طعانی کا تحریک اس کوئی سراغ نہ مل سکا ان لوگوں نے جزیرہ عرب تک جانے والے تمام راستوں کو چھان مارا مگر وہ ان کے ہاتھ سے نکل چکے تھے جب حضرت عبداللہ بن حذافہؓ دوبارہ غریبوں میں حاضر ہوئے تو انھوں نے کسری کے ساتھ آئے والے واقعات کی مکمل روایت آپ ﷺ کے کوئی گزارہ کر دی اور خط پھاڑنے کے بعد جسے بھی آپ کا کاہنیا کی پوری سرگشت سن کر آپ ﷺ نے صرف کا تھرا لیا

"سزق اللہ ملکہ"

اللہ تعالیٰ انکی سلطنت کو پارہ پارہ کر دے۔ مگر کسری نے اپنے یمن کے گورنار ان کو لکھا کہ اس شخص کے پاس جس نے تازہ میں آپؐ نے ہر انیت قبول کرنے پر رہائی اور اقتدار میں شرکت کی پیشکش کو نفرت و عناد سے ٹھکرا کر فرمایا "موت مجھے تمہاری اس پیشکش سے ہزار گنا زیادہ محبوب ہے"

نبوت کا دعویٰ کیا ہے اپنے دعویٰ اور یہ اور اہل جہنم کو بھیجے اور انھیں علم و ذکر سے بے گناہی اور میرے سامنے پیش کریں جب علم و ایمان لے اپنے وہ ہجرت آئی رسول اللہ ﷺ کی طرف رہانہ کے دوران دونوں کے ہاتھ آپ ﷺ کو ایک عالمی بیجا جس میں اس نے لکھا کہ آپ ﷺ کا تاثر ان کے ساتھ کسری کے سامنے پیش ہونے کے لئے چلا گیا اس نے ان دونوں سے یہ بھی کہا کہ وہ نبی ﷺ کے حالات سے مکمل آگاہ ہیں بھی شامل کریں اور ان کے حلقہٴ مفصل معلومات کے اس کا کاہن کر دیں وہ دونوں عجم اور جزیرہ کی کے ساتھ مراحل سفر کرنے ہوئے طاقت پہنچے وہاں انکی ملاقات قریش کے ایک چھوٹے قافلے سے ہوئی ان سے محمد ﷺ کے حلقہٴ وادعت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عرب میں ہیں انکے ہاتھ جو غرض و ظم اور شتاب در حالانہ کہ پہنچے اور انھوں نے قریش کو خوشخبری دینے ہوئے کہا کہ یہ بات تمہاری لئے بڑی خوش آئند اور مسرت انگیز ہے کہ کسری

عمر (رحمۃ اللہ علیہ) کے درپے آ کر اور کیا ہے۔ یہاں اس نے تمہیں اس کے شر سے بچا لیا ہے اور ان دونوں نے مدد و راح کیا وہاں بھی گزری ہے۔ اے اور ایمان کا علو آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کے جانے کر کے ہوئے کہ اگر شہنشاہِ گمرزی نے اپنے حاکم یا زبان کو جرات کی ہے کہ وہ آپ کو لائے کہ لے کسی کو بھیجے چنانچہ ہم اسی لئے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ نکلیں اگر آپ ہماری بات مان لیں تو ہم کمری سے بات کر کے آپ کے لئے رخصت حاصل کر لیں گے۔

شاہِ ایران نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح سے مخاطب کیا۔

وہابی مرتضیٰ تلمیذ اور اہل بیت سے بھاگے گئے اگر آپ نے ہماری بات ماننے

مہدائے بن سفاہ کی ملاقات علیہ غانی حضرت عمر بن خطابؓ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی ان کی ملاقات کا یہ قصہ بھی حدیث و روایات اور انہماک حیرت انگیز ہے امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے ان کے یہ ہجر می میں مدینہ سے جنگ کرنے کے لئے ایک فوج روانہ کی تھی جس میں حضرت مہدائے بن سفاہ بھی شریک تھے مسلمان مہلکین کی صداقت ایمانی حیدرہ کی پہچان اور اعدا میں ان کی جاسوسی اور جانکاری کی خبریں فیروز مکہ پہلے سے پہنچی ہوئی تھی اس لئے اسے اپنے فوجی لشکروں کو اس بات کی حدیث کرنی تھی کہ وہ اگر کسی مسلمان چاہی کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اسے قتل نہ کریں بلکہ زندہ اس کے سامنے پیش کریں خدا کی مرضی

معماری مرثی جو چاہو کہ حضرت مہملہؑ نے اپنی دنگی کا
مرحوب ہوئے اخیر جواب دیا پھر قصر نے انہیں تنگی پر ہاتھ سے کا
قلم دیا ان کے اس قسم کی خوراک نہیں کی گئی اور انہیں تنگی پر ہاتھ سے کا
ان کے بعد اس نے جلاد سے روٹی ڈالیں میں کہا کہ ان کے دونوں
باقول کے اس پاس میر چلاؤ (دو اس وقت بھی انہیں ضرورت
قبول کرنے کی وجہ سے رو رہا تھا) پھر انہوں نے انکار کر دیا پھر
اس نے جلاد کو ان کے پاؤں کے ارد گرد میر مارنے کا حکم دیا (اس
دوران بھی حضرت مہملہؑ کو دین چھڑنے کی وجہ سے دین
رہا) لیکن انہوں نے پھر بھی انکار کیا جب قصر نے جلاد کو رک
جانے کا اشارہ کیا اور کہا کہ اسے تختہ دار سے چھٹا دو پھر اس
نے ایک بڑی سی دیگ تنگائی اس میں تیل ڈال دیا اور اسے آگ پر
رکھ دیا جب تیل کو تپنے لگا تو اس نے مسلمان قیدیوں میں سے دو
آدمیوں کو بلوایا اور ان میں سے ایک کو کھینچے ہوئے تیل میں ڈالا
دیوان میں چڑے ہی ان کے بدن کا گوشہ انک ہو
کیا اور ڈیڑھ نظر آئے گئیں قصر
لام (نحوذ باللہ) نے حضرت

سفر نامہ ایران

(شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی دامت ویر کا تہم العالیہ)

حال ہی میں دارالعلوم حقایق کوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی دامت ویر کا تہم العالیہ کے خطبات، مقالات اور سنی مشاہدات

ایران میں جہاں بھی جائیں یا علیؑ کی صدا میں سنائی دیتی ہیں میں نے خود بعض ہوٹلوں میں حضرت علیؑ کے نام کے نیچے اللہ پاک کا نام لکھا ہوا دیکھا ہے

پر مشتمل ایک کتاب (مجموعہ علم و رفان) کے نام سے شائع ہوا اس کتاب کے چوتھے باب میں مختلف ممالک کے حضور سفر نامے ہیں اس باب کا ایک اقتباس ہماری انتہائی توجہ کا طالب ہے۔

سفر ایران کے مشاہدات بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ لکھتے ہیں۔

”جہاں بھی جائیں یا علیؑ کی آوازیں سنیں گے بس میں سز کریں گے تو یا علیؑ کے نعرے، ریڈیو سے یا علیؑ بعض ہوٹلوں میں، میں نے خود دیکھا ہے کہ علیؑ کوادب لکھا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام کو جیسے ہم جس میں

میں تھراں سے آئے تھے اس میں ڈرائیور ہر وقت یہ رپکار ڈالتا تھا جس میں یہ شاعری تھی

علی اول علی آخر ہو الباطن ہو الظاہر امامت راعلی والی نبوت راعلی والی قربت علی سب سے پہلے علی سب سے بعد علی ظاہر علی باطن امامت بھی علی کے لئے اور نبوت بھی علی کے لئے۔

شیعہ باجماعت نماز نہیں پڑھتے ان کے نزدیک امامت حضرت زین العابدین کے بعد ختم ہو گئی ہے اگر کسی شیعہ کو باجماعت نماز پڑھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ کسی

بچے کو کرسی پر بیٹھا کر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے کیونکہ وہ بچہ معصوم ہوتا ہے اور معصوم کے پیچھے اگلی اقتداء کیجئے ہے ایران کی آبادی تقریباً 2 کروڑ پچاس لاکھ ہے جس میں صرف 30 لاکھ سنی ہے اور بیس لاکھ میں سے کچھ ہادی، یهودی، آرمین، پہاڑی، سکھ، گجراتی، ساد وغیرہ موجود ہیں باقی دو کروڑ شیعہ ہے یہاں تصویر پرستی، بت پرستی کا منظر جگہ جگہ پایا جاتا ہے ہر چوک میں کسی نہ کسی بادشاہ یا وزیر کے مجسمے موجود ہیں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کے فوٹو جگہ جگہ ہیں حضرت محمدؐ جب طائف میں تشریف لے گئے اور وہاں کے باشندوں نے حجر برائے تو اس حالت کے فوٹو بھی ایران کے ہوٹلوں میں آویزاں ہیں ایک فوٹو ایسا بھی دیکھا کہ حضور ﷺ بیٹھے ہیں ان کے ایک طرف سیدہ فاطمہؑ دوسری طرف حضرت حسن حسینؑ بیٹھے ہیں اور پیچھے حضرت جبرائیلؑ کھڑے ہیں یہاں دین کی بڑی بے ادبی ہو رہی ہے کتب فروش جوٹ پاتھ پر ہوتے ہیں قرآن مجید کے نسخے زمین پر رکھے ہوتے ہیں یہاں مستیز داغ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ایک دفعہ یہاں ایک شیعہ کی آخری حالت تھی اور اس کے احباب و اقارب اس کی چارپائی کے ارد گرد بیٹھے تھے اور ہر ایک اس قریب الکرگ غصے کو کھاتا تھا آغا علی بگو، آغا علی بگو،

ایران کے شیعہ باجماعت نماز نہیں پڑھتے وہ سمجھتے ہیں کہ امامت حضرت زین العابدینؑ کے بعد ختم ہو گئی ہے۔ اگر کسی شیعہ کو باجماعت پڑھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ کسی بچے کو کرسی پر بیٹھا کر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ معصوم ہوتا ہے اس لئے معصوم کی اقتداء کیجئے ہے

تاجان باستانی برآید

ترجمہ علی کہنا کا سانی ہو جائے۔

انکی اذان بھی انکی قسم کی ہے اذان دیتے وقت ایک ہاتھ کان پر اور ایک ہاتھ میں سرکٹ ہے ایک کلمہ پڑھ لیتے

حضرت آدمؑ اور اماں خوا کے فوٹو ہر جگہ لٹکتے ہیں حتیٰ کہ آنحضرتؐ فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کی تصاویر بھی ہوٹلوں میں آویزاں نظر آتی ہیں۔

ہیں تو سرکٹ کا شش لگاتے ہیں اور اگر کوئی دوست آجائے تو مومن سے دوران اذان کہتا ہے آقا حال شایع است (آپ کا کیا حال ہے)، مومن جواب دیتا ہے شایع مومن ہری، (بالکل ٹھیک ہے شکر یہ) میری حالت فراموشی نقطہ ہے جو ایران میں بہت رائج ہے شہد میں معصوم حرار حضرت امام رضاؑ پر اگر کوئی آئے تو وہاں کئی مردور کھڑے ہوتے ہیں ہر ایک دائرہ کوکتے ہیں کہ میں آپ کو سلام پڑھاؤں گا خاص نکات یہ ہیں جو انہوں نے یاد رکھے ہوتے ہیں ہم کو بھی پڑھنے کے لئے کہا کہ ہم نے

الکار کیا وہ کہنے لگے کہ تمہارا سلام درست نہیں اور وہ صرف چند گونوں کی خاطر بہت غصے ہوئے۔

ایک سنی شخص مشہد کے حزار میں گیا تو ایک شیعہ سلام خواں نے اس سے نام پوچھا تو پوچھا کہ اس نے کہا میرا نام محمد اشرف ہے وہ دلال بہت قصہ ہوا اور کہا کہ جو نام میں بتاؤ وہ رکھنا کہنا سلام علی نام رکھ دو۔ محمد اشرف نے کہا نہیں پھر کہنا سلام حسین نام رکھ دو یا سلام رضا محمد اشرف نے کہا مجھے اس نام پر فخر ہے عام لوگ ایران کی بہت تشریف کرتے ہیں وہ بے چارے یہاں کی کاغذی و لفظیوں کے شکار ہو جاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ

خلفائے راشدین پر تبراً کرنے کی سزا

مسئلہ: عمر فاروق رضی اللہ عنہ

پاکستان کو کھڑے کے لگاؤ سے دیکھا جاتا ہے مگر جب کوئی پاکستانی دھوکے یا تباہی دہشت گردی پر ہونے لگتا ہے تو ہر جگہ پر ایران کی سرحد ہے وہاں روزہ داروں کا جبراً روزہ ڈالیا جاتا

فٹ پاتھ پر کتابیں بیچنے والے کتب فروش قرآن پاک بھی زمین پر رکھ کر توہین کرتے ہیں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

ہے مجھ ہاں کے لڑا کڑے کہا کہ یہ گولیاں کمان میں نے کہا میرا روزہ ہے وہ کہنے لگا آپ کو یہ دوائی کمانا ہوگی روزہ شام تک نہیں پیٹھدے ہو گے میں نے کہا نہایت اچھا (بعد ان آکر معلوم ہوا کہ بہت سے حاجیوں سے روزے یہاں جبراً کڑوائے گئے ہیں مسجد کے ایک ہوٹل میں ایک شیعہ نے ہم سے پوچھا کہ شیعہ مسلمان مسند یا شیعہ۔ (آپ مسلمان ہیں یا شیعہ)

میں نے جواب دیا شیعہ مسلمان نیستید وہ خاموش ہو گیا مگر اس آدمی نے کچھ دیر بعد پوچھا کہ۔ لعنت بر عمر سے فرستو کیا آپ مر پر لعنت کرتے ہیں (والعیاذ باللہ) ہم نے کہا کہ اگر عمرؓ (غلام برص) مستحق لعنت ہوئے حضرت علیؓ دختر خود ام کلثومؓ در حقد کلاخ اور اعدائے یعنی اگر حضرت عمرؓ لعنت کے مستحق ہوتے تو حضرت علیؓ اپنی بیٹی ام کلثومؓ کے حقد کلاخ میں کیوں ویچے؟ ۴۲ یمن کرام ذرا غور فرمائیں درج بالا مشاہدات اس دور کا مظہر نامہ ہے جب ایران پر (شاہ ایران) کی حکومت تھی اور شیعی انقلاب کے بعد تو گویا مقدس جماعت صحابہؓ کے خلاف خفا کا اور نفرت انگیز مہم چلائی گئی ایران میں سنی علماء دعاء اور عوام کا بے دریغ قتل عام کیا گیا پھر اس پر بس ٹکس بلکہ ٹیکس تو ہیں اور عیسویں کے اس ڈپرے لچے کو لڑنے کیلئے مسابحہ مالک میں بھی ہیناک سالانوں کے چال بے گئے اپنے قاتلین کو دلاک سے قاتل کرنے کی بجائے انہیں کوئیں سے گھاس کیا گیا اور اب تک سنی ملت اسی قیامت غیر صورت حال سے دوچار ہے ۱۹ء کا کش سنی حکمران اور سنی قیادت سنی ملت کو اس کرناک حالت سے نکالنے کیلئے سوچے۔

(انتخاب ماسند صحاح معادہ شمارہ اکتوبر 2009)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ میرے چم سے اور آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے بعد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس آ جاؤ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب آ گئے، آپ ﷺ نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے کہا ”اے مسلمانوں کی جماعت یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، مہاجرین و انصار کے شیخ

آنحضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دشمنی رکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

یہ میرے صحابی و صدیق ہیں، انہوں نے میری تصدیق کی جب ابوبکر جھوٹا تھے مجھے اس وقت بتا دی جب ابوبکر جھگڑے ہو گئے تھے اس وقت میرے انہیں نے جب ابوبکر کو گولوں نے مجھے دھشت میں ڈال دیا تھا، یہی ہیں وہ جن کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے، ان کو دنیا اور آخرت میں اپنا طفیل بناؤ اور اپنی جان و مال سے میری ضروری کی دینے والے سے بلال رضی اللہ عنہ کو میرے لئے خرید لیا، یہیں ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اس سے بری ہے میں بھی اس سے بری ہوں میں جسے پسند ہو کہ خدا اور رسول ﷺ اس سے بیزار ہوں وہ ابوبکرؓ و عمرؓ پر جڑا کہ جو حاضر ہیں ان کو چاہئے کہ قاعب کو یہ خبر پہنچا دیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ خطاب کہاں ہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ وہ قریب آئے آپ ﷺ نے انہیں سینے سے لگایا اور ان کی

آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ عمر بن خطاب ہیں یہ مہاجرین و انصار کے شیخ ہیں یہ وہ ہیں جن کے قلب و زبان پر خدا نے حق نازل فرمایا یہی وہ ہیں جو حق کو ہیں اگرچہ کسی کو کلمہ معلوم ہو یا نہیں ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اور میں اس سے بری ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ، وہ قریب آ گئے تو انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت یہ عثمان مہاجرین و انصار کے شیخ ہیں سیدہ ہیں جن سے آسمان کے فرشتے شربتے ہیں انہیں کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں انہیں اپنا سہارا اور اپنا دلاور بناؤں مگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو اس کا نکاح بھی انہیں سے کرتا، میں ان سے دشمنی رکھنے والوں پر خدا کی لعنت اور خدا اور میں اس سے بری ہوں پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ ان کا مطالبہ کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ، وہ قریب آئے تو انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں مہاجرین و انصار کے شیخ ہیں سید میرے بھائی، میرے چچا کے بیٹے اور میرے ملا ہیں، میں ان سے عداوت رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اور میں اس سے بری ہوں۔

(ترمذی الجلاس۔ صفحہ 431 حصہ دوم)

نور خداوندی بر گستاخانہ صحابہ نبی ﷺ ص 114-113

کاکہ بوسہ صاحب کے صدقہ علیٰ حقین اور کے صدقہ علیٰ ماسند صحاح معادہ شمارہ اکتوبر 2009

حضرت مولانا عبدالغفار قاسمی شہید رحمۃ اللہ علیہ

حافظ سید الشہاہ

قاسم باغ قادی کی طرف کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ قادی کو
فصل کر لیا۔ آپ اپنے سوگوار میں ایک بیوا، تین بیٹے، دو
بیٹیاں اور اپنے بڑا بیٹا چاہنے والوں کو چھوڑ کر قادی سے د
ارچا کی طرف چل دیے۔

جنازے میں بڑا بیٹا لوگوں نے شرکت کی جس میں
میںکڑی علماء، طلباء، وکلاء، مساتدہ اور تاجروں کی ساتھ
صحابی بھی شامل تھے آپ کے جنازہ میں اہم شخصیات میں
سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عالم

(مجتہد جامعہ قادریہ شیعہ) مولانا محمد طاہر، مولانا محمد الیاس
(جامعہ اہل حق نبوت شیعہ) مولانا امتیاز جمیعت اسلام

(ف)، مولانا عبدالرؤف قادری، مولانا محمد شرف طاہر، مولانا
عمر اشفاق، محمد تقی، عبدالغفار قادی اور جانشین حافظ محمد اشفاق
شہید بیٹھ کر مولوی عبدالصمد کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے علماء
نے شرکت کی۔ آپ کی نماز جنازہ کانفرنس اسلامہ حضرت
مولانا احمد علی قادی مدظلہ نے ادا فرمائی۔ یوں محسوس ہوا تھا
کہ اس کے لئے جنت کو آراستہ کیا جا چکا ہے۔ حرمت رسول

اور صاحبِ بنی بر سرِ مٹنے والے کے لئے اور ناکہ اس
مقیم حق کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے جمع تھے۔ حرمین
ای عاتقہ صدیقہ کے تقدس کی خاطر مرنے والے اس خوش
قسمت انسان کا بڑی بے یقینی سے انتظار کر رہی تھیں کیا پاک
فرشتے آسمان سے زمین تک اور پوری زمین پر اس پاکیزہ
روح کو سلام پیش کرنے کے لئے پہلے ہوئے تھے۔

جنت میں قدمیں نے شہیدوں سے یوں کہا
قائم رہا ہے فرقہ صفا خود دشت کا
وہ آ رہا ہے حرمین کے جہنم میں دیکھئے
کیا قادی دہلیا ہے بارغ بہشت کا
جاتے ہوئے یہ کہہ گئے:

لبیل کو غنم جگر دے چلا ہوں
صد ہوں مجھے گلشن کی لہائیں یاد کریں گی
کسی نے کیا خوب کہا ہے:

بڑا بیٹا سال بھر کی بیوی پیدا ہوتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے بچن میں دیکھو میرا

اور کسی بار شہر میں داخلہ بندی بندیاں اور نظر بندی کے
احکامات بھی جاری ہوئے۔ تحریک سپاہ صحابہ کو اپنی جان و دولت
سے زیادہ ترجیح دیتے تھے اور شیعوں کی سر زمین پر صحابہ کرام کی
حکومت کو تسلیم کرتے رہے۔ آپ حافظ عباس شہید بیٹھنے کے
جانشین مقرر ہوئے جب عاملوں نے ان کو شہادت کے درجہ پر
فائر کیا تو تمام جماعتی کام ان کے سپرد کر دیے گئے اور آپ کو
شیعوں میں جماعت کا صدر مقرر کیا گیا۔ پورے شہر میں آپ
کا چرچا تھا۔ آپ ہمارے دیہادی کے بچہ تھے پوری زندگی
اس عاتقہ صدیقہ کی چادر کی خاطر باطل قوتوں سے
نکراتے رہے۔ 18 اپریل 2010ء بروز اتوار بعد از نماز فجر

حضرت قادی تو مرتبہ گرفتار ہوئے
4 مرتبہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور
کئی بار داخلہ بندی، زبان بندی اور
نظر بندی کے احکامات جاری ہوئے

اپنی مسجد میں وہ خطابت کے کام کو انجام دیتے تھے وہیں
نماز کے بعد دوسرا قرآن دے رہے تھے۔ اسی قرآن پاک کی
آیت ”ومن اھو عن ذکرہ“ تلاوت فرمایا رہے تھے
کہ ملک الموت نے آپ کی روح قبض کر لی۔ دوسرا قرآن
پاک پڑھ کر کھڑی بیٹھ سو گئے خدا کی شان میں اس کی عظمت
کی خاطر ہر طرح کے مصائب کا سامنا کرنا پڑا اس مسجد کا نام
”مسجد عاتقہ چراغ“ ہے اور وہ مظلوم ملک نے سنبھالتے
ہوئے دیکھا کہ جب علیحدہ ستم سینا صحنِ حق ﷺ کو قرآن
پاک کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کیا گیا تو یہاں بھی قرآن
پاک کی تلاوت زبانِ سال پر جاری تھی تو روح پر ہزار گئی۔

بِاللّٰہِ وَبِآلِہٖ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ وہ شخصیت تھی جن کو لوگ آج بھی حضرت مولانا
عبدالغفار قادی بیٹھنے کے نام سے یاد کرتے ہیں بظاہر دیکھا
جاتے تو ہر آدمی اپنے نام کے ساتھ اپنی قوم کے نام کو لکھنا پسند
کرتے ہیں لیکن آپ حقیقت میں ہندو قوم سے تعلق رکھتے تھے
اس کے باوجود آپ نے اپنی نسبت اپنی دارالعلوم دیوبند مولانا

کسی کو کیا معلوم تھا کہ یکم اپریل 1957ء میں
پاکستان بننے کے دس سال بعد شہر ”مرید“ کے ایک گاؤں
36 چک میں پیدا ہوئے والا بچہ بڑا ہو کر صحابہ کرام کا سپاہی بنے
گا۔ خدا کا کرشمہ دیکھئے کہ اس سپاہی کے پیدا ہونے سے دو ماہ
پہلے جنگی والدہ شرف دار قادی سے کوئٹہ کے یہاں تک کہ
آپ ختم پید ہوئے۔ بظاہر آپ کی والدہ آپ کی پرورش کے
لئے بہت پریشان تھی لیکن خدا کا حسن مضبوطی سے قلعہ رکھا
والدہ تعالیٰ نے آپ کی پرورش کے لئے آپ کے ماموں ڈاکٹر
عبدالحمید تارڑ کا انتخاب فرمایا اسی اعجاز میں آپ کی والدہ ماجدہ
نے دوسری شادی کا حزم کیا تو آپ کی والدہ فاضلہ دارالعلوم
دیوبند کے ولی کامل حضرت علامہ عبدالغفور قادی بیٹھنے کے صفحہ
تلاش میں آ گئیں اس کے بعد آپ کی تعلیم حریت کا خیال
آپ کے دوسرے والد حضرت قادی نے فرمایا آپ نے
ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول کاسوگی ضلع کوٹاوالہ میں
حاصل کی۔ علم دین کی پیاس بجھانے کے لئے اسی شہر کی مشہور
دینی درسگاہ جامعہ عربیہ میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ نائی گرائی
شیوخ اساتذہ سے علم حدیث پڑھنے کے لئے ملک کی مشہور
دعوت دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا اور وہیں
سے سند فراغت حاصل کی۔ 1985ء میں امیر حزبیت حضرت
مولانا حق نواز چشتوی شہید بیٹھنے کے ایک تحریک کا آغاز کیا
جس نے سپاہ صحابہ کے نام سے بلند مقام پر اپنا بیج بکھیر دیا۔
آپ نے ان کی اس جذبہ بے پناہی کو دیکھا تو آپ دیوبند
دارالافتاء حق پر قیام فرمائے۔ آپ کو جن حالات کا سامنا کرنا
پڑا وہ صرف خدا ہی جانتا ہے پھر آپ نے اپنا سکون یکتا
اس میں اور مال و دولت سب اسی عاتقہ صدیقہ کے چادر کی چادر کی
خاطر اور صحابہ کرام ﷺ کی صحبت پر قربان کر دی۔ آپ کو
چھوڑیں، بیٹیاں اور جنم کی سلاخوں کا ہر وقت سامنا کرنا پڑتا

تھا ان حالات میں آپ اپنے مقصد سے نہ بکھرے اور یہاں
تک کہ 1990ء میں گرفتار ہو گئے آپ پوری زندگی میں نو
مرتبہ گرفتار ہوئے۔ آپ پر چار مرتبہ قاتلانہ حملے بھی ہوئے
اور خدا کے دین کی آواز اور صحابہ و صحابیات کی محنت کو لوگوں
کے سامنے بیان کرنے کی وجہ سے کئی عقائد کا سامنا کرنا پڑا

سیرت رسول ﷺ

پرنہایت بے مثال گلدستہ

- ☆ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر ادب و انشاء کا شہ پارہ
- ☆ سیکڑوں عربی، انگریزی، اردو اور فارسی کتابوں کا نچوڑ
- ☆ معارف و علوم کا سچ کرانہ مایہ
- ☆ جامعیت و کاملیت کا زہرہ جاوید نمونہ
- ☆ نہایت مستند جامع ذخیرہ
- ☆ چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل اصول تحفہ

سیرت رسول ﷺ کے تمام اہم عنوانات پر مستند مکمل دستاویزات سیرت رسول ﷺ کی انگریزی، عربی، اردو کی بڑی بڑی کتابوں کے دیباچوں کو گورے میں بھر کیا گیا ہے۔

نیو ایڈیشن

خوبصورت
ٹائٹل

نیو انداز

نئی زبان

نیو الہجہ

صفحات 384

ہی 250 روپے

مطلوبہ تعداد کے مطابق آرڈر جلد بھیجیے۔

ایک ماضی رسول ﷺ کی روز گزرانہ سے محور تحریر

- | | | |
|-----------------------------------|---|--|
| ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت پہ سالار | ☆ سیرت رسول ﷺ کا ازدواجی پہلو | ☆ آنحضرت ﷺ سے قبل دنیا کی معاشرتی حالت |
| ☆ فزادہ رسول ﷺ | ☆ آنحضرت ﷺ کی اولاد و شجرہ اہل بیت | ☆ سیرت رسول ﷺ کا فلسفیانہ پہلو |
| ☆ آنحضرت ﷺ ایک الاحیاء عالم | ☆ آنحضرت ﷺ کے پستان میل اور دایہ انقلاب | ☆ سیرت رسول ﷺ کا نفسی پہلو |
| ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت پہ سالار | ☆ سیرت رسول ﷺ کا معاشی پہلو | ☆ سیرت رسول ﷺ کا ابتدائی سماجی پہلو |
| ☆ فزادہ رسول ﷺ | ☆ آنحضرت ﷺ ایک طیب کی حیثیت سے | ☆ سیرت رسول ﷺ کا اخلاقی پہلو |
| ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت ایک سیاستدان | ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت ایک ہادی، مہدی | ☆ آنحضرت ﷺ ایک ممتاز رسول |
| ☆ آنحضرت ﷺ ایک کاما انقلاب | ☆ آنحضرت ﷺ ایک عربی من | ☆ آنحضرت ﷺ ایک مرجع حق و جمال |
| ☆ آنحضرت ﷺ سربراہ مملکت | ☆ آنحضرت ﷺ اص العرب طیب | ☆ آنحضرت ﷺ کا معجزاتی پہلو |
| ☆ اللہ کا پیغام اللہ کی زبان میں | ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت قانون ساز | ☆ راہبرد ہمارا کا نظام الادوات |
| ☆ آنحضرت ﷺ شعر و ادب کی زبان میں | ☆ سیرت رسول ﷺ کا سائنسی پہلو | ☆ سیرت نبوی ﷺ اخلاقی اور معاشرتی پہلو |
| ☆ آنحضرت ﷺ غیر مسلموں کی زبان میں | ☆ معلومات نبوی و شریعات نبوی ﷺ | ☆ آنحضرت ﷺ کے معاشی قوانین |

سمندری پبلیشنگز پاکستان
041-3420396

دارالافتاء

شائع کردہ

فورتھ شیڈول ایکٹ 1997ء

قانون فطرت سے متصادق ہے

ترتیب: احمد سید فیضان اللہ ایڈووکیٹ رپاپور



4th شیڈول: اندرونِ دہشت گردی ایکٹ 1997ء
ایک ایسا قانون ہے جو دستور پاکستان کے تناظر میں نہ صرف انسانی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے بلکہ اضافی اور فطرت کے مسلمہ قانون سے بھی متصادم ہے اس قانون کے ذریعے انسان جسے قدرت نے آرزو کیا ہے کو غلام کی زندگیوں میں جکڑنے والے آزدادی رائے اور امن و سکون کی زندگی بسر کرنے سے محروم کر دینے کی غلامانہ کوشش ہے اچھا نہیں کہ بات ہے کہ وطن عزیز میں پوری دنیا کے مسلمانوں کی محبت اور وحدت کے تحفظ اور ایمان کے جزو رسالت مآب کی باتوں کے تحفظ کے قانون کے خلاف تو نام نہاد اشتراکیت پسند عناصر کرتے ہوئے نہیں جھگڑا لیکن جو قانون جو اسلام و دستور پاکستان میں شامل بنیادی حقوق اور فلسفہ قانون کے بنیادی اصولوں سے سربراہ متصادم ہے اور اخلاقی اصولوں کی بھی واضح خلاف ورزی ہے اس پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے ہماری عدالت ہائے عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے ججز جو مختلف نوعیت کے واقعات پر راز خود نوں لیتے رہتے ہیں اس غلامانہ قانون پر جدید فاشی دہشت گردی اور ظلم کی بدترین مثال ہے پر ان کی تعامل خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے میرا سوال براہِ حق یہ ہے کہ ان کی تعامل خاموشی سمجھ سے کیا دنیا کے کسی مذہب معاشرہ اور ملک میں ایسے شریعوں کے ساتھ ایسا جنگ آجیڑ سلوک دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک ایسے شخص کے ساتھ کرے دیا کی کسی عدالت نے معمولی سے معمولی نوعیت کے جرم میں بھی معمولی سے معمولی سزا سنائی وہ اس شخص کو پولیس جیسے بد عنوان دھوکہ خور ملکی خود ساختہ رپورٹ ہائے کی بنیاد پر اس اور سکون کی زندگی گزارنے سے محروم کر دیا جائے اور مختلف ریاستی جبر و استبداد پرانی جھگڑوں کے سامنے نہایت ہارے پاؤں دوڑا کر چھوڑ دیا جائے کیا ہمارے وطن عزیز کا دستور اور فلسفہ قانون ہمارے سکرانوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے اقتدار کو ادا کر کے اپنے لئے اور کسی بھی سیاسی انقلاب کا راستہ روکنے کے لئے اور دہشت گردی کا پائیپ لائن کر کے اپنے مذہب و خاموشی کی جھیل کے لئے اس چاہے قانون بنائے ہمیں اور دستور اور فلسفہ قانون کو بیکر نظر انداز کر دیا۔

کی روشنی میں 4th شیڈول میں شامل کسی شخص کا کوئی جائزہ نہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس شخص کو کسی عدالت سے کسی جرم میں سزا سنائی گئی ہے اگر نہیں تو پھر ایسے معمولی جرم پر 4th شیڈول میں درج پابندیوں کا اطلاق کرنا JURIS

معزز علماء کرام کو فوراً جمعہ شیڈول میں شامل کر کے کیلئے پولیس کی خفیہ رپورٹوں کا سہارا لیا گیا ہے حالانکہ گیلیپ انٹرنیشنل کی رپورٹ 2010ء کے مطابق پاکستان کے محکمہ پولیس کو بد عنوان ترین ادارہ قرار دیا گیا ہے۔

PRUDENCE کے اس بنیادی اصول کی خلاف ورزی نہیں تو کیا ہے؟ ایسے اشخاص جو کہ بچپن اور بد عنوانی کے ذریعے وطن عزیز کو لوٹ رہے ہیں بڑا کر فنی اور کل وقارت گری کے ذریعے عوام کے امن و سکون کو برباد کر رہے ہیں اور جعلی ڈگریوں کے ذریعے عوام کے حق نمائندگی کا غنا کر رہے ہیں انھیں ہر طرح کی آزادی حاصل ہے عدالتوں سے سزا یافتہ جیلر ملک کے گیدی مہدوں پر قاصر ہے لیکن معمولی نوعیت کے جرائم سے بھی بری اور پاک طبقہ پر 4th شیڈول کا اطلاق کرنے سے انصاف کا تقاضا ہے؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیلروں کو ہاتھ کو کٹوں کو کھلا چھوڑنے کی سلاش کی

ہماری عدالت ہائے عالیہ اور عدالت ہائے عظمیٰ کے جج صاحبان جو مختلف نوعیت کے واقعات پر راز خود نوں لیتے رہتے ہیں فورتھ شیڈول ایکٹ جیسے غلامانہ قانون پر ان کی خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔

ہماری سبھی تو ایہوں کی بے گناہی سے عدالتوں کے کٹھنرے بھی خوف کھاتے ہیں قسم ہمارے قسم ہے کہ 4th شیڈول میں کسی شخص کو شامل کرنے کیلئے کوئی خاص معیار ضروری نہیں کیا گیا بلکہ کسی آدمی کو

JURIS PRUDENCE کا بنیادی اصول ہے کہ جب تک کسی شخص کو مجرم ثابت نہیں کر دیا جاسکتا اس وقت تک اس شخص کو مجرم تصور کیا جاتا ہے۔ اس بنیادی اصول

کے اہلکاروں کی پھندہ و تاپہ اندھیرا غیر انجینئروں کے ساتھ ریکارڈ اور پولیس ریکارڈ کوئی بنیاد بنایا گیا ہے حالانکہ گیلیپ انٹرنیشنل کی رپورٹ گلوبل کرپشن جیڈو سیکٹر 2010ء میں حکمہ پولیس کو پاکستان کا بد عنوان ترین ادارہ قرار دیا گیا ہے اور کسی بد عنوان ترین ادارہ کی رپورٹ ہائے کی بنیاد پر کسی شخص پر 4th شیڈول کا اطلاق کرنا غلطی نہیں تو کیا ہے؟ ان گزارشات کے جوابدہ ہم دستور پاکستان کے تناظر میں 4th شیڈول کی شرائط و پابندیوں کا جائزہ لیتے ہیں کیا یہ عدم مساوات کی بدترین مثال نہ ہے اور دستور پاکستان کے آرٹیکل 25(1) کی سربراہ خلاف ورزی نہ ہے بلکہ آرٹیکل 25(1) کے مطابق "All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law"

یعنی تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ میں برابری کے سلوک کے مستحق ہیں لیکن 4th شیڈول میں شامل شخص کو معصوم و اہل انصاف کا تقریری طور پر پابند بنانا اور لاکھوں روپے کی جہاد میں کسی کی حفاظت طلب کرنا کہہ:

- (1) "کسی قسم کی ریاستی دہشت گردی میں ملوث نہ ہوگا۔"
- (2) "معاوضہ راستہ کسی اور ذریعہ سے پبلک سیکورٹی اور فنی معاملات اور حفاظتی پیدا کر کے میں شامل نہ ہوگا۔"
- (3) "کسی بھی ایسی تنظیم سے تعلق نہ رکھے گا جو معصوم ہلاک انجیل میں ملوث ہوگی۔"
- (4) "ہر طرح سے قانون نافذ کرنے والوں کے ساتھ ایسی معاملات میں قانون کی عمل درآمد میں تعاون کرے گا۔"
- (5) "اس کے پاس کسی دہشت گرد/دہشت گردی/انجیل پندرہ کسی ایسی تنظیم کے بارے میں کوئی اطلاع یا معلومات کسی ذریعے سے وصول ہیں تو اس کو حقیقتاً انصاف کو نظر آئے گا پابند ہوگا۔"

معصوم ہلاک پانچ شرائط کی پابندی کے سلسلہ میں معاشرہ میں سے مخصوص اشخاص کا انتخاب کرنا "Discrimination" عدم مساوات نہیں تو کیا ہے؟ یہ انہیں شرائط صرف 4th شیڈول میں شامل اشخاص پر لاگو کرنے کا مطلب ہے مگر 4th شیڈول میں شامل افراد کے علاوہ پاکستان کے دیگر شہری ان شرائط کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں اگر انہیں 20 پھر ان سے ایسی تقریر یاہد معاف کیاں طلب نہیں کی جاتی اس کا مطلب تو یہ ہے کہ 4th

INVOLVED IN TWO CRIMINAL CASES VIDE F.I.Rs NO.158 OF 2005 AND 179 OF 2005, REGISTERED AT POLICE STATION FAISALABAD. MAINTAINS THAT THE PETITIONER HAS BEEN ACQUITTED IN BOTH THE CASES, THEREFORE, THERE IS NO LEGAL

JUSTIFICATION IN THE 4TH SCHEDULE. LEARNED ASSISTANT ADVOCATE GENERAL AFTER OBTAINING INSTRUCTIONS AFFIRMS THAT THE PETITIONER HAS BEEN ACQUITTED IN BOTH THE CASES.

I AGREE WITH CONTENTION OF THE LEARNED COUNSEL FOR THE PETITIONER THAT AT THIS STAGE, THERE IS NO LEGAL JUSTIFICATION FOR THE RESPONDENTS TO KEEP THE NAME OF THE PETITIONER IN THE 4TH SCHEDULE CONSEQUENTLY THIS PETITION IS ALLOWED AND INCLUSION OF THE NAME OF THE PETITIONER IN THE 4TH SCHEDULE VIDE LIST A OF FAISALABAD RANG PREPARED PURSUANT TO THE A FORMENTIONED NOTIFICATION IS

اس قانون کی آڑ میں سادہ لوح لوگوں کو پریکٹس اور مراسلا کیا جاتا ہے، مگر حق پر قائم رہنے کی بجائے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پولیس انہیں پتا نہیں ہے کہ مقامی عدالت کی حدود سے باہر جانے کے لئے مقامی SHO کی اجازت ضروری ہے اور اس اجازت کے حصول کیلئے انہیں عدالت میں حاضری کرنا یا جج کی خدمت میں حاضری کرنا پڑتا ہے جو کہ دستور پاکستان میں شامل بنیادی حقوق

شہریوں کی مثال اٹھائیں جن کیلئے غلطیوں میں یا مکرر دہشت گردوں کے آڑ میں ہیں۔ مگر انہیں فلسفہ قانون کے مطابق "No one should be Condemned unheard" چنانچہ کسی عدالتی فیصلہ اور جرم ثابت کرنے کے لیے پریسٹیشن انہیں ان کا مکمل درجہ دینی چاہیے تو کیا ہے؟ یہ آئین کے آرٹیکل 25(1) کی منہم کلا خلاف عدالتی اور عدم مساوات کی مثال ہے اسی طرح 4th

شہریوں کی شمولیت کے مطابق ایسا شخص لپچے رہائی عدالت سے باہر جانے کے لئے مقامی SHO کو تحریری طور پر آگاہ کرنے کا پابند ہے یہ شرط بھی دستور پاکستان کے آرٹیکل 15

Every citizen shall have the right to remain in

and, subject to any reasonable restriction imposed by law in the public interest, enter and move freely through out Pakistan and to reside and settle in any part of there "

یعنی ہر شخص کو کسی بھی جگہ رہنے داخل ہونے اور چلنے پاکستان میں آزادانہ داخل و حرکت کرنے کی آزادی حاصل ہے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی پابندی عائد کی جاتی ہے تو اس کا حصول اور مقدار حاسہ میں ہونا ضروری ہے اور آرٹیکل 25(1) کو رد

فکر رکھتے ہوئے ایسی آزادی یا پابندی ہر شہری کیلئے مساوی ہے کیونکہ قانون کی نظر

میں سب برابر ہیں اور دستور 4th شہریوں میں شامل انھیں کے ساتھ دیگر شہریوں کے مقابلے میں ہونا گناہ سلوک کس دستور کی خلاف ورزی ہے؟ کیا یہ آزادانہ داخل و حرکت کی آزادی میں جکڑنے کے مترادف نہیں جبکہ دستور پاکستان کے آرٹیکل 11 میں ہر طرح کی عدالتی کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور آرٹیکل 9 بھی اس سے

مستادم ہے جس کے مطابق:

" NO PERSON SHALL BE DEPRIVED OF LIFE OR LIBERTY SAVE IN ACCORDANCE WITH LAW" یعنی کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا اور اسے قانون کے دائرے میں رکھ دیا جائے گا۔ لیکن 4th شہریوں کے ذریعے لکھی جانے والی پابندیاں دستور اور بنیادی فلسفہ قانون کی خلاف ورزی ہیں بلکہ

فورتحہ شیڈول ایکٹ 1997ء نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کے قوانین کی خلاف ورزی ہے بلکہ فطرت کے مسلمہ قانون سے بھی متصادم ہے۔

سے متصادم ہے۔ اس سلسلہ میں عدالت عالیہ لاہور کا ایک فیصلہ نقل کیا جاتا ہے جس میں اس جج سے 4th شہریوں سے PETITIONER کا نام خارج کیا گیا ہے کہ جن F.I.Rs کی بنیاد پر اسے 4th شہریوں میں شامل کیا گیا تھا لیکن F.I.Rs میں بااثر رہی ہو چکا تھا۔ رٹ پٹیشن نمبر 10632/2007 میں جسٹس طارق فہیم صاحب عدالت عالیہ لاہور کے فیصلہ کا متن حسب ذیل ہے:

THE LEARNED COUNSEL FOR THE PETITIONER CONTENDS THAT THE

انصاف کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کو مجرم ثابت نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک اس انسان کو بے گناہ تصور کیا جانا لازمی ہے

NAME OF THE PETITIONER WAS INCLUDED IN THE 4TH SCHEDULE VIDE LIST A OF FAISALABAD RANG PURSUANT TO NOTIFICATION

ہماری بد قسمتی ہے کہ عدالتوں سے سزا یافتہ لوگ ملک کے گھیری عہدوں پر فائز ہیں

NO.9-166-HSPL.1/2005 DATED 13-12-2005, ON THE PREMISE THAT HE WAS

ملکی سطح پر نمبر 48 ہے

محمد فاروق قاسمی شوکرٹ

نظام خلافت راشدہ 41 مارچ اپریل 2011ء

نظم خلافت راشدہ ﴿ 42 ﴾ مارچ اپریل 2011ء

میں تمام معاملات سے بھی دور رسالت کرتا ہوں کہ اس میں صاحب کا مسئلہ کسی ایک فرد یا جماعت کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے اس کے لئے اگر یہ صاحب آپ کو کسی بھی چیز سے قائل کر دیتے تو ضرور قبول کر کے اس فریضہ کو ادا کیا جاتا۔

حضرت مولانا ثناء الرحمن معاویہ

(صدر سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب)

آج ہم ایک بار پھر جامعہ حیدرہ شریعہ پر سندھ میں اپنے سبب کا حکم کے قائل ہیں جن میں میرے ہم مشن رہا تھا میں نے آپ سے دیا میں بھی کرتا ہوں ایک یہ ہے کہ میں علامہ حیدری شریعیہ کی طرف سے یہ پروگرام ملا تھا اور یہ علامہ صاحب نے دیا تھا جو حکم علامہ حق نواز تحفہ گوشتی حیدریہ کا تھی۔ علامہ حیدریہ اور علامہ طارق حیدریہ میں دینے چلے گئے تھے وہ حکم کیا تھا وہ حکم یہ تھا کہ آپ نے اپنے اکابرین و اصناف کے قائل قدم پر چلتا ہے اور دوسرے ہر ایک کو جو کچھ یہ اصناف و اکابر آپ کو دی گئے وہ ان سے لے لیتا ہے اور اس کو مکمل تک پہنچاتا ہے آپ حضرات کی ذمہ داری ہے اس لئے ان لوگوں کی ذمہ داری خود بخود ہو جاتا ہے اور جو کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہ والوں کیساتھ اکابر نہیں ہیں آؤ آج میں آپ کو کھانا کھاؤں کہ ہمارے اس پروگرام کے ساتھ صرف ان جان نہیں ہیں بلکہ بزرگ بھی ہیں اور بزرگوں کی ایک لمبی قطار ہے جس نے اس پروگرام کی صداقت پر اپنا حقیقی خون بھریا ہے اور جس نے اپنے مشن پر کھڑا کر کے گئے ہیں ان بزرگوں میں سب سے پہلے بزرگ علامہ علی شیر حیدری شریعیہ حیدریہ ہیں جن کی ذاتی بھی سفید تھی اور بزرگوں کے قائل قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی حکم دیا کہ اسی طرح بزرگوں کے طریقہ کار کو جو چھوڑنا اسی طرح اور بزرگوں میں سے علامہ مہاراجہ فقیر محمد حیدریہ حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔

عمر سیدہ یزدگ حضرت مولانا ہدایت اللہ پانچویں

یہ بزرگ حضرت علامہ حیدری شریعیہ حیدریہ کے استادوں میں سے ہیں جو اس پروگرام کی سرپرستی حضرت فاروقی شریعیہ کے دور سے فرما رہے ہیں آ کر تمام کارکنان کو اپنے قاعداہین کے مشن پر چلنے کی صیحت فرماتے ہیں اور اپنا ہدایت بیان کے لئے قائد محترم لدرہ ہادی کے حصے میں دیتے ہیں ان بزرگوں کی سرپرستی ہمارے سروں پر ہمیشہ ہے اور ان شاء اللہ ہم کی جولوگ نہیں کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہ والے بزرگوں کے بغیر کلام ہے اور یہ ان لوگوں کی بھول ہے کہ ہم نے ان کو یہ یاد دلا دیا ہے جو علامہ اور شاہ اور دیگر علامہ دینے کے لئے ہے۔

شیخ العرب داہم حضرت شیخ عبداللطیف کی

(امیر اور مجلس ختم نبوت)

میں سپاہ صحابہ کے مشن پر شہید ہونے والے تمام قاعداہین اور کارکنوں کی شہادتوں کو خارج حتمین قرار دیتا ہوں اور میں تمام کارکنوں کو مہذبہ کار قرار دیتا ہوں جو سپاہ صحابہ سے وابستہ ہیں کیونکہ یہ پروگرام بہت عظیم ہے کیونکہ اس میں سپاہ صحابہ مسئلہ اگر مل ہو گیا تو اس میں رسالت و ختم نبوت کا مسئلہ خود بخود مل گیا اور میں اپنا بیعت و امت کا سپاہ صحابہ حضرت لدرہ ہادی کے تمام کرتا ہوں۔

حضرت مولانا ریحان محمود فیاض

(صاحبزادہ حضرت علامہ فاروقی شریعیہ)

دشمن اسلام ہمارے پر اس مشن کو دھت کر دینی کا کام دے کر بدنام کرنا چاہتا ہے حالانکہ ہماری جنگ تو کوئی کی نہیں تھی دشمن سے ہماری جنگ دلائل کی جنگ تھی جس کو بھیجے دے حیدرہ کو عدالت میں لایا تھا اگر اس بڑول نے بجائے عدالتی راستہ اختیار کرنے کے کوئی کاروائی اختیار کیا ہے اور اس میں بھی اپنی کامیابی سمجھتا ہے حقیقت میں بہت ہی طرح کا کام ہو چکا ہے میں اپنے تمام ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم نے اپنے والد حضرت فاروقی حیدریہ کی شہادت کے بعد مولانا اعظم طارق حیدریہ کے ہاتھ پر موت کی دھت کر لی تھی اور اعظم طارق حیدریہ کے بعد آج لدرہ ہادی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں تم بھی اگر ہمارے ساتھ مجلس ہو تو موت کی دھت حضرت لدرہ ہادی کے ہاتھ پر کر کے اس مشن کو مکمل تک پہنچاؤ۔

مولانا عبدالخالق رحمانی

حضرت نور محمد صاحب جس کشتی میں سوار ہوئے تھے وہ محفوظ رکھے اور ان کا بیٹا سوار ہوا اس نے سمجھا کہ کشتی غرق ہو جائے گی یہ اس کی بھول تھی بلکہ کشتی محفوظ رہی اور اس میں تمام انسان بھی محفوظ رہے صرف انسان ہی نہیں بلکہ انسانوں کے ساتھ جو چیزیں تھیں کشتی پر سوار ہو گئے تھے وہ سب محفوظ رہے تھے آج ہماری کشتی بھی جناب نور محمد صاحب کی کشتی کی طرح ہے یہ بھی اہل حق کی کشتی ہے اور وہ بھی اہل حق کی کشتی تھی اس میں بھی سوار ہونے والے سب بچکے ہیں ان میں اور جان محفوظ رہے گا اور یہ کشتی بھی جلد کعبہ تک لگے والی ہے اس کشتی کا کلاخ لول تن تو از خود قیامت بدلتے کے ساتھ ساتھ اس کے کلاخ بدلتے رہے کسی جھگڑی حیدریہ آقا و نبی کا بھی حیدریہ آیا وہ گیا تو علامہ فاروقی حیدریہ آج ان کے بعد جرنیل اعظم طارق حیدریہ اور علامہ علی شیر حیدریہ حیدریہ آئے اور ان کے بعد اب اس کا کلاخ علامہ لدرہ ہادی ہیں ان کے بازو علامہ مسعود الرحمن عثمانی اور شریعہ فاروقی عالم طارق لدرہ مولانا صاحب اعظم و دیگر ہیں ان شاء اللہ بہت جلد ہماری منزل پائیں گے۔

فاطمی اعظم طارق علامہ مسعود الرحمن عثمانی

آج ہم ایک بار پھر اپنے محبوب شہداء قاعداہین کی شہادتوں اور ان کی قربانیوں کو خارج حیدریت قرار دیتے آئے ہیں میں ان قاعداہین کی شہادت کے سرچشمین سمجھتا ہوں کہ ان کو قتل کیا جاتا تھا ان کو دھت کے خاتمہ ہماری لڑائی تو کوئی کی لڑائی نہیں تھی ہم تو ایک یہ امن مشن لے کر نکلے ہیں اور اس کے لئے اپنے قاعداہین کے حکم کے پابند ہیں ہمیں قادیان دھت کرنا اور انھیں لدرہ ہادی طرح طرح کے القابات دینے جاتے ہیں اور وہ لوگ ہر ملک و ملت کے دشمن ہیں قدر ہیں ڈاکو اور چور ہیں ان کو حافظہ شریعیہ ان پر پند کیا جاتا ہے اور ان کو ان سے علامہ دار عالم کا کل کام کرے ہیں کوئی پوچھے گا انھیں ہے میرا حکومت سندھ سے مطالبہ ہے کہ میری جماعت کے تمام کامیابی کے شہداء کے قاعداہین کو انھیں لدرہ ہادی کے کیڑا کر دیکر ہٹا دیا جائے آپ ہماری اس پالیسی سے ناجائز قاعداہین مست افتاد اگر میری جماعت کی مرکزی قیادت نے حکم جاری کر دیا کہ اب

پارلیمینٹ کا مجبوراً لوگ مارنے کے لئے میدان میں آ جا تو ہم خود بخود اپنے قائل اور عزم حکومت سے لئے اس کے میری جماعت کے کارکنوں کو بے دردی سے گولی مارنے والے یہاں میں پناہ گزین ہیں اگر یہاں کے کسی شہر میں دھت کرنا ہے تو وہ پاکستان کو چھوڑ دے دیتا ہے تو ہماری بڑول حکومت جواب میں یہ کہیں نہیں کہتی ہے کہ ہمارے علامہ کے قائل یہاں میں پناہ گزین ہیں۔

ڈاکٹر خادم حسین واصلی

محکمہ قراردادیں

(1) حکومت دھت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمیں رسالت کے قانون کا اپنی اصل قرآن و سنت کی حقیقت میں مل کر دکھائے۔
(2) گستاخ صاحب کرام رحمہ اللہ کے خلاف قانون سازی ہو جائے تاکہ گستاخوں کو سزا کا ہوا دھت کی دھت ہو جائے۔
(3) ہمارے کراچی کے شہداء اور دیگر قاعداہین کے قاتلوں کی گرفتاری مکمل میں نہیں آئی حکومت اس مسئلہ پر غور کر کے گرفتار کرے۔

(4) ہماری پر اس پالیسیوں کے بعد ہماری جماعت پر ناجائز پابندی کوئی انھیں ختم کیا جائے۔

(5) اسلامی اصولی مخالفت کا انتظام کر دیا جائے۔

قائد محترم علامہ احمد لدرہ ہادی نووی دامت برکاتہم

میں اس پروگرام کی تیاری پر ساتھیوں ہماری تیاری پر مل شاہ مولانا شاہ عبداللہ اور ان کے تمام ساتھیوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ملک بھر سے شریف ہونے والے علامہ کرام اور تمام اہل سنت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ہماری تاریخ شہداء کی تاریخ پر روز بروز سے قاعداہین اور کارکنان اپنی جتنی جانوں کے قربانے پیش کرتے رہ رہے ہیں آج اس وقت بھی (میر مصر) کراچی میں میری جماعت کے ایک ساتھی کو شہید کر دیا گیا ہے جس کی نماز جنازہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے مین گیت پر اس وقت ادا کی جارہی ہے میں آپ کو بہت سی خوشخبریوں سناتے آیا ہوں آپ دیکھیں کہیں ہیں علامہ حیدری حیدریہ کی تمام کوششیں کامیاب ہو چکی ہیں میں آپ کو بتانے سے پہلے حضرت حیدری حیدریہ کی قبر پر جا کر بتاتا تھا اس طرف جہنم ہونے کی جہ سے میں دوسری طرف سے آ گیا ہوں اے رب میری آواز حیدری تک پہنچا دیتا۔ بعض لوگ ہمیں اہل حق سے جدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن سعودی عرب اور دیگر دہلی کے 572 علامہ و مفتیان کرام کے قتل کے بعد چند دن قبل مفتی اعظم لدرہ ہادی و دیگر عہد کے مفتی نے بھی سپاہ صحابہ کے موقف کی تائید میں اتنی دہلیا ہے کہ شہید کا طریقہ اب ہماری منزل بہت قریب ہے جو ہمیں نظر آ رہی ہے آپ بھی میرا اور ان سے رہیں دن بدن کامیابی آپ کا عقیدہ دینی رہے گی۔

مولانا شاہ عبداللہ حیدریہ مدظلہ العالی

پروگرام کے آخر میں علامہ علی شیر حیدری حیدریہ کے چھوٹے بھائی مولانا شاہ عبداللہ حیدریہ نے ملک بھر سے آئے تمام ساتھیوں، علامہ کرام اور عہدہ دینی و سیاسی جماعتوں کے تمام کارکنان کا طرز میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

☆..... بھنگوی شہید بھٹو کا غلط بیان تو ہے کہ آج ہم کو بلوان کے پھاڑوں میں رسالہ ملتا ہے مگر حرم سے آپ کے رسالہ کا قاری ہوں بلکہ جوں کا رسالہ میں نئے پڑھا ہمارے مضامین ہم نے جس میں مجلس..... مگر..... مبین اور اسلام دشمنی اور اسرائیلی سے تقویٰ ان تک تحریریں بہت دلچسپ ہیں اور رسالہ میں انگریز اور کئی بھی کارکن شہید ڈی کا گرفتار ہوں مثلاً ریلی پر قاتل یا کچلے رسالہ میں مہدی علیہ چارپو کی شہادت یا فوکر سماج یا جیسی تحریریں ضرور بالخصوص شائع کیا کریں اور سماجی پالیسی بھی ہو جس سے ملے ہوئے دعووں کو دھوا دیتا ہے۔

(علامہ طاہرہ رانی آف بلوچستان)

☆..... نمبر 9 میں سب سے پہلے نمبر پر شائع ہونے والا خط میراجا جیکس کے بچے میراجا نام موجود نہیں تھا آپ نے باقی خطوں کے نام لکھے ہیں، آپ غلط کے بچے اگر جواب لکھنا شروع کر دیں تو رسالہ پر پتھر پائے گا جواب کے بغیر غلط بالکل گئی نہیں آپ کو اسے دی جاتی ہے سب اس کو غلط کر لیتے ہیں ہاتھ..... نمبر 9 کا نکل بہت خوبصورت تھا تمام خطوں سے، کوشش کیا کریں کہ شمارہ کے نکل میں خوبصورت رنگ استعمال کئے جائیں، ہر شمارہ میں کسی نہ کسی شخصیت کا اندرونی ضرور شائع کیا کریں، اندرون کے بغیر رسالہ حرم سے نہیں جلتا، معیار شد صاحب کا اندرونی ضرور شائع کریں، جب شائع کریں تو یوں بتائیں کہ لکھے گئے ہیں، اندرون پر شائع ہوگا لکھے ان سے چند سوالات پوچھئے ہیں تاکہ میں پوچھ سکوں، ہر رسالے میں کسی شاعر کی نظم یا نعت وغیرہ ضرور شائع کریں۔

(انتہا شیریں، علامہ طارق، اعظم دہلوی)

☆..... ناچنے کے عرصہ سے حرم کر لکھا ہے کہ سلسلہ ہر نظام خلافت راشدہ میں ہر ماہ ایک مضمون شائع کیا جائے مگر کچھ مصروفیات کی بنا پر صاحب آل رسول ﷺ پر لکھنے کی فرصت نہ ملتی تھی سب کچھ مصروفیات سے وقت نکال کر مضمون لکھ کر آج جواب کی خدمت حوالہ میں پیش کیا کہ اسے بھی نظام خلافت راشدہ میں یکجہتی جائے۔

(انصار احمد خان، رپا کلوٹ)

☆..... آپ کو اور پوری تنظیم کو مل کی گواہیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اسے مشکل حالات میں ہمدرد رسالہ کی اشاعت جاری ہے کئی عرصہ سے رسالہ پڑھ رہا ہوں، مضامین سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیسے کروں، میرے پاس افلاک و جہاں تعالیٰ تمام تقدیروں کی انتھک محنت کو قبول فرمائے تاہم انسان خطا کا پتلا ہے اور غلطی نہ چاہئے ہونے لگی ہو جاتی ہے۔ شمارہ

نمبر 12 میں کچھ اہم خطبیاں نظر آئیں دل چاہتا ہے شکریہ کر دوں۔

ایک مضمون (دل کی آوازیں) مئی نمبر 28 پر سورۃ النبیہ کی آیت نمبر 36 کے الفاظ (فَیَسِّرْ لَنَا فَطْرَکَ سُبْحَکَ) کی بجائے مضمون اللہ حکم کیلئے لکھا گیا ہے۔

اسی مضمون میں مئی نمبر 30 پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 154 کو بھی غلط لکھ کر دیا گیا ہے۔

اسی مضمون کے آخر میں مضمون لکھنے لکھا ہے (آپ کے سر نے مختلف قسم نبوت میں اہم کردار ادا کر کے مسلمانان عالم کے دل جیت لئے تھے) اس پر آپ (رضی اللہ عنہ) لکھا ہوا ہے

(مسیحا صلی اللہ علیہ وسلم) مئی نمبر 28 پر صاحب مضمون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاک ﷺ کے آپس میں تعلقات کو بیان کیا ہے لیکن یہاں جو عبارت ہے وہ بارہ غور سے پڑھ لیں (اور اس قسم کے سو میں آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ کے رفیق ہوتے تھے اب اس آپ پر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ یہ ﷺ اور حضور پاک ﷺ کا نام مبارک خالی ہے۔

رسالہ کے آخری صفحہ پر ایڈیٹر کی ڈاک میں محرم ماہ کی احمد عام خانی کاچی نے اپنے خط میں گزشتہ خطوں کی کچھ غلطیوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ جواب کاچی صاحب سے بھی گزارش ہے کہ میراثی فرما کر اپنا نام ڈراما لکھ کریں مصروفیت کے اس دور میں قابلِ اتنا وقت کسی کو نہیں ملتا کہ آپ کا نام ہی پڑھتا رہے۔ محسوس بھی نہ فرمائیں۔

(اکبر علی۔ راجہ پیل، علی سرگودھا)

☆..... ہمارے نظام خلافت راشدہ کے سلسلے میں ایک نوجوان عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملک بھر میں ہمارے بڑوں کو کارکن ایسے ہیں جن کا تعلق دینی یعنی زندگی سے ہے اور ہر نظام خلافت راشدہ کی غریب داری کے بھرپور امیدوار بھی ہیں لیکن اپنی سامان حلالی یا طریقہ کار سے لاپرواہ ہونے کی بنا پر اپنا محبوب رسالہ خرید نہیں پا رہے اس سلسلے میں ایک آسان تجویز یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہر بڑے اجتماع کے لئے ہر اجتماع کو ایک ایک ایسے شخص کے ذریعہ نظام خلافت راشدہ کی رسالہ زور جوش پیش کرانے کا تیز تر آویزاں ہونا کہ چاروں موبوں مثالی طاقت چلتا ہے اور آڈیو کاسیٹ سے آجائے کارکن آسانی کے ساتھ اپنے رسالے کی ریزریشن کرنا کہ رسالہ بھر اپنے گھر کی دکان پر اپنا محبوب رسالہ وصول کر سکیں۔ اور اس اجتماع سے پہلے نظام خلافت راشدہ ہر گھر رسالے کے اندر پراشار کیا گیا جائے کہ کدوں اجتماع کے موقع پر نظام خلافت راشدہ کی رسالہ زور جوش پیش کے سلسلے میں ہر اجتماع کو اپنا تمام کیا جائے گا جہاں پر ایک سال

سے لیکر پانچ سال تک رسالہ کی ریزریشن کرنی چاہئے کی اور ریزریشن کرتے ہوئے ہر امیدوار کو ہر اجتماع ریزریشن کی بجائے تاکہ کسی شخصیت کی صورت میں فریاد ہو سیکے ہر اجتماع حوالہ سے لکھ (انور عظیم احمد، منڈی بہاؤ اللہ دین)

☆..... نظام خلافت راشدہ جاری ہے کا مستقل قاری ہوں اور سہ ماہی صاحب پاکستان کی دل سے قدر رکھتا ہوں اور علمائے حق کی قربانیاں پر فخر کرتا ہوں جنہوں نے دین حق کی خاطر جان و مال کی تحظیم قربان کرنا دے کر دعوت صاحب کرام کے مسرت و صحت کو پہنچا ہے اور تھل تھل حلال حق ملائے دیو بند کی ان عظیم قربانیاں کو قبول فرما کر اس ملک میں قرآن و سنت پر مبنی نظام کے قیام کے لئے سبب فرمائے اس ملک کا اسلامی نظام کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔ (محمد رفیق۔ سولہ رازدار حیدر آباد سندھ)

☆..... نظام خلافت راشدہ بہت اچھے اعزاز میں اپنی کامیابی کا سفر طے کر رہا ہے۔ شمارہ نمبر 12 دیکھ کر دل خوشی سے جھوم گیا، آپ کی پوری ٹیم کو دل سے دعا میں ہیں، خصوصاً سرور علی کی ذرا انگلی اور ہمارے کارکن کے حالات زندگی ملاحظہ کئے اس کے بعد قدم آگے بڑھاتے ہوئے دین قرآن کے سلسلے کو دیکھنا انا شاہد ہر بار گاہ رسالت صاحب ﷺ کے طالب علموں کی ہر بار قدسی میں حاضری دہی اسی طرح سب سلسلے اور مضامین ہمہ ہیں سب سے بڑھ کر مولانا علی ہشتنگی بھٹو کے نظم سے لکھنے والے تجاویز کو چند خطوں نے خوب دشمنان صاحب کی خبر لی ہے اگر میں نے سلسلے میری کہانی میری راہی کی تحریف نہ کروں تو ہاشمی ہوگی ایڈیٹر کی ڈاک میں دو تین خط شائع فرمایا کریں بچے غور و فکر کر دیا کریں

(حافظ محمد سعید صاحب، دھیم پور خانان)

☆..... اوچتری کا شمارہ ملاحظہ ہوئی، جاکل اچھا لی ریزریشن اور خوبصورت مضامین اور بالخصوص شہید قاسم بن کے سوانح و افکار پڑھ کر ایمان کو تازگی ملی۔ میری طرف سے ہمارے نظام خلافت راشدہ کی پوری ٹیم کو دل مبارکبادیں

(انور عظیم احمد آف لاہور)

خاتون کا چلہ

23 جنوری 2011ء کی یادیں بچہ شہید دلا کو دل میں لیٹیں ہماری ایک بہن جو اللہ تعالیٰ حافظہ عالمہ قاضی ہیں، وہی پڑ غلطی و جوت پر جرح (کا دعویٰ) سہ ماہی چلے انتقامات حضرت مولانا محمد عظیم طارق شہید بھٹو کی ایڈ (جو ہمارے لئے ملے گا وہی رکھتی ہیں) تحریف لائیں، ہاں دن اصلاحات ہونے لگاؤں میں

میری کھانی..... میری زبانی

ترتیب: میاں ذوالفقار علی

قرآن میں میرا کچھ کلام دھت تھا، ہمارے شہر کے سب سے بڑے توبہ کے بھلاؤں کا انجمن بھی اس کے والد کے نام سے تھا۔ والد کا نام ان کی انتظامیہ حکومت سے خصوصی تعلق تھا۔ بیک وقت ایک کھٹے تعلیم حاصل کی ماں کے کمر کے قریب لوگ تھے۔ بھائیوں کی طرح چاہتے تھے قرآن کا ذہن لڑائی مساعلات کی طرف زیادہ راغب تھا۔ ہائی وہ سے میں بھی اس کے ساتھ ہر مجلس چلیے اور جوں جوں میں پیش ہوتا ہوا میں حسین علیہ السلام ہمارے لئے مفصل رولتے ملتی تھی تاہم علیہ السلام کا نام نے کرم حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام حضرت عمر فاروق علیہ السلام اور سیدہ عائشہ

عمر فاروق علیہ السلام اور خصوصی طور پر سیدہ عائشہ علیہ السلام اور سیدہ حصہ علیہ السلام پر بڑی توجہ کی۔ اس نے تقریر کے دوران مولانا حق نواز تھنگوی علیہ السلام اور سیدہ صاحبہ کو بھی بہت برا بھلا کہا وہ سیدہ صاحبہ کو سپاہ سیلا کہا تھا۔ ہمارے مولانا حق نواز تھنگوی علیہ السلام کو بھی بار بار تھانا دیا۔ اس پر میں سوچتا رہا کہ یہ حق نواز تھنگوی کون ہے؟ میں نے قرآن میں کے والد سے مولانا حق نواز تھنگوی کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا یہ نامی اور مذہبی مولوی ہے جو غیر ملکی لکچرے پر کام کر رہے ہیں اس کو پاکستان میں شادی بیاہ کرنے کے لئے پاکستان دشمن طاغوتوں کی طرف سے مدد ملتی ہے، یہ پاکستان کے شیعہ کے

موجودہ قرآن میں سارے مسائل اور ساری باتیں اہلسنت کے مطابق ہیں شیعہ مذہب کے بارے میں قرآن خاموش کیوں ہے؟

صدیقہ کا نکاح علیہ السلام حصہ کو کالیوں کا لالچ تھے اور امام حسین علیہ السلام پر غم و حسرت کی داستانیں بیان کرتے تھے

میں حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کے چچے پڑا اور ان کے نانا ان کے کونڈے لوگوں کو برا کہنے کا موقع مل جاتا تھا۔ شیعہ مذہب کی پوری بنیادی فہم حسین علیہ السلام اور واقعہ کربلا پر مبنی ہے۔ میری والدہ میری بچپن کے وقت ہی وفات پا چکی تھی، میری پردہش میری مائی جان نے کی، امیر زبیر علیہ السلام سے کلاس لیا۔ قرآن میں کے والد کے بچے ایک مندر کے آگے جتوں کی راجھی لگا تھا۔ ماسوں کی کوئی اور اور دینی مجلس نے ٹیٹل جیسا کیا اور باوجود والد کی وفات کے بعد میرا والدہ شہر کرنے لگا تھا۔ آج مجھے اس کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔ اپنے دوست قرآن میں کی وجہ سے میں بھی مکمل طور پر شیعہ بن گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہر دور تک مجلس سنے کے لئے جاتا تھا۔ میں شیعہ ڈاکٹر تاج الدین جیلوی اور فاضل حسین طوی بہت پسند تھے، مجھے ڈاکٹر تاج دین کی تقریر کا انداز بہت اچھا لگتا تھا۔ مگر چونکہ حکم کھلا تھا کہ کونسا کہنے سے گرج کرنا تھا اس لئے زیادہ تر لوگ اسے پسند نہیں کرتے تھے شیعہ مذہب میں جڑا کر صحابہ کے بارے میں جتنا ہے باک ہوتا ہے اسے عام میں اتنی ہی بڑھائی ملتی ہے۔ سبکیا وجہ ہے کہ شیعہ قوم میں ڈاکٹر فاضل طوی کو بہت پسند کیا جاتا تھا۔ وہ صحابہ کے بارے میں کسی قسم کے تنقید کا

خلاف میںوں کو بھڑکاتا ہے۔ اس نے امام فقی کے خلاف بھی تقریریں کی ہیں۔ قرآن میں کے والد نے کہا میں نے ایرانی حکومت کے ذریعے اس مولوی کے خلاف کارروائی کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا ہے۔ اگرچہ پاکستانی حکومت کے ساتھ ایران کی انقلابی حکومت کے تعلقات اچھے نہیں ہیں اس کے باوجود پاکستان کی جھوٹ دیکھ کر میں شیعہ ملائی بہت مضبوط ہے، امام فقی نے جزیل غلامی کو "سبک امریکہ" کہا ہے۔ مغربی دنیا میں ان کا انجام بھی جبریت کا ہوگا۔ قرآن کے والد صاحب نے اور بھی بہت سی باتیں کہیں ہیں مجھے کوئی سمجھ نہیں آتی، باوجود میرے ذہن میں مولانا حق نواز تھنگوی کے ساتھ ان خلاف کا بہت بڑا اثر ہوا۔ میں سوچنے لگا کہ یہ پاک لوگوں کا وطن ہے اسے آل می کو برا کہنے کی سزا ملنی چاہیے۔ ہمارے علاقے میں سنیوں کی اکثریت ہے لیکن جب عمر کا میوہ آتا تھا تو اس طرح محسوس ہوتا کہ سارا شہر ہی شیعہ ہے کیونکہ عجم کے پہلے میں بھوس میں ہر گھر میں امام پاک کی پائلیں ہوتی تھیں، اپنے بڑے اور جوان ساری ساری رات پائلیں سننے، وہاں کو پائلیں لگائیں، دیکھیں پکا کر خریدیں میں تقسیم کی باتیں، مجھے یاد ہے کہ ایک مجلس میں سیدہ حسین ڈاکٹر کی تقریر کے دوران ایک نوجوان کڑا ہوا گیا۔ اس نے کہا یہ قرآن جو باب پڑھا جاتا ہے اس

ہمارے مذہب کے مطابق موجودہ قرآن میں بہت سے تضادات موجود ہیں لیکن جو قرآن امام زمانہ لائیں گے اس میں کوئی تضاد نہیں ہوگا۔

میں سارے مسائل اور ساری باتیں اہل سنت کے مطابق ہیں ہمارے مذہب کے بارے میں قرآن خاموش کیوں ہے؟ ڈاکٹر سید حسین نے کہا اس بات کا سامنا سنا جواب تو یہی ہے کہ امام

روایت دہتا۔ میں اور قرآن میں اپنے اور گروہ کے ملاتے ہیں اس کے کسی پروگرام کو میں نہیں کرتے تھے۔ کئی سال پہلے کی بات ہے فیصل آباد کے مرکز میں امام ہادی میں فاضل مولوی کی مجلس تھی، ہم بھی بڑے ہجوم کے ساتھ وہاں پہنچے۔ پھر امام حسین علیہ السلام کے بیٹوں کے سلسلے میں پروگرام تھا۔ اس نے حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام

زمانہ کا اظہار کرنا۔ اپنے سال مجلسوں میں نہیں گئے جاتے اگر اس سے آپ کی ٹیلی فون تو مجھے مجلس کے بعد مل جاتا، مجھے اس وقت محسوس ہوا کہ جیسے اس نوجوان نے میرے دل کی بات کہہ دی ہے۔ مجلس ختم ہونے کے بعد اس نوجوان کو اس کا نام عابد تھا، میں اسے ڈاکٹر سید حسین سے ملاقات کرنے کے لئے اس مکان میں لے گیا جہاں وہ آرام کر رہے تھے۔ یہ تقریریں امانت میں بیچے کا وقت ہوگا۔ ڈاکٹر سید حسین نے "میں خوش آمدید کہا عابد نے اپنا سوال دوبارہ دوبارہ پوچھا، میں نے جواب دیتے ہوئے کہا امانت کا آخری پیر ہے میں آپ کو کسی الجھناؤ میں ڈالنا نہیں چاہتا اصل بات یہی ہے کہ ہمارا قرآن امام زمانہ کے پاس ہے جب امام زمانہ ظاہر ہوں گے تو وہ اصلی قرآن اپنے ساتھ لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ سوال کر دے کہ کرم یہ قرآن کیوں پڑھتے ہیں اور اس پر ایمان کیوں رکھتے ہیں؟ تو اس کا جواب بھی وہی ہے جو امام خطیر نے دیا تھا کہ "موجودہ قرآن پر ایمان لانا امام پاس وقت تک واجب ہے جب تک غلامی باقی قرآن نہیں آ جاتا۔" اگر ہم اس قرآن پر ایمان نہ لائیں تو پھر امام کے عجم کی خلاف ورزی ہوتی ہے، ڈاکٹر سید حسین کی یہ باتوں باتیں میں نے مجھے اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین سرنگی ہوتی محسوس ہونے لگی۔ میں اس وقت پکارا کہ کیا، انہوں نے مزید کہا کہ امام زمانہ اُسٹر کے ظہور کی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہو چکی ہیں، وہ جلد ہی دنیا میں ظہور پائیں گے، پوری دنیا میں عدل قائم کریں گے اور اصلی قرآن ان کے پاس ہوگا۔ موجودہ قرآن ہاں کی آج بھی امام اپنے مذہب کی شہادت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قرآن میں بہت سے تضادات موجود ہیں جن پر قرآن امام زمانہ لائیں گے اس میں کوئی تضاد نہیں ہوگا۔ امامی قرآن کی روشنی میں وہ باتیں پچھلی کی ہیں اپنی عمر کی آخری گھڑیاں گزر رہی ہیں میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی امام قائم آل محمد آجائیں، عابد حسین کا ایمان اگرچہ مضبوط ہونا ہوگا لیکن ان باتوں نے میرا ایمان شیعہ مذہب سے جڑا کر دیا۔ میں نے اپنے دل اور بارے ہوئے جلدی کی طرح اپنے گھر بچپا میں سوچنا رہا کہ جس عمارت پر میں بہت زیادہ ڈاکٹر تھا اس کی توجہ دینا ہی نہیں ہیں اسے تو پوری عمارت ہی مستحکم کے مٹوئے پر مبنی ہے۔

اسلام میں قرآن حکیم کو بنیادی دستور کی حیثیت حاصل

کیا ہم بھرے ہیں؟

(غلام شبیر منہاس)

اس کا نام دہلم علم ہے اور وہ امریکہ میں رہائش پذیر ہے اس کے والدین بالیڈ سے خوشحالی کی تلاش میں امریکہ آئے تھے لیکن وہ غربت کی چادر اوڑھ کر موت کی وادی میں اتر گئے اور دہلم علم کو عقلی ترکہ میں دے گئے۔ دہلم علم نے اکاؤنٹنٹ کی تعلیم حاصل کی اور دفتر خانہ کے کپیڈیکیشن میں غلطیوں سے بچاؤ کرک بھرتی ہو گیا۔ چارویں وہ اس زندگی سے اکتا گیا اس نے استعفیٰ دے کر چند دوستوں کو ساتھ لایا اور ایک غیر اشعار "ماہنگشن فری پریس" کے نام سے لٹران شروع کر دیا یہ بچہ گھسایک، باقی اخبار قلمدا چارویں بند ہو گیا۔ ماہنگشن فری

مصر میں دنیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی کے استاد نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سہیلی کے حجاز کی سرپرستی کرنے پر ایرانی حکومت کے نائب صدر کو لٹنے سے انکار کر دیا تھا۔

پریس اس کا روزگار نہ تو بن سکا تاہم اس سے وہ لکھنے لکھانے کی طرف راغب ہو گیا اور وہ مختلف اخبارات اور رسائل میں مضامین لکھنے لگا۔

اس نے "منگ ہوپ" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی لیکن نہ تو یہ کتاب مارکیٹ میں کوئی جگہ پا سکی اور نہ ہی دہلم کو زیادہ قارئین مل سکے تاہم ایڈیٹور کے بعد اس نے ایک بار پھر "روگ سٹیٹ" کے نام سے ایک کتاب لکھی لیکن وہ بھی پہلی کتاب کی طرح قارئین کو حوصلہ کرنے میں ناکام رہی نتیجتاً ۱۳ سال کی عمر میں دہلم علم نے لکھنے لکھانے سے رخصت ہو گئے لی اور وہ ماہنگشن فری میں ایک چھوٹا سا کمرہ لیا اور چھ دنوں کی گزارنے لگا وہ زندگی کے ان آخری ایام میں انتہائی افسردہ تھا وہ سمجھتا تھا کہ امریکہ تمام نے میری کتب کو خریدی ہے نہیں لیا حالانکہ اگر امریکی تھوڑی سی بکھداری کا مظاہرہ

کرتے تو یہ کتب ان کے لئے اور اس ملک کے لئے بہت مستند اور مفید ثابت ہوتیں۔

وہ ایک ناکام لکھاری کی زندگی گزارنے کے بعد کٹام موت کی تیاری میں تھا کہ اچانک اس کے مقبرہ کا ستون چمک اٹھا۔ وہ اپیل کر اسامہ بن لادن نے اپنی ایک کیسٹ میں امریکی قوم کو خطاب کیا اور اپنے اس خطاب میں اس نے دہلم علم کی کتاب "روگ سٹیٹ" کا ذکر بھی کیا اور پوری قوم کو مخاطب دیا کہ اگر آپ لوگ امریکہ کو بچانا چاہتے ہیں تو دہلم علم کی کتاب "روگ سٹیٹ" کو ضرور پڑھیں۔ یہ شخص تمام امریکیوں سے زیادہ ذہین اور سمجھ دار ہے۔ یہاں اسامہ نے اس کتاب سے ایک ہی انکشاف بھی پڑھ کر سنا یا اسامہ بن لادن کا اتنا کھانا تھا کہ کٹام کی زندگی بسر کرنے والا ایک ناکام لکھاری دہلم علم صف اول کا مصنف بن گیا۔ اس طرح وہ کتاب جو امریکہ میں دلاکھ پچاس ہزار سات سو تیس سو پچاس ہیر پرچی وہ چھپیں تھوڑوں میں 26 ویں ہیر پر گئی ماسرکے کے گیارہ ہونے پر ملک پریسوں نے دو دو ہشتوں میں کام کیا جب ہا کر اس کتاب کی ڈی مینڈ پوری ہوئی تو دہلم نے صرف ایک ماہ میں اس کتاب سے ایک سو نو ملین ڈالر کسے ماس کے فلیٹ کے سامنے چارٹرڈ کی لائنیں لگ گئیں ماس کو امریکہ کی 18 اور یورپ کی 21 یونیورسٹیاں سے خطاب کی دعوت مل گئی۔ 200 سے زائد خواتین نے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا لہذا اس دہلم علم کو جو دولت، جو شہرت اور جو نیک نامی 74 سال کی مسلسل محنت سے بدل کی، وہ اسامہ کی ایک منٹ چوڑی پکڑی کی لنگھوتے دلاد دی۔

قارئین کرام اہل ذہنی جہت انگیز ہے کہ کل تک جس کتاب اور جس مصنف کو امریکہ میں کہاں کہاں لانے کے لئے کوئی تیار نہ تھا وہ آج غائب ہو گیا ہے کیا حق؟ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے غور فرمائیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہمارے دور کے دوسرے بہت سے ایڈیٹور ہیں سے ایک ایڈیٹر بھی ہے کہ اگر آپ کے پاس اثر و سوغ نہیں، آپ کی حیثیت، آپ کا عہدہ بڑا نہیں ہے، آپ کے پاس اہلیات

نہیں ہیں، آپ کی تنظیم کے پیچھے سربراہ اور با اثر لوگوں کا ہاتھ نہیں ہے تو آپ کی بات کو وہ وزن، وہ حیثیت، وہ اہمیت نہیں دی جاتی جس کی وہ مستحق ہیں ہوتی ہے اور یہ ہر شعبہ میں ہے ایک عام پولیس ملازم اگر آپ سے بات کرے گا اس کو آپ توجہ سے نہیں سنیں گے، چوڑی سی لویا ڈی پی لوکی اسی طرح کی، کی گئی بات کو سنا جائے گا۔

بدقسمتی سے باقی تمام شعبہ جات کی طرح مذہبی معاملات میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ ایک چھوٹی اور کچی مسجد کے خطیب کے خط کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی، چھٹی اہمیت باور میں اس مسجد فیصل مسجد کے خطیب کے اسی طرح کے خط کو دی جاتی ہے۔ ہمارے ساتھ بھی کچھ کچھ برسوں سے یہی ہوتا آیا ہے۔ تھوڑے ناموں صحابہ کی تحریک، پڑوسی ملک کے انقلاب کو برا کر کے کا مضبوط اور اسلام کا نام لے کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی سازش حالانکہ ذاتی عام فہم، سادہ فہم جنس جنس کی اس کو تسکین نظر انداز کر دیا جاتا اور نہ ہی اتنی مشکل کہ کسی کو یہ قلم نہ آ سکا۔ ہمارے قارئین سے لے کر کارکنان تک تمام لوگ بے پروا مان تھے۔ ہمارے پاس بڑے ہمدے تھے۔ بڑی مساجد و مسند منہ گدی و چہرہ اور نہ اثر و سوغ ان کے پاس صرف سچائی، مخلصانہ اور جان نثاری تھا یہ پورے مخلصانے سے کسی بغیر نہیں گئے، سچائی کا اظہار کرتے رہے، مار کھاتے رہے، جیل جاتے رہے اور جان دیتے رہے ان لازوال قرائینوں کے دور کی مثال ضرور برا دہمے لیکن

مشن محکوی کی لازوال قربانیوں کے دور میں نتائج ضرور برآمد ہوئے لیکن بدقسمتی سے با اثر لوگوں نے اس معاملے کو اس سنجیدگی سے نہیں لیا جس کا یہ مستحق تھا۔

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غالب اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

خلافت

المصروف

یہ کتاب ۱۴ سال قبل اسیری کے دوران کوئٹہ کالج میں لکھی گئی تھی اس وقت لکھی گئی ہائیم آئی جی ثابت ہو رہی ہیں

ورلڈ آرڈر

تالیف

مولانا محمد امجد علی خان قادری صاحب مدظلہ العالی



- 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- دنیا بھر کے مسلمان مسالک کی سیاسی و جغرافیائی حالت
- مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر..... اس کی حیثیت
- پوری دنیا پر دھماکی کی کوشش
- مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- خلافت ورلڈ آرڈر اور حاضر کا حقیقی تقاضا
- اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- براہعظم ایشیاء و افریقہ میں انگریزی بالادستی
- دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- حزیت اور رخصت کی تقسیم اور اسلام کی نوید
- خلافت کی بنیاد پر اسلامی دھرت کا طرہ نگار
- غلبہ اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- شعبوں صہی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش
- حالگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم

۱۲۵/-

صفحات 208

شروعی قیمت

اعلیٰ کتابت

کتاب کی قیمت
آج ہی اپنے قریبی بکسٹال
041-3420396 سے طلب فرمائیں

Phi:

041-3420396

ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد

ناشر

جامعہ مدرسہ فاروقیہ اسلامیہ برائے تعلیم و تربیت
 دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم دارالکتاب دارالترغیب دارالترویج دارالتحقیق دارالتفہیم دارالتعمیل دارالتجلیف دارالتألیف دارالتبلیغ دارالترویج دارالتحقیق دارالتفہیم دارالتعمیل دارالتجلیف دارالتألیف دارالتبلیغ

جلد 24 اسباق و تقسیم حلالہ و فاروقی شہید کالفس

31 مئی 2011 بروز جمعرات 14 رجب

محکم الدھیانہ
 علامہ حضرت مولانا
 محمد رفیع الدھیانہ
 صاحب دفتار

مستعد احمد عثمانی
 صاحب دفتار
 شہید احمد عثمانی
 صاحب دفتار

مطبع اللہ
 محمد فاروق علی
 طہر شہزاد

ریحان محمد سعید
 جامعہ مدرسہ فاروقیہ اسلامیہ
 دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم دارالکتاب دارالترغیب دارالترویج دارالتحقیق دارالتفہیم دارالتعمیل دارالتجلیف دارالتألیف دارالتبلیغ